النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

مِفتاحُ العوامِل

شرح

شرح مِأۃ عامِل

تصنیف لطیف

حضرت علامہ فخر الدین احمد مُرادآبادی قدس سرہ
شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

نظرِ ثانی

حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری
فاضل دارالعلوم دیوبند

ترتیب و تکمیل

مولانا خورشید انور صاحب گیانوی
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

اسلامی کُتب خانہ

Marfat.com

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

مِفتاحُ العوامِل

شرح

شرحِ مأة عامِل

تصنیف لطیف

حضرة علامہ فخر الدین احمد مُرادآبادی قدس سرہ

شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

نظرثانی

حضرة مولانا سعید احمد پالنپوری

فاضل دارالعلوم دیوبند

ترتیب و تکمیل

مولانا خورشید انور صاحب گیانوی

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

اسلامی کُتب خانہ

الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

042-37116246-37116257

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	٧	با برائے استعانت	٢١
آغاز کتاب	٩	با برائے تعلیل	٢٢
جمع اور اسم جمع میں فرق	١٠	با برائے مصاحبت	٢٣
الف لام جنسی اور استغراقی میں فرق	//	با برائے تعدیہ	٢٤
ظرف لغو اور ظرف مستقر کی تعریفات	//	فاعل پر با داخل کرنے سے وہ مفعول کی جگہ پر آجاتا ہے	//
ظرف مستقر اسم معرفہ کے بعد ہمیشہ حال اور اسم نکرہ کے بعد صفت اور خبر کی جگہ مرفوع ہوتا ہے	//	با برائے مقابلہ	٢٥
		با برائے قسم	//
		با برائے استعطاف	٢٦
تعلیل کا مطلب	١١	با برائے ظرفیت	//
بدل کل کی حقیقت	١٢	با زائدہ	٢٧
عوامل کل سو ہیں	//	زیادتی با کی دو صورتیں اور اس کے مواقع	٢٨
لفظی سماعی اکیانوے عامل ہیں	١٤	با جارہ کے اور سات معانی	//
لفظی قیاسی سات ہیں	//	لام برائے اختصاص	٢٩
معنوی دو ہیں	//	لام زائدہ	٣٠
سماعی کی تیرہ قسمیں ہیں	//	لام برائے تعلیل	//
عوامل لفظیہ اور معنویہ کا مطلب	١٥	لام برائے قسم	//
سماعی اور قیاسی کا مطلب	١٦	لام انجام بتانے کے لئے	٣١
النوع الاول	١٧	لام کے اور پندرہ معانی	//
(حروفِ جر کا بیان)	//	مِن ابتدائے غایت کے لئے	٣٢
فا فصیحہ کا مطلب	١٨	مِن برائے تبعیض	٣٣
فا فصیحہ تقدیر جملہ کے بعد جزا بن جاتی ہے	//	مِن بیان (ابہام دور کرنے) کے لئے	//
با برائے الصاق	١٩	مِن زائدہ	٣٤

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
مِن کے اور نُو معنیٰ	۳۵
اِلٰی انتہار غایت کے لئے	۳۶
اِلٰی برائے مصاحبت	〃
اِلٰی کا مابعد ماقبل کے حکم میں کب داخل ہوتا ہے؟	۳۷
اِلٰی کے تین معنیٰ اور	۴۱
حتّٰی انتہار غایت اور مصاحبت کیلئے	〃
حتّٰی عاطفہ	〃
حتّٰی ابتدائیہ	۴۲
حتّٰی کا مابعد ماقبل کے حکم میں کب داخل ہوتا ہے؟	۴۳
حتّٰی اور اِلٰی میں دو فرق	〃
حتّٰی کے دو معنیٰ اور	۴۵
علیٰ کا بیان	〃
علیٰ کی دو قسمیں، اور اس کے باقی پانچ معانی	۴۸
عن کا بیان	۴۹
عن کی تین قسمیں، اور باقی معانی	〃
فی کا بیان	۵۰
فی کے باقی معانی	۵۲
کاف جارہ کا بیان	〃
کاف کی دو قسمیں اور باقی معانی	۵۳
مذ اور منذ کا بیان	۵۴
رُبّ کا بیان	۵۶
واو کا بیان	۵۸
تا کا بیان	۶۰
قسم کیلئے جواب قسم ضروری ہے اور اس سلسلہ کے قواعد	۶۱

مضامین	صفحہ نمبر
جواب قسم کبھی محذوف ہوتا ہے	۶۷
حاشا، خلا، عدا کا بیان	۶۹
النوع الثانی	۷۴
(حروف مشبہ بالفعل)	〃
فعل کے ساتھ وجوہ مشابہت کی تفصیل	〃
اِنَّ اور اَنَّ کا بیان	۷۶
اِنَّ اور اَنَّ میں تین فرق	〃
نسبت تقییدی کا مطلب	۷۷
مضمون جملہ کیا چیز ہے؟ اور اس کے نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟	〃 (۲۰۴)
مصدر جعلی	۷۷
کَاَنَّ کا بیان	۷۸
لٰکِنَّ کا بیان	۷۹
استدراک کے معنیٰ	〃
لیت کا بیان	۸۱
لعل کا بیان	۸۲
تمنی اور ترجی میں فرق	۸۳
حروف مشبہ بالفعل پر ماکافہ کا دخول	۸۴
النوع الثالث	۸۶
ما و لا مشابہ بلیس اور دونوں میں فرق	〃
النوع الرابع	۸۸
سات حروف جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں	〃
واو بمعنیٰ مع	۸۹
الا حرف استثنار	۹۰

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
پانچ حروف ندا، اوران کا عمل	۹۰
النوع الخامس	۹۳
اَن، لن، کی، اذن جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں	″
اَن مصدریہ	۹۴
لن کی اصل کیا ہے؟	۹۶
جملہ تعلیلیہ کی تعریف	۹۷
النوع السادس	۹۸
لم، لما، لام امر، لائے نہی اوران شرطیہ جوفعل مضارع کوجزم دیتے ہیں۔	۹۹
لمْ کا عمل	″
لم اور لما میں فرق	۱۰۰
لام امراور لائے نہی میں فرق	۱۰۳
النوع السابع	۱۰۷
نو اسماء جوفعل مضارع کو جزم دیتے ہیں	″
مَنْ کا بیان	۱۰۹
مَا کا بیان	۱۱۱
اَیّ کا بیان	۱۱۲
مَتٰی کا بیان	۱۱۳
اینما اور انّٰی کا بیان	۱۱۴
مہما کا بیان	۱۱۵
حیثما، اذما کا بیان	۱۱۶
النوع الثامن	۱۱۸
ناصب اسمائے نکرہ بربنائے تمیز	″

مضامین	صفحہ نمبر
نکرہ اور تمیز کے معنیٰ	۱۸
اسمائے عدد	۱۹
احد عشر اور اثنا عشر کا قاعدہ	۱۲۱
ثلثۃ عشر تا تسعۃ عشر کا قاعدہ	۱۲۲
حال مترادفہ کی تعریف	۱۲۴
حال متداخلہ کی تعریف	۱۲۵
اکائیوں کی ترکیب عشرون تا تسعون کے ساتھ مع العطف ہوتی ہے	″
اعراب حکائی کا مطلب	۱۲۶
احد اور اثنان کی ترکیب عشرون وغیرہ دہائیوں کے ساتھ	۱۲۷
ثلثۃ تا تسعہ کی ترکیب دہائیوں کے ساتھ	۱۲۸
مائۃ اور الف کے قواعد	۱۲۹
کَمْ کا بیان	″
کم خبریہ اور کم استفہامیہ	″
گیارہ تا ننانوے کی تمیز مفرد منصوب کیوں ہوتی ہے	۱۳۱
کم خبریہ اور استفہامیہ میں فرق	۱۳۲
کَاَیِّنْ کا بیان	۱۳۴
کاین کی اضافت ممتنع ہے	″
کاین خبریہ اور استفہامیہ میں فارق	″
کَذا کا بیان	۱۳۵
النوع التاسع	۱۳۶
(اسمائے افعال)	″
اسم فعل، مرکب نام رکھنے کی وجہ	″

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
رُوَیدَ کا بیان	۱۳۸
بَلْهَ، دُونَكَ، اور عَلَیكَ کا بیان	۱۴۰
حَیَّهَلْ اور هَا کا بیان	۱۴۱
هیهاتَ، سَرْعَانَ اور شَتَّانَ کا بیان	۱۴۴
النوع العاشر	۱۴۵
(افعال ناقصہ)	//
وجہ تسمیہ اور عمل	//
کانَ کا بیان	۱۴۷
صارَ کا بیان	۱۵۱
اَصْبَحَ، اَضْحیٰ اور اَمْسیٰ	۱۵۳
ظَلَّ اور باتَ کا بیان	۱۵۵
ما دامَ کا بیان	۱۵۶
ما زالَ، ما برحَ، ما انفكَّ، اور ما فتیٔ	۱۵۸
قاعدہ۔ نفی پر نفی داخل ہو تو اثباتی معنی پیدا ہو جاتے ہیں	۱۵۹/۱۶۲
لیسَ کا بیان	۱۶۰
افعال ناقصہ کی خبر کی تقدیم اسم پر جائز ہے	۱۶۱
کن کن افعال ناقصہ کی خبر کی تقدیم افعال پر جائز ہے	//

مضامین	صفحہ نمبر
افعال ناقصہ کے اسم کی تقدیم افعال پر جائز نہیں	۱۶۱
النوع الحادی عشر	۱۶۴
(افعال مقاربہ)	//
وجہ تسمیہ	//
عَسیٰ کا بیان	۱۶۵
عسیٰ کی خبر پر ایک اشکال اور اسکا جواب	۱۶۸
خبر عسیٰ میں اختلاف	//
عسیٰ تامہ	۱۷۱
عسیٰ تامہ اور ناقصہ میں فرق	۱۷۲
کادَ کا بیان	۱۷۳
کاد اور عسی میں فرق	۱۷۴
کَرُبَ کا بیان	۱۷۷
اوشکَ کا بیان	۱۷۸
جَعَلَ، طفقَ اور اخذَ	//
النوع الثانی عشر	۱۷۹
(افعال مدح وذم)	//
نِعْمَ کا بیان	//
بِئْسَ کا بیان	۱۸۱
ساءَ کا بیان	۱۹۰
حبَّ (حبّذا) کا بیان	//
افعال مدح وذم غیر متصرفہ ہیں	۱۹۴

مضامین	صفحہ نمبر
النوع الثالث عشر	۱۹۵
(افعال قلوب)	//
وجہ تسمیہ	۱۹۶
جملہ اسمیہ پر دخول کا مقصد	//
حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ اور خِلْتُ	۱۹۸
عَلِمْتُ، رَاَیْتُ اور وَجَدْتُ	۱۹۹
علم اور معرفت میں فرق	۲۰۰
زَعَمْتُ	۲۰۲
افعال قلوب میں ایک مفعول پر اکتفا کرنا جائز نہیں	۲۰۳
بوقت قرینہ دونوں مفعولوں کا حذف جائز ہے	//
مفعول ثالث کی ضرورت کی وجہ	۲۰۹
قیاسی عوامل سات ہیں	۲۱۴
عامل قیاسی کی تعریف	//
فعل کا عمل	//
فاعل کی تقدیم فعل پر جائز نہیں مفعول کی جائز ہے۔	۲۱۶
مفعول کی تقدیم کب ضروری ہے؟	//

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
فاعل فعل سے مقدم کر دیا جائے تو وہ مبتدا بن جائے گا	۲۱۶
فاعل کا حذف جائز نہیں، مفعول کا جائز ہے	۲۱۷
مصدر کی تعریف اور وجہ تسمیہ	″
بصریوں کے نزدیک مصدر اصل ہے	۲۱۳
کوفیوں کے نزدیک فعل اصل ہے	۲۲۱
کوفیوں پر رد	۲۲۳
مصدر لازم اور مصدر متعدی کا عمل	۲۲۵
مصدر متعدی کا پانچ طرح استعمال ہے	۲۲۷
مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا	۲۳۱
مصدر کا معمول مقدم نہیں ہو سکتا	″
اسم فاعل کی تعریف اور عمل	۲۳۲
اسم فاعل کے مفعول میں عمل کیلئے پہلی شرط	۲۳۴

مضامین	صفحہ نمبر
دوسری شرط	۲۳۹
اشیاء ستہ پر اعتماد کی وجہ	۲۴۱
اسم فاعل معرف بلام الموصول بہر حال عامل ہے۔	۲۴۴
اسم مفعول کی تعریف اور عمل	۲۴۸
اسم مفعول کے عمل کی شرائط	۲۴۹
اسم مفعول معرف بلام الموصول کے عمل کیلئے کوئی شرط نہیں ہے	۲۵۲
صفت مشبہ کی تعریف اور وجہ تسمیہ	۲۵۳
اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق	۲۵۴
ذات مبہمہ کا مطلب	″
صفت مشبہ فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے	″
صفت مشبہ استمرار پر دلالت کرتی ہے	۲۵۵
خلاصہ تعریف صفت مشبہ	″
صفت مشبہ بلا شرط زمانہ فاعل کو رفع دیتی ہے	۲۵۷
شرط اعتماد ضروری ہے	″
صفت مشبہ کا معمول کبھی منصوب اور کبھی مجرور بھی ہوتا ہے	۲۵۸

مضامین	صفحہ نمبر
صفت مشبہ کے صیغے صرف سماعی ہوتے ہیں	۲۵۹
مضاف کی تعریف	۲۶۰
اضافت کی دو قسمیں	۲۶۱
اضافتِ معنوی کی صورتیں	۲۶۲
اضافتِ لامی کا فائدہ	۲۶۳
اضافت منی کا مقصد	۲۶۴
اسم تام کی تعریف اور عمل	۲۶۵
مطلق اضافت اور اسم تام کی اضافت میں فرق	۲۶۶
عوامل معنوی دو ہیں	۲۶۹
عامل معنوی کی تعریف	″
ابتدا (مبتدا خبر کا عامل)	″
فعل مضارع کا عامل معنوی ہے	۲۷۱

ضروری ترکیبیں

مضامین	صفحہ نمبر
فقط کی ترکیب	۱۸
قولہ تعالیٰ کی ترکیب	۲۲
حینئذ کی ترکیب	۷۱
ایضاً کی ترکیب	۱۶۳
مثلاً کی ترکیب	۱۶۶
مطلقاً کی ترکیب	۲۲۴

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

واقعہ یہ ہے کہ درسی کتابوں کی سب سے بہترین شرح "ماہر استاذ" ہے۔ اگر استاذ قابل ہو تو طالبِ علم کو کسی دوسری شرح کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو کچھ استاذ بتائے طالب علم کا فرض ہے کہ اس کو سمجھے اور یاد کرے۔ مگر دوسرے حالات میں خود استاذ کو بھی اور طالبِ علموں کو بھی "شرح" کی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ قدیم زمانہ سے درسی کتابوں کی شرحیں لکھنے کا رواج چلا آرہا ہے۔ ایک ایک کتاب کی دسیوں شرحیں وجود پذیر ہوچکی ہیں۔ مگر ہر شرح نہ کتاب حل کرتی ہے، اور نہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ امتیاز اسی شرح کو نصیب ہوتا ہے جس کا مصنف ذی استعداد، ماہرِ فن، طلبہ کی نفسیات سے واقف، اور تصنیف کا سلیقہ رکھتا ہے۔ اِس زمانہ میں عام طور پر یہ دیکھا جارہا ہے کہ درسی کتابوں کی شرحیں یا تو نامعلوم مصنفین کی تحریر کردہ ہیں۔ یا برائے نام کسی کی طرف منسوب ہیں۔ ایسی شروح سے طالب علم کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لئے عرصہ سے میں ضرورت محسوس کررہا تھا کہ جب اردو شرحوں کا رواج چل پڑا ہے تو اب اس کا اہتمام کیا جانا چاہئے کہ قابل ماہر اساتذہ کی لکھی ہوئی شرحیں طلبہ تک پہنچیں۔

استاذی فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب مراد آبادی قدس سرہ شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند (متوفی ۱۳۹۲ھ) نہ صرف شیخ الحدیث تھے۔ بلکہ تمام علوم وفنون میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ فنون کی بہت سی کتابیں آں حضرت کو نوکِ زبان تھیں۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی تعلیم کے لئے "شرح مأۃ عامل" کی نہایت سہل

جامع مانع شرح تحریر فرمائی تھی۔ جس میں فن کی بہت سی قیمتی باتیں نہایت آسان انداز میں بیان فرمائی تھیں۔ شرح کا مسودہ حضرت کی وفات کے بعد جناب مولانا ریاست علی صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند کے پاس محفوظ تھا۔ میری عرصہ سے خواہش تھی کہ اسے شائع کروں تاکہ مسودہ محفوظ بھی ہو جائے اور طلبہ کو قابلِ اعتماد شرح بھی مل جائے۔ مگر مسودہ اس طرح لکھا ہوا تھا کہ اس کی ترتیب و تکمیل ضروری تھی۔ ترتیب اور عنوانات کے اضافہ کے بغیر کتاب سے پورا فائدہ ممکن نہیں تھا۔ لیکن میں اپنے مشاغل کی وجہ سے عرصہ تک اس پر نظرثانی نہ کرسکا، اور یہ مسودہ یوں ہی پڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم خدمت عزیز مکرم مولانا خورشید انور گیاوی سلمہٗ سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند کے لئے مقدر فرمائی تھی۔ موصوف نے بڑی جانکاہی، اور دیدہ ریزی سے اس کو مرتب کیا۔ اور میں نے آں عزیز کے ساتھ مل کر کتاب کا ایک ایک لفظ بغور پڑھا اور اس کا نام مفتاح العوامل تجویز کیا۔ حضرت الاستاذ نے النوع الاول کے نصف تک ترکیب کی تھی۔ آنعزیز نے آخر تک ضروری ترکیب کا اضافہ کیا۔ جو اس زمانہ کے طلبہ کیلئے ضروری ہے۔ نیز کتاب کی تصحیح میں جناب مولانا سیف اللہ صاحب سہرساوی سلمہٗ معین المدرسین دارالعلوم دیوبند نے بھی غیر معمولی تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو دارین میں بہترین صلہ عطا فرمائیں۔ اور اب پورے اعتماد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ان شاء اللہ یہ شرح کتاب حل کرنے کے لئے کافی ہے۔ طلبہ سے التماس ہے کہ وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ومن اللہ التوفیق وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دارالعلوم دیوبند
۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے کہ وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

ترکیب:- بَاء، حرف جر، اِلصاق یا اِستِعانَتْ کے لئے۔ اِسْم، مضاف۔ لفظ اَللّٰہ موصوف۔ الرَّحمٰن، صفتِ اوّل۔ الرَّحیم، صفتِ ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ مُسْتَقَر ہوا مُلْصَقْ یا مُسْتَعَانْ مقدر کا۔ ملصق یا مستعان، صیغۂ اسم مفعول، ھو، ضمیر راجع بسوئے اِبتدائی مقدر، اس کا نائب فاعل۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبرِ مقدم اِبْتِدَائی، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا[1]۔

دوسری ترکیب:- یوں بھی کر سکتے ہیں کہ ظرفِ مستقر کا متعلّق لفظ مُتَبَرِّکًا (صیغۂ اِسم فاعل) ہو۔ اور یوں کہا جائے کہ مُتَبَرِّکًا اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال ہوا اَشْرَعُ فعل مقدر کی ضمیر سے ــــ یعنی اَشْرَعُ صیغۂ واحد متکلم فعل مضارع۔ اَنَا، ضمیر اس کا فاعل ذوالحال۔ متبرکًا، اس سے حال۔ حال ذوالحال سے مل کر فاعل ہوا فعل مقدر اَشْرَعُ کا۔ اَشْرَعُ فعل، اپنے فاعل، سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہِ الشَّامِلَۃِ، وَ آلَائِہِ الْکَامِلَۃِ

ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ ہی کا حق ہیں، یا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ بر بناء ان احسانات کے جو کہ عام ہیں ــــ (یعنی دنیوی نعمتیں، جن میں انسان، حیوان، اور دیگر مخلوقات برابر کی شریک ہیں۔ اور انسانوں میں نیک اور بد، مسلمان اور کافر، سب ہی ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، جیسے ہوا، پانی، زمین، آسمان، آگ، غلّہ، پھل، پھول، ترکاریاں وغیرہ وغیرہ۔) ــــ اور اس کے ان انعامات کی بنا پر جو کامل ہیں ــــ (یعنی وہ انعامات جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں، اور وہ آخرت کے انعامات ہیں جو دنیاوی

---

[1] یعنی صورۃً جملہ اسمیہ خبریہ، اور معنًی انشائیہ ہوا۔ اسی طرح دوسری ترکیب میں صورۃً جملہ فعلیہ خبریہ، اور معنی انشائیہ ہوا ۱۲-خ

Marfat.com

عمومی نعمتوں کے مقابلہ پر بدرجہا بہتر اور کامل ہیں۔)

تشریح:۔ نَعْمَاءُ: اسم جمع ہے، نہ جمع ـــــ فرق یہ ہے کہ "جمع" تو اپنے مقررہ اوزان ہی پر آتی ہے۔ اور اس میں حکم افراد پر ہوتا ہے۔ برخلاف "اسم جمع" کے کہ اس میں نہ مقررہ اوزان کی شرط ہے اور نہ ہر ہر فرد کا لحاظ ـــــ جَاءَنِی رِجَالٌ اس کے معنی ہوں گے جَاءَنِی رَجُلٌ، وَرَجُلٌ، وَرَجُلٌ ـــــ لیکن نعمائِہٖ میں یہ معنی ملحوظ نہیں ہیں کہ: نِعْمَۃٌ، وَنِعْمَۃٌ، وَنِعْمَۃٌ ـــــ وزن فُعَلَاءُ جمع کا وزن نہیں ہے۔ آلاء: بروزن اَفْعَال۔ یہ جمع ہے۔ اس کا مفرد أَلْیٌ، إِلْیٌ، أَلَی، إِلَی بمعنی نعمت آتا ہے۔

ترکیب:۔ اب ترکیب سنئے۔ الف لام: استغراق کا یا جنس کا۔

فائدہ جنس میں حکم صرف ماہیت پر ہوتا ہے، افراد کا لحاظ نہیں ہوتا۔ یعنی حقیقتِ حمد کسی فرد کی جانب سے ہو، اور کسی وقت میں ہو، اور کسی طرح پر ہو۔ اللہ کیلئے مخصوص ہے ـــــ اور استغراق میں حکم افراد پر ہوتا ہے۔ ترجمہ یوں کریں گے کہ: تمام افراد حمد کے۔

حَمْد، کے معنی ہیں، کسی کی خوبیوں کا سراہنا، بشرطیکہ وہ کمالات، اور خوبیاں محمود کی اختیاری ہوں، ـــــ غیر اختیاری خوبیوں کا اظہار حمد نہیں کہلاتا۔

باقی ترکیب:۔ حَمْد: مبتدا۔ لام، حرفِ جار، برائے استحقاق یا اختصاص۔ لفظ اللہ: مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا مُسْتَحِقٌّ یا مُخْتَصٌّ مقدر کا۔

فائدہ:۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حروفِ جارہ کے لئے متعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر اگر اس کا متعلق کلام میں مذکور ہو تو اس کو "ظرف لغو" کہیں گے۔ یعنی بیکار کہ نہ مسند ہوتا ہے، نہ مسند الیہ۔ اور اگر اس کا متعلق (یعنی جار کا متعلق) یا ظرف کا عامل لفظوں میں مذکور نہیں، بلکہ مقدر ہو تو اس کو "ظرف مُسْتَقَرّ" کہیں گے۔ یعنی اس کی ظرفیت کار آمد، اور ٹھہری ہوئی ہے۔

پھر وہ ظرف اپنے متعلق کے محل وقوع کے لحاظ سے مَحَلًّا مرفوع، یا منصوب۔ یا مجرور کہلائیگا۔ یعنی خبر کی جگہ مرفوع ہوگا۔ اور اگر اسم معرفہ کے بعد واقع ہوگا تو ہمیشہ حال ہوگا، اور منصوب۔ اور اسم نکرہ کے بعد ہمیشہ صفت ہوگا۔ اور اعراب میں اپنے موصوف کے تابع رہے گا۔ یا کسی موصول کا صلہ ہوگا۔ ـــــ بہر حال ظرفِ مستقر کا متعلق

Marfat.com

مقدر ہوگا۔ اور اس میں ضمیر مستتر ہوگی، جو اس کا فاعل یا نائب فاعل کہلائیگی۔

باقی ترکیب:- اب پھر ترکیب کی طرف عود کرتا ہوں کہ۔ یہاں مُسْتَحِقٌّ یا مُخْتَصٌّ میں ضمیر اس کا نائب فاعل ہے جو راجع ہے حمد کی جانب۔ عَلیٰ: حرف جار، برائے تعلیل ــــ (یعنی حکم سابق کی علت بتانے کے لئے آیا ہے کہ حمد اللہ کیلئے کیوں مخصوص ہے؟ اس لئے کہ تمام تر احسانات اور انعامات بندوں پر اسی کے ہیں۔) ــــ نعمآء: مضاف، ہٖ: ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام: عہد کا، شَامِلَۃ: صیغۂ اسم فاعل، ھی: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، واؤ: عاطفہ، اٰلآء: مضاف، ہٖ: ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام: عہد کا۔ کَامِلَۃ: صیغۂ اسم فاعل، ضمیر مُسْتَتِر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ظرف مستقر مستحقٌ یا مختصٌ کا، ظرف مستقر اپنے دونوں متعلقوں کے ساتھ خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر صورۃً جملہ خبریّہ اور معنیً انشائیہ ہوا ــــ (کیونکہ قائل کا مقصد حمد کرنا اور تعظیم بجالانا ہے۔، نہ محض خبر دینا)

وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدِ نِالْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی

ترجمہ:- اور نزولِ رحمت ہو انبیاء کے سردار پر جو کہ محمد ﷺ ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے سرداری کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور ان کے اولاد و اتباع پر جو کہ بزرگ اور پسندیدہ ہیں۔

تشریح:- انبیاء: نبی کی جمع ہے۔ نبی کا ترجمہ ہے خبر دینے والا۔ یعنی خداوند کریم کیطرف سے بندوں کو اس کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کی اطلاع دیتا ہے۔ صَلٰوۃ کا ترجمہ رحمتِ کاملہ یا درود۔ سَیِّد: بمعنی سردار۔ مُحَمَّد: آپ کا مخصوص نام ہے۔ اس میں باب تفعیل کا خاصّہ تکثیر یعنی بیانِ کثرتِ مَاخذ کا لحاظ ہے۔ یعنی بے شمار

خوبیوں والا شخص. مُحَمَّد اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ جس کو ماخذ بھی کہتے ہیں حمد ہے۔ جس کے معنی خوبیوں کا بیان کرنا، اور تعریف کرنا آتا ہے۔ مُصْطَفیٰ: اسم مفعول از باب افتعال۔ مصدر اصطفاء بمعنی اختیار کرنا، چھانٹنا، منتخب کرلینا وغیرہ۔ اسی طرح مجتبیٰ: اسم مفعول ہے اجتباء سے چن لینا وغیرہ۔

ترکیب:۔ اب ترکیب سنئے۔ واو: عاطفہ، الصَّلوٰۃ: مبتدا، علیٰ: حرف جار، سید: مضاف انبیاء: مضاف الیہ،۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، محمد: موصوف، الف لام عہد کا، مصطفیٰ: اسم مفعول، ھُوَ: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے محمد، نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر بدلِ کل ہوا مبدل منہ کا۔

فائدہ:۔ بدل کل میں مبدل منہ اور بدل کا مدلول ایک ہی شئ ہوتی ہے۔ یعنی محمد اور سید الانبیاء دونوں ایک ہی مطلب کو ادا کر رہے ہیں۔ اگر سید الانبیاء کا لفظ بیچ سے نکال کر اس طرح عبارت ہو کر: و الصلوۃ علی محمد ن المصطفیٰ تب بھی مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

باقی ترکیب:۔ بہرحال مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ، واو: عاطفہ علیٰ: جار، اٰل: مضاف، ہ: ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے محمد مضاف الیہ۔، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، المجتبیٰ: مثل سابق اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار با مجرور معطوف معطوف علیہ با معطوف ظرف مستقر نَازِلَۃٌ سے متعلق ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صورۃً وانشائیہ معنًی ہوا۔ ــــ (کیونکہ یہاں بھی خبر مقصود نہیں ہے۔ بلکہ درود بھیجنا، اور رحمت نازل کرانا مطلوب ہے)

> اِعْلَمْ: اَنَّ الْعَوَامِلَ فِی النَّحْوِ عَلٰی مَا اَلَّفَہُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاھِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ ــــ سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ، وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ ــــ مِائَۃُ عَامِلٍ

ترجمہ:۔ جانئے کہ عوامل مذکورہ کتبِ نحو ہیں۔ بنا بر تالیفِ شیخ وقت پیشوائے علوم

عربیہ، بزرگ ترین علماءِ خلق یعنی عبد القاہر جو کہ بیٹے ہیں عبد الرحمٰن کے، اور رہنے والے ہیں جرجان کے ــــ اللہ ان کی مٹی کو سیراب کرے، اور جنت کو ان کا ٹھکانا بنا دے ــــ سنو عامل ہیں.

تحقیق عوَامِل: جمع ہے عامل کی جیسے خوالد جمع ہے خالد کی ــــ عامل یا اسم ہے اس چیز کا جو کلمات کے اواخر کو ایک خاص حالت پر لاتا ہے، یا اس اسم کا وصف ہے .ــــ بہر حال عامِل مذکر غیر عاقل ہے. اور ایسے مذکر کی جمع فواعل کے وزن پر درست قرار دی گئی ہے. أنام : بمعنی خلق. جُرجان: تعریب گورگان کی ہے، خوارزم کا ایک شہر ہے. سقی اللہ سے مثواہ تک جملۂ معترضہ دعائیہ ہے۔ سَقیٌ: کے معنی سیراب کرنا. ثرٰی: تر مٹی۔ مثوٰی: ظرف ہے ثوٰی کا۔ ثوٰی کے معنی ٹھکانا پکڑا۔ مثوٰی کے معنیٰ قرار گاہ، یا ٹھکانے کی جگہ۔

ترکیب: اِعْلَمْ: فعل امر حاضر، انت: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، اَنَّ: حرف مشبہ بالفعل ــ (یہ جملہ کو مفرد کے معنی میں کر دیتا ہے) ــ ال: حرف تعریف استغراق کے لئے، عوَامِل: جمع منتہی الجموع ذو الحال، فی: جار، ال: حرف تعریف، نحو: مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب متعلق مُعْتَبَرَۃً مقدر کے ہو کر حال، ــــ (یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ معرفہ کے بعد ظرف مستقر حال ہوا کرتا ہے) ــــ عَلٰی: حرف جار، ما: موصولہ، ــــ (چاہتا ہے صلہ کو جو کہ ہمیشہ جملہ ہوگا۔) ــــ اَلَّفَ: فعل ماضی از باب تفعیل، ہٗ: ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے ما موصولہ محلا منصوب مفعول بہ، الشیخ، موصوف، الامام: صفت اوّل افضل: مضاف، علماء: مضاف الیہ مضاف، الانام: مضاف الیہ، علماء مضاف، الانام مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا افضل مضاف کا، افضل اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفتِ ثانی ہوئی، ــ موصوف ہر دو صفات سے مل کر مبدل منہ ہوا، ــ عبد: مضاف، القاہر: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، ابن: مضاف عبد: مضاف الیہ مضاف، الرحمٰن: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابن مضاف کا، ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفتِ اوّل عبد القاہر کی، الجُرجانی: صفت ثانیہ، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر بدل ہوا

Marfat.com

مبدل منہ کا، مبدل منہ بدل کے ساتھ مل کر فاعل ہوا اُنْفَ فعل کا، فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق مُبَيِّنَةً ہو کر حال ہوا ذوالحال کا، ذوالحال حال سے مل کر اسم ہوا اَنَّ کا۔ مِائَةٌ: اسم عدد ممیز مضاف، عَامِلٍ: مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی۔ اَنَّ: اسم و خبر سے مل کر جملہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اِعلم کا۔ اعلم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ سَقَى اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ: مطلب۔ خدا شیخ کی قبر کو ٹھنڈا رکھے، اور آخرت میں جنت نصیب فرما دے۔

ترکیب: سَقٰى: فعل ماضی، لفظ اللّٰه: فاعل، ثَرٰى: مضاف، ہٗ: ضمیر راجع بسوئے شیخ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ دعائیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا، واو: عاطفہ۔ جَعَلَ: فعل ماضی، هُوَ: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے اللہ فاعل، الجنة: مفعول اول، مثوىٰ: مضاف، ہٗ: ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی ہوا، فعل فاعل اور ہر دو مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

> لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ، فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ، سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ، فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا، وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ، وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ. وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا

ترجمہ: (ان سو عاملوں میں سے) کچھ عوامل، لفظیہ ہیں، اور کچھ معنویہ۔ پس ان سو میں سے لفظی عامل دو قسم پر ہیں۔ ایک سماعی، اور دوسرا قیاسی۔ پس سماعی ان سو میں سے اکیانوے عامل ہیں۔ اور ان میں سے قیاسی عامل سات ہیں۔ اور ان سو میں سے معنوی عوامل دو عدد ہیں۔ اور ان سو میں سے سماعی عوامل کی تیرہ قسمیں ہیں۔

Marfat.com

قولہ: لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ :- **ترجمہ**: ان سَو عاملوں میں سے کچھ عوامل لفظیہ ہیں، اور کچھ معنویہ۔۔

تشریح:- عوامل لفظیہ وہ ہیں جن کا تلفظ ہو سکے۔ خواہ وہ عامل خود لفظ ہو جو بولا جاتا ہو۔ جیسے: حروف جارّہ، ناصبہ، جازمہ وغیرہ، یا جو چیز ان عوامل کا پتہ دیتی ہو وہ تلفظ میں آتا ہو۔ مثلاً: هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا میں لفظِ هٰذا اُشِيْرُ عامل کے معنی بتاتا ہے اور تلفظ میں اُشیر کی جگہ هٰذا ملفوظ ہے۔ یعنی میں اشارہ کرتا ہوں کہ زید قائم ہے ___ معنویہ میں تلفظ نہیں ہوتا جیسے: مبتدا میں عامل ابتداء کے معنی ہوتے ہیں ___ کتاب میں اس کی تفصیل آجائیگی۔

فائدہ:- مصنف نے ان لوگوں پر رد کر دیا جو عوامل معنویہ کا سرے سے انکار کرتے ہیں۔ مثلاً: یوں کہتے ہیں کہ مبتدا خبر میں عامل ہوتا ہے، اور خبر مبتدا میں۔ اور یہ دونوں ملفوظ ہیں۔۔

ترکیب:- لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ: کو مرفوع، منصوب، مجرور تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر چند ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔۔ کہ لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ: معطوف معطوف علیہ خبر ہوں مبتدا محذوف هِيَ ضمیر کی، جو راجع ہے عوامل کی طرف۔۔ یعنی هِيَ لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ۔ یا لفظ مِائَةٌ سے بدل واقع ہو، کہ بدل مبدل منہ کا اعراب ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ یا بعضها لفظية و بعضها معنوية، دو جداگانہ جملے ہوں۔ اس صورت میں لفظیۃ و معنویۃ مبتدا محذوف یعنی بعضها کی خبر ہوں گے۔ بعضها: مضاف الیہ مل کر مبتدا ہوگا۔ یا اس طرح عبارت بنائی جاوے کہ: منها لفظية و منها معنوية، اس صورت میں منها: ظرف مستقر خبر مقدم ہوگا۔ اور لفظية و معنوية: دونوں جملوں میں مبتدا موخر۔ بہر حال جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا۔ ___ اور صورتِ نصب میں لَفْظِيَّةً وَ مَعْنَوِيَّةً: معطوف معطوف علیہ ہو کر مفعول ہوں گے اَعْنِيْ فعل مقدر کے۔ اعنی فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا۔ یعنی مراد لیتا ہوں میں لفظی اور معنوی عاملوں کو ___ اور جر کی تقدیر پر عَامِلٍ سے بدل ہوگا۔ کیونکہ مأة عامِلٍ میں لفظ عامِلٍ مجرور واقع ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

Marfat.com

قولہ: فَاللَّفظِيَّةُ مِنهَا عَلٰى ضَربَينِ:- ترجمہ: پس ان سوؐ میں سے لفظی عامل دو[2] قسم پر ہیں۔ — (منہا کی ضمیر ماۃ" کی طرف راجع ہے)

ترکیب:- فا: برائے تفصیل، الف لام: عہد کا، اللفظیۃ: ذوالحال، من: حرف جار، ھا، ضمیر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہوا۔ (کیونکہ یہاں ظرف کائنۃً منصوب کی جگہ واقع ہو رہا ہے جو حسب قاعدۂ مذکورہ معرفہ کے بعد حال ہو گا۔) — حال ذوالحال مل کر مبتدا، علی: جار، ضربین: مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا — (یہاں ظرف مستقر محل رفع میں ہے۔ اور یہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ظرفِ مستقر یا خبر ہو گا، یا حال، یا صفت) ترکیب کے مطابق عبارت یوں بنائینگے۔ فاللفظیۃ کائنۃً منہا ثابتٌ[1] علی ضربین،۔ یا واقعٌ[1] علی ضربین —

قولہ: سَمَاعِيَّةٌ وَ قِيَاسِيَّةٌ:- ترجمہ: ایک سماعی، اور دوسرا قیاسی۔۔ قیاسی میں قاعدہ کو دخل ہوتا ہے۔ اور سماعی کا مدار محض اہلِ زبان سے سننے پر ہوا کرتا ہے۔ وہاں قاعدہ نہیں چلتا۔

ترکیب:- سَمَاعِيَّةٌ، اور قیاسیۃ: یہ دونوں اپنے مبتدا محذوف کی خبریں ہیں۔ یعنی احدھما سماعیۃ، و ثانیھما قیاسیۃ۔۔ احد: مضاف، ھما، مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ہوا۔ اسی طرح ثانیھما: مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ دونوں جملے اسمیہ خبریہ ہوں گے۔ — اور اگر ضربین: سے بدل بنالیں تو سماعیۃ و قیاسیۃ: کو مجرور پڑھا جائے گا۔ اور ان کا تعلق اسی سابق جملہ سے اس طرح ہو جائے گا کہ ضربین: مبدل منہ، سماعیہ: معطوف علیہ، واو: عاطفہ، قیاسیۃ: معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر بدل ہو گا مبدل منہ ضربین کا۔ اور مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور ہو کر ظرف مستقر بن کر خبر ہو جائے گی مبتدا کی۔— اور بتقدیر اعنی: دونوں کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔۔

قولہ: فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنهَا اَحَدٌ وَّ تِسعُونَ عَامِلًا: ترجمہ: پس سماعی ان سوؐ میں سے اکیانوے[1] عامل ہیں۔

---

[1] قاعدہ کے مطابق ثابتۃ اور واقعۃ ہونے چاہئیں ۱۲ س

Marfat.com

ترکیب:- فا: برائے تفصیل، السماعیة: ذوالحال، منها: جار مجرور محل نصب میں ہوکر حال۔ حال ذوالحال مل کر مبتدا۔ احد: معطوف علیہ، واو: عاطفہ، تسعون: معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ممیز ہوا۔ عاملاً: تمیز۔ ممیز تمیز مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:- احد و تسعون میں جو ابہام تھا کہ وہ اکیانوے کیا چیز ہیں؟ اس کو عاملاً تمیز نے رفع کردیا۔ یعنی وہ اکیانوے عامل ہیں۔ کوئی اور شئی مراد نہیں۔

قولہ: وَ الْقِیَاسِیَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ:- **ترجمہ:** اور ان میں سے قیاسی عوامل سات ہیں۔

ترکیب وہی ہے جو جملہ اولیٰ میں مذکور ہوئی۔ یہاں سَبْعَةُ، ممیز اور عَوَامِلَ: تمیز ہے

قولہ: وَ الْمَعْنَوِیَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ:- **ترجمہ:** اور ان سَو میں سے معنوی عوامل دو عدد ہیں۔

ترکیب ظاہر ہے کہ حال ذوالحال مل کر مبتدا۔ عَدَدَانِ: اس کی خبر۔

قولہ: وَ تَتَنَوَّعُ السَّمَاعِیَّةُ مِنْهَا عَلٰی ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا: **ترجمہ:** اور ان سَو میں سے سماعی تیرہ طرح کے عامل ہیں۔ یعنی بلحاظ تاثیر ان کی تیرہ مختلف شکلیں ہیں۔ کہ کسی کا اثر جر ہے تو کسی کا نصب وغیرہ۔

ترکیب: تَتَنَوَّعُ: فعل مضارع از باب تفعُّل، السماعیة: ذوالحال، منها: ظرف مستقر ہوکر حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل، عَلٰی: جار، ثلٰثة عشر: ممیز، نَوْعًا: تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مجرور جار ہوا۔ جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو ہوکر متعلق ہوا تتنوع فعل کا۔ اور فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ

حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ فَقَطْ، وَ تُسَمّٰى حُرُوْفًا جَارَّةً. وَ هِیَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفًا ::

ترجمہ پہلی نوع:- وہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں اور بس۔ اور

یہ حروف حروفِ جارّہ کے نام سے موسوم ہیں۔ اور یہ سترہ حرف ہیں۔

قولہ: حُرُوْفٌ تَجُرُّ الاِسْمَ فَقَطْ:۔ ترجمہ: (پہلی نوع) وہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں اور بس!

تشریح:۔ یعنی یہ حروف صرف اسمار پر داخل ہوتے ہیں۔ اور ان پر عمل جر کرتے ہیں۔ یعنی اسم کے آخر کو لفظاً یا تقدیراً مجرور کردیتے ہیں۔ بس ان کا یہی کام ہے۔ نہ یہ غیر اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اور نہ آخر کو جر دینے کے سوا کوئی اور عمل کرتے ہیں اس لئے جب عملِ جر ہوجائے تو آئندہ کسی اور عمل کا خیال مت کرو۔ ان کا عمل ختم ہوگیا۔ یہ معنی ہوئے فقط کے۔ فَقَط کا لفظ یا حسبك کے معنی دیتا ہے۔ یعنی تیرے لئے یہ کافی ہے۔ یا اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ ہوتا ہے اِنتہار کے معنی باز آنا۔ یہاں جملہ شرطیہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ عبارت کی تقدیر اس طرح پر سمجھئے کہ: اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الاِسْمَ فَانْتَهِ یا اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الاِسْمَ فَحَسْبُكَ الاِسْمُ یا فَحَسْبُكَ الجَرُّ۔ ترکیب میں اس پورے جملہ کا لحاظ کرکے ترکیب ہوا کرتی ہے۔

ترکیب:۔ اب ترکیب سنئے۔ اَلنَّوع: موصوف، الاَوَّل: صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدا۔ حروف: موصوف، تَجُرُّ: فعل، ھی: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے حروف فاعل، الاِسمَ: مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فقط: فا: فصیحیہ ۔۔ (انصاح کے معنی حقیقت کا اظہار ، کیونکہ یہ فا شرط محذوف کا پتہ دیتی ہے، اس بنا پر اس کو فصیحیہ کہتے ہیں۔) ۔۔ تقدیر جملہ کے بعد یہی فا جزائیہ بن جاویگی۔ اب تقدیرِ عبارت کے لحاظ سے اس کی ترکیب سنئے۔ اِذَا: حرف شرط، جررت: فعل با فاعل، بھا: جار مجرور، ظرف لغو متعلق بفعل مذکور جَرَرْتَ، الاِسْمَ: مفعول بہ۔ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوا۔ فَا: جزائیہ، حَسْبُ: مضاف، کاف خطاب: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ الاِسْمُ: خبر۔ اسی طرح فحسبك الجرُّ۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا یا فا: جزائیہ، اِنْتَهِ: صیغہ امر حاضر فعل، انت: اس کا فاعل،

Marfat.com

فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط ہوئی۔

قولہ: وَتُسَمّٰى حُرُوْفًا جَارَّةً :۔ **ترجمہ**: اور یہ حروف حروفِ جارّہ کے نام سے موسوم ہیں۔۔

مطلب ظاہر ہے کہ ان کو حروف جارّہ کہتے ہیں۔۔

ترکیب:۔ داو: عاطفہ، تسمّٰی: فعل مضارع مجہول، ھی: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے حروف نائب فاعل۔ حروفًا: موصوف، جَارَّۃً: صفت۔ یہ مل ملا کر مفعول ہوا فعل کا۔ فعل نائبِ فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔

قولہ: وَھِیَ سَبْعَۃَ عَشَرَ حَرْفًا: **ترجمہ**: یہ سترہ حرف ہیں۔۔

ترکیب:۔ واو: عاطفہ، ھی: مبتدا، سبعۃ عشر: ممیز، حرفًا: تمیز، ممیز تمیز ملکر خبر مبتدا، پھر جملہ اسمیہ ۔ (سَبْعَۃَ عَشَرَ میں نسبت کے ابہام کو حرفًا نے رفع کر دیا۔)

اَلْبَاءُ :۔ (۱) لِلْإِلْصَاقِ . وَھُوَ اتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ إِمَّا حَقِیْقَۃً نَحْوُ بِہٖ دَاءٌ وَإِمَّا مَجَازًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اَیِ الْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بِمَکَانٍ یَقْرُبُ مِنْہُ زَیْدٌ

ترجمہ:۔ بار آتی ہے اِلصاق کے معنی کے لئے۔ اور وہ (اِلصاق) ایک شی کا دوسری شئ سے ملنا ہے۔ خواہ حقیقی طور پر ہو۔ جیسے: بِہٖ دَاءٌ والی مثال میں۔ یا بطور مجاز ہو۔ جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ والی مثال میں یعنی میرا گذرنا ایسے مقام سے ہوا کہ وہاں سے زید قریب تھا۔ یا زید کا مکان قریب پڑ رہا تھا۔۔

فولہ: اَلْبَاءُ لِلْإِلْصَاقِ: **ترجمہ**:۔ بار آتی ہے اِلصاق کے معنی کے لئے۔

تشریح خود مصنف کرے گا۔۔

ترکیب:۔ ترکیب ظاہر ہے کہ الباء: مبتدا ہے۔ اور لِلْإِلْصَاقِ: جار مجرور ظرفِ مستقر اس کی خبر ہے۔ متعلقِ ظرف ثابت نکالا جا سکتا ہے۔۔ مگر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے ظرفِ مستقر خود ہی اس کا کام انجام دے دیتا ہے۔

Marfat.com

قولہ وَهُوَ اتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ إِمَّا حَقِيقَةً نَحْوُ بِهِ دَاءٌ وَإِمَّا مَجَازًا۔۔ **ترجمہ**: اور وہ (الصاق) ایک شئی کا دوسری شئی سے ملنا ہے۔ خواہ حقیقی طور پر ہو۔ جیسے: بِهِ دَاءٌ والی مثال میں۔ یا بطور مجاز ہو۔

تشریح الصاق کے معنی چپٹنا، چمٹانا دونوں آتے ہیں۔۔ یعنی بار یہ بتاتی ہے کہ مدخولِ بار کے ساتھ دوسری شئی کا اتصال ہو رہا ہے۔ فعل ہو یا غیر فعل جیسے: اس مثال میں بیماری مریض کو لگی ہوئی ہے۔ وہ ایک حالت ہے۔ فعل نہیں۔ پھر یہ اتصال کہیں تو واقعی اور حقیقی ہوگا۔ جیسا مثال مذکور میں بیماری کا مریض کے بدن اور نفس سے اتصال ہے۔۔ اور کہیں مجازی اتصال ہوگا۔ یعنی واقعۃً تو دونوں ایک دوسرے سے منفصل ہوں گے مگر عرفاً اس معمولی انفصال کو نظر انداز کر کے انھیں متصل ہی کہا جاتا ہو کہ شئی قریب کو مجازاً متصل مان لیتے ہیں۔۔ جیسے دوسری مثال مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں کہ وہاں حقیقی اتصال یعنی بدن سے بدن رگڑ کھائے اور ایک دوسرے سے چمٹ جائے عادۃً مرور میں نہیں ہوتا۔ بلکہ محاورہ میں کسی شخص کے قریب ہو کر گذرنے پر یوں کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں کا فلاں پر گذر ہوا چنانچہ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ کی تشریح شارح کے الفاظ میں اس طرح کی گئی ہے۔ ”إِلْتَصَقَ مُرُوْرِيْ بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ“۔ یعنی میرا گذرنا ایسے مقام سے ہوا کہ وہاں سے زید قریب تھا یا زید کا مکان قریب پڑ رہا تھا۔ اس مثال میں مرور گذرنے والے کا فعل ہے جو مدخولِ بار زید سے متصل ہوا ہے۔

ترکیب واؤ: عاطفہ، هُوَ: ضمیر مفرد مذکر غائب راجع بسوئے الصاق مبتدا، اِتِّصَال: مصدر مضاف ممیز، الشَّيْءِ: مضاف الیہ، باء: حرف جار، الشَّيْءِ: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اتصال کے۔ إِمَّا: برائے تفصیل، حَقِيقَةً: معطوف علیہ، واو: عاطفہ، إِمَّا: مثل سابق، مَجَازًا معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر تمیز ہوئی ممیز کی۔ اتصال مصدر مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ بِهِ دَاءٌ: نَحْوُ: مضاف، بِهِ دَاءٌ: یہ جملہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ یا مفعول بہ ہوا اَعْنِي: فعل مقدر کا۔

پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ:۔ اس کی ترکیب مثل سابق کرلی جائے۔
یا یوں کہہ لو کہ نحو: مضاف، مَرَرْتُ: فعل بافاعل، باء: جار، زَيْد: مجرور۔ جار مجرور متعلق بمررت۔ فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا خبر ہوئی مبتدا کی۔ یا مفعول ہوا فعل مقدر کا۔ پھر جملہ ہو کر مُفسَّر ہوگا۔ اَیْ: حرف تفسیر، اِلْتَصَقَ: فعل ماضی، مُرُوْر: مضاف، یار متکلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا فعل کا۔ باء: جار، مَکَانٍ: موصوف، یقرب: فعل مضارع، زید: اس کا فاعل، منہ: جار مجرور اس کا متعلق۔ پھر جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا التصق سے۔ پھر فعل، فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر تفسیر ہوئی مُفسَّر کی۔ مفسر تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

(۲) وَلِلْاِسْتِعَانَةِ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ ❖ ❖❖

ترجمہ:۔ اور بار آتی ہے استعانت کے لئے۔ جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ کی مثال ہیں۔ (یعنی لکھا میں نے قلم سے)

تشریح اِسْتِعَانَۃ کے معنی مدد مانگنا، مدد لینا یعنی فاعل اپنے فعل میں مدخولِ باء سے مدد لیتا ہے۔ اور یہ بار آلہ فعل پر داخل ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ فعل کا تحقق اس آلہ کی مدد سے ہوا ہے۔ جیسا کہ مثال مذکو سے ظاہر ہے کہ کتابت کا فعل قلم کی مدد سے ہوا ہے۔ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ لکھا میں نے قلم سے۔ یعنی قلم کی مدد سے۔

ترکیب:۔ واو: عاطفہ، للاستعانۃ: جار مجرور مل کر ظرف مستقر محلِ رفع میں ہونے کی بنا پر خبر۔ الباء: مبتدا محذوف۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ کی ترکیب نحو مَرَرْتُ بِزَيْدٍ کی طرح ہوگی اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ للاستعانۃ: جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو

Marfat.com

کتبت بالقلم: مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا موخر۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔
اس صورت میں ترجمہ یوں کریں گے کہ نحو کَتَبْتُ بالقلم میں بار استعانت کے لئے ہے۔

(۳) وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ: نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ ❊ ❊

ترجمہ:۔ اور بار کبھی علت بتانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے قول باری تعالیٰ شانہ انکم .... آہ ہے۔ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ یقیناً تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر بسبب گوسالہ پرستی کے۔

تشریح کبھی متکلم بار کے ذریعہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ مدخول بار اپنے سابق کے لئے علت ہے اور حکم سابق اسی کا ایک اثر ہے۔ جیساکہ قول باری تعالیٰ انکم ظلمتم (الایۃ) ہیں کہ جانوں پر ظلم کا سبب بچھڑے کی پوجا بتایا گیا ہے۔

ترکیب:۔ واو: عاطفہ، قد: برائے تحقیق لیکن فعل مضارع پر داخل ہوکر تقلیل کا فائدہ دیتا ہے[1] تکون: فعل ناقص، ھی: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے بآ اس کا اسم، لام: جار، تعلیل: مجرور۔ جار با مجرور ظرف مستقر محلا منصوب خبر تکون۔ تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ:۔
نحو: مضاف، قول: مصدر مضاف الیہ مضاف، ہٗ: ضمیر راجع بسوئے اللہ (جو کہ معنیً مذکور ہے۔) مضاف الیہ و فاعل قول ذوالحال۔ تعالیٰ: فعل ماضی معروف ھو: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل۔ فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال با حال مضاف الیہ پھر مرکب اضافی قول ہوا۔ إنَّ: حرف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر منصوب متصل محلا منصوب اس کا اسم، ظَلَمْتُم: فعل با فاعل، اَنْفُسَ: مضاف، کُمْ: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، باء: جار برائے تعلیل،

[1] یہ قاعدہ اکثریہ ہے ورنہ کبھی کبھی مضارع پر بھی تحقیق کا فائدہ دیتا ہے جیساکہ باری تعالیٰ شانہ کے اس ارشاد میں قد تحقیق کے لئے ہے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ (الایۃ) (یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے روکنے والوں کو جانتے ہیں) ۱۲ خ۔

Marfat.com

اتخاذ: مصدر مضاف، کم: ضمیر مجرور متصل محلاً مجرور مضاف الیہ۔ العِجل: مفعول بہ اتخاذ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ظلمتم فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی إِنَّ کی، إِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا دیل مفرد ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے فاعل سے (کہ وہ ضمیرہٗ ہے جیساکہ سابق میں مذکور ہوا) اور مقولہ سے (کہ وہ فی الحقیقت قول مصدر کا مفعول بہ ہے) مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ یا مفعول ہوا أَعْنِي فعل مقدر کا۔ صورت اولی میں جملہ اسمیہ خبریہ اور صورت ثانیہ میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا — قولہ تعالیٰ کی ترکیب جملہ مقامات پر اسی طرح کیجائیگی یاد رکھنا چاہیئے۔

(٤) وَ لِلْمُصَاحَبَةِ: نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ:

ترجمہ: اور (بار کبھی آتی ہے) مصاحبت بتانے کے لئے۔ جیسے إِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔ میں نے گھوڑا خرید امع زین کے۔

تشریح مصاحبت کے معنی دو چیزوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا۔ اس بار کے معنی مَعَ کے ہوا کرتے ہیں جیسے إِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ میں نے گھوڑا خرید امع زین کے۔ یعنی خریداری کا تعلق گھوڑے اور زین دونوں کے ساتھ واقع ہوا۔

ترکیب: اس کی ترکیب بعینہ وقد تکون للتعلیل والے جملہ کی طرح ہوگی۔ اور چونکہ للمصاحبة: کا عطف للتعلیل پر ہو رہا ہے لہٰذا عبارت کی تقدیر اس طرح ہوگی قد تکون الباء للمصاحبة [یعنی: قد برائے تحقیق۔ (یہاں تقلیل کے لئے ہے) تکون فعل ناقص الباء اسم۔ لام، جار، مصاحبة: مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب خبر تکون۔ تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (معطوفہ) ہوا۔ ۱۲ خ]

نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ: نحو: مضاف ہوگا اور اشتریت

الفرس بسرجہ: پورا کا پورا مضاف الیہ۔ پھر وہی دونوں صورتیں یہاں چلیں گی جو برابر مثالوں میں چل رہی ہیں۔ یعنی مضاف مضاف الیہ مل کر یا مثالہ مبتدا محذوف کی خبر بنادیں گے۔ یا اَعْنِی فعل مقدر کا مفعول۔ تمام مقامات میں یہی ترکیب چلے گی۔

(۵) وَ لِلتَّعْدِيَةِ : نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ . وَ نَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَىْ اَذْهَبْتُهٗ ؛

ترجمہ:۔ اور کبھی بار آتی ہے متعدی بنانے کے لئے۔ جیسے قول باری تعالیٰ شانہ ذَهَبَ اللّٰهُ..... آہ۔ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ لے گیا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو۔ اور جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ یعنی لے گیا میں زید کو بمعنی اَذْهَبْتُهٗ (لے گیا میں اس کو)

تشریح تعدیہ کے معنی متعدی بنانا۔ یعنی بار کبھی فعل لازم پر داخل ہوکر اس کو متعدی کر دیتی ہے۔ اور اگر پیشتر سے متعدی ہوتا ہے تو اس میں شان تعدیہ بڑھ جاتی ہے۔ یعنی ایک مفعول کی جگہ دو مفعول چاہنے لگتا ہے۔ فاعل فعل پر بار داخل کرنے سے وہ مفعول کی جگہ پر آجاتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ کا ترجمہ تھا گیا زید۔ اور دخولِ بار کے بعد ترجمہ بدل گیا کہ لے گیا میں زید کو۔ چنانچہ اَذْهَبْتُهٗ کا یہی ترجمہ ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح بار سے تعدیہ کا کام لے لیا جاتا ہے اسی طرح ہمزۂ افعال بھی لازم کو متعدی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اَذْهَبْتُهٗ بابِ افعال کا واحد متکلم ہے جس کے ساتھ آخر میں ضمیر مفعول لگی ہوئی ہے۔ اس کا مصدر اِذہاب ہے اور متعدی ہے۔

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ کا ترجمہ ہوا لے گیا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو۔ یعنی روشنی گل کردی۔ اصل ذَهَبَ نُوْرُهُمْ تھا جس کا ترجمہ تھا جاتا رہا ان کا نور۔ پھر حرفِ بار کو نور پر داخل کر کے اسے مفعول کا درجہ دیدیا۔

ترکیب:۔ مثل سابق کر لیجئے۔ عبارت یوں بنا لیجئے۔ وَقَدْ تَكُوْنُ الْبَاءُ لِلتَّعْدِيَةِ نحو قولہ تعالیٰ: میں وہی حال ذوالحال ہو کر قول ہوگا۔ اور ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ فعل فاعل اور متعلق سے (کہ وہ دراصل منصوب ہے اور مفعول ہے) مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوگا قول کا۔ [قول مصدر مضاف، اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے

مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ یا مفعول ہوا اعنی فعل مقدر کا۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔]

(۶) وَ لِلْمُقَابَلَةِ : نَحْوُ اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ

ترجمہ:۔ اور کبھی بار آتی ہے مقابلہ کے لئے۔ جیسے اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ الخ میں۔ کہ خریدا میں نے غلام بمقابلہ گھوڑے کے۔

تشریح یعنی وَ قَدْ تَكُوْنُ الْبَاءُ لِلْمُقَابَلَةِ ترجمہ: کبھی بار آتی ہے مقابلہ کیلئے یعنی ماقبلِ بار مابعدِ بار کے بالمقابل ہے۔ اور اس کا عوض ہے۔ جیسے اشتریت العبد... آہ میں کہ خریدا میں نے غلام بمقابلہ گھوڑے کے یعنی گھوڑا دیکر غلام خرید لیا۔

ترکیب تقدیر عبارت سے خود ظاہر ہے اور مثال کی ترکیب بارہا گذر چکی ہے۔ دیکھ لیا جاوے۔ [نحو، مضاف اشتریت العبد بالفرس (جملہ فعلیہ خبریہ) پورا کا پورا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالہ، مبتدا محذوف کی خبر ہے یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا ۱۲ خ]

(۷) وَ لِلْقَسَمِ : نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا

ترجمہ:۔ اور کبھی بار آتی ہے قسم کے موقع پر جیسے بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی ضرور ضرور کروں گا ایسا۔

تشریح:۔ یعنی قسم کھانے کے لئے بار اپنے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ باللہ لافعلن کذا: میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی ضرور ضرور کروں گا ایسا۔ بار نے قسم کے معنی ادا کئے۔ قسم کے موقع پر اُقسِمُ صیغۂ واحد متکلم از باب افعال مقدر ہوا کرتا ہے۔ اور اسی سے بارِ قسمیہ متعلق ہوتی ہے۔۔

ترکیب:۔ قولہ وَلِلْقَسَمِ: وہی تقدیر عبارت ہے [و قد تکون الباء للقسم] اور وہی ترکیب ہے۔ [تکون فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۱۲ خ]

Marfat.com

قوله نَحْوُ بِاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا: ترکیب یوں کریں گے۔ نحو: مضاف، باء حرف جار، لفظ اللّٰہ: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل مقدر سے۔ اُقْسِمُ فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم ہوا، لام: تاکید، اَفْعَلَنَّ: صیغہ واحد متکلم فعل با فاعل، کذا: اسم کنایہ محلا منصوب مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم با جواب، جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ آگے وہی ترکیب چلے گی جو بارہا سامنے آچکی ہے۔ [مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالہ مبتدا محذوف کی خبر ہے یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ]

(۸) وَلِلْاِسْتِعْطَافِ: نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَیْدٍ ۞ ۞ ۞

ترجمہ:۔ اور کبھی بار آتی ہے مہربانی طلب کرنے کے لئے۔ جیسے: اِرْحَمْ بِزَیْدٍ میں کہ رحم کیجئے زید پر۔

تشریح اِسْتِعْطَاف: بابِ استفعال کا مصدر ہے۔ اس کا مادہ ہے عَطْفٌ، عطف کے معنی ہیں موڑنا۔ استعطاف کا ترجمہ ہوا مڑوانا، اور مہربانی طلب کرنا۔ یہاں یہ مطلب ہوا کہ متکلم مدخولِ بار کے لئے مخاطب کی مہربانی چاہتا ہے۔ اِرْحَمْ بِزَیْدٍ کے معنیٰ ہیں رحم کیجئے زید پر۔ یعنی زید کے حال پر مہربانی فرمائیے۔

ترکیب:۔ قوله وَلِلْاِسْتِعْطَافِ: تقدیر عبارت، اور ترکیب، جملہ امور مثل سابق ہوں گے [قد تکون الباء للاستعطاف ـــ جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ۱۲ خ]

قوله نحو اِرْحَمْ بِزَیْدٍ: نحو: مضاف، اِرْحَمْ: فعل امر از باب سمع، اَنْتَ: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، باء: جار، زَیْد: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِرْحَمْ سے۔ اِرْحَمْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ آگے وہی ترکیب ہے جو بارہا گذر چکی ہے [مضاف مضاف الیہ سے ملکر یا مثالہ مبتدا محذوف کی خبر ہے یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ۔]

(۹) وَلِلظَّرْفِیَّةِ: نَحْوُ زَیْدٌ بِالْبَلَدِ ۞

ترجمہ:۔ اور کبھی بار آتی ہے ظرفیت کے لئے۔ جیسے زَید بِالْبَلَدِ میں (زید شہر میں ہے)

Marfat.com

تشریح یعنی مدخول بارظرف ہے اپنے سابق کا۔ اس صورت میں بار بمعنی فی ہوگا زید بالبلد یعنی زید فی البلد (زید شہر میں ہے) بَلَد زید کا ظرفِ مکانی ہوا۔

ترکیب:۔ زید بالبلد: زید: مبتدا، بالبلد: جار مجرور ظرفِ مستقر متعلق مُستَقِرٌ کے ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی۔

(۱۰) وَلِلزِّيَادَةِ : نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

ترجمہ:۔ اور بار کبھی زائد ہوتی ہے جیسے قولِ باری تعالیٰ شانہ ولا تلقوا بایدیکم۔آہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ مت ڈالو تم اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں۔

تشریح یعنی بار کبھی کلام میں زائد بھی ہوتی ہے کہ اگر اس کو حذف کردیں تو اس سے کلام کے اصلی معنیٰ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ البتہ بعض مخصوص قسم کے فوائد مثلاً تاکید کا فائدہ، یا فصاحت کی زیادتی (جسے کلام کو زیادہ ترخوشنما بنانے میں دخل ہے) فوت ہوجاتے ہیں۔ —— زائد کے معنیٰ بیکار کے نہیں ہیں۔ کلام بلغار اور خصوص قرآن اور حدیث میں کوئی چیز بے معنیٰ اور بیکار محض نہیں ہوتی، خوب سمجھ لو۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ مت ڈالو تم اپنی جان کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں۔ یعنی اللہ کے راستہ میں مال صرف کرتے رہو، ایسا مت کرو کہ ہاتھ روک کر بیٹھ جاؤ اور بخل پر کمر باندھ لو۔ اس کا انجام ہلاکت اور تباہی ہوگا۔

ترکیب قوله وَلِلزِّيَادَةِ یعنی قد تکون الباءُ للزیادة۔ ترکیب مثل سابق ہوگی (تکون فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۱۲ خ]

قوله نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔ نحو قوله تعالیٰ کی ترکیب سابق میں گذر چکی ہے۔۔ ولا تلقوا (الایۃ) کی ترکیب اس طرح کرو کہ واو، عاطفہ، لا: نہی کا، تلقوا: فعل مضارع از بابِ افعال،۔ (اس کا مصدر اِلقَاء ہے۔) ضمیر بارز مرفوع متصل جمع مذکر حاضر یعنی واو مرفوع محلاً فاعل با: حرف جار، اَیدِی: مضاف، کم: ضمیر مجرور متصل جمع مذکر حاضر مجرور محلاً،

Marfat.com

مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار با مجرور ظرف لغو متعلق [اول]
ہوا لا تلقوا فعل سے، الیٰ: حرف جار، التھلکۃ: مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق
[ثانی] ہوا فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر
مقولۂ قول ہوا۔ آگے بدستور مذکور ترکیب ہوگی۔۔ [قول مضاف اپنے مضاف الیہ
اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا
مبتدا محذوف کی خبر یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ]

[**افادہ مزید**:۔ زیادتیٔ بار کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) قیاسی۔ اور (۲) سماعی۔۔

قیاسی زیادتی درج ذیل مقامات میں ہوتی ہے (۱) **ھل** استفہامیہ کے بعد مبتدا کی خبر میں۔ جیسے ھَلْ زَیْدٌ بِقَائِم۔ (۲—۳) ماشابہ بلیس اور خود لیس کی خبر میں جیسے ما زَیْدٌ بِقَائِم ۔ لَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِم —— اور سماعی زیادتی مقامات ذیل میں مسموع ہے۔ (۱) فاعل میں جیسے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں۔ (۲) مفعول بہ میں۔ جیسے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔۔ (۳) مبتدا میں جیسے بِحَسْبِکَ دِرْھَمٌ آپ کو کافی ایک درہم ہے۔ (۴) خبر میں جیسے بِحَسْبِکَ زَیْدٌ۔ (بحسبک خبر مقدم، اور زیدٌ، مبتدا مؤخر ہے۔ عند ابن مالک) زید، آپ کے لئے کافی ہے۔
(۵) مجرور میں جیسے عَنْ بِمَا بِہٖ:۔ اصل میں "عَنْ مَّا بِہٖ" ہے۔

تذییل کبھی قسم بلفظ اللہ کے موقع پر بار مقدر ہوتی ہے جیسے اَللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کذا۔ (لفظ اللہ کے جر کے ساتھ) اور غیر قسم میں بھی قلت کے ساتھ بار مقدر ہوتی ہے۔ جیسے "کیف انت" کے جواب میں خَیْرٍ (بالجر)

افادہ مزید واضح ہو کہ مصنف رح کے بیان کردہ معانی میں حصر نہیں ہے چنانچہ بادیگر معانی کے لئے بھی آتی ہے۔۔ (۱) بدل جیسے اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ یعنی بدل عملکم۔۔ تم اپنے عمل کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۲) تفدیہ۔ جیسے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ۔ یعنی اَنْتَ مُفَدًّی بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یعنی جُعِلَ ابی وامی فداک۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! (۳) تجرید جیسے۔ تَغَمَّدَہُ اللّٰہُ بِغُفْرَانِہٖ۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی مغفرت سے چھپالیں۔ ب نے تغمد کو غفران کے

Marfat.com

معنیٰ سے خالی کردیا ہے اور ستر کے معنیٰ کو باقی رکھا (۴) بمعنی عن جیسے ۔ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الکَرِیْمِ یعنی عن ربک الکریم۔ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے رب کریم سے بھول میں ڈال رکھا ہے۔ (۵) تبعیض ۔ جیسے وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِکُمْ ۔ یعنی بَعْضَ رُؤُسِکُمْ ۔ اور اپنے سروں کے کچھ حصہ پر ہاتھ پھیرو۔ (۶) استعلاء جیسے ۔ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یعنی عَلٰی قِنْطَارٍ ۔ (اے مخاطب!) اگر تم اس (اہل کتاب) کے پاس انبار کا انبار بھی مال امانت رکھ دو (تو وہ اس کو تمہارے پاس لا رکھے) (۷) غایت جیسے ۔ قد اَحْسَنَ بِیْ یعنی اَحْسَنَ اِلَیَّ ۔ خدا نے مجھ پر احسان کیا۔ ۱۲ خورشید انور گیاوی ؟

وَ اللَّامُ : (۱) لِلاِخْتِصَاصِ : نَحْوُ الْجُلُّ لِلْفَرَسِ ؛ (۲) وَ لِلزِّيَادَةِ : نَحْوُ رَدِفَ لَكُمْ أَيْ رَدِفَكُمْ ؛ (۳) وَ لِلتَّعْلِيْلِ : نَحْوُ جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ ؛ (۴) وَ لِلْقَسَمِ : نَحْوُ لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ ؛ (۵) وَ لِلْمُعَاقَبَةِ : نَحْوُ لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ ؛

ترجمہ:۔ لام : آتا ہے خصوصیت بتانے کے لئے جیسے الجلّ للفرس ۔ جھول گھوڑے کے لئے ہے ۔ اور کبھی زائد ہوتا ہے ۔ جیسے ردف لکم ۔ یعنی ردفکم ۔ فلاں شخص تمہارا ردیف (تابع) ہے ۔ اور علت بتانے کے لئے ۔ جیسے جئتك لاکرامك ۔ میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تیرا اکرام کروں ۔ اور قسم کے لئے جیسے لِلّٰه لایُؤَخَّرُ الاَجَل ۔ خدا کی قسم موت تاخیر نہیں کرتی ۔ اور انجام بتانے کے لئے ۔ جیسے لزم الشر للشقاوۃ ۔ لازم پکڑا فلاں نے بدی کو بدبختی کے انجام کے لئے ۔

تشریح قولہ و اللام للاختصاص الخ ترجمہ: لام خصوصیت بتانے کیلئے آتا ہے ۔ یعنی ما قبلِ لام کا مابعدِ لام سے ایک خاص ربط اور تعلق ہے ۔ وہ تعلق یا مِلک کا ہوگا ۔ جیسے المال لزید یعنی مال زید کی ملک ہے ۔ یا استحقاق کا تعلق ہوگا ۔ جیسے الجل للفرس ۔ جھول گھوڑے کے لئے ہے یعنی گھوڑا اس کا حقدار ہے ۔ اور گھوڑے کے مناسبِ حال ہے ! نہ یہ کہ گھوڑا جھول کا مالک ہے ۔

ترکیب:۔ اللام : مبتدا ، لام : جار ، اختصاص : مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی ۔ یہی ترکیب الجل للفرس میں چلے گی یعنی الجل:

Marfat.com

مبتدا، اور للفرس: جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا۔

قولہ و لِلزِّیَادَۃِ الخ ترجمہ: اور لام زائد بھی ہوتا ہے جیسے۔ رَدِفَ لکم یعنی رَدِفَکُمْ۔

تشریح زیادۃ کا مفہوم ابھی بیان ہو چکا ہے۔ رَدِفَ لَکُمْ، رَدِفَ کے معنی پیچھے آنے کے ہیں۔ فلاں شخص فلاں کا ردیف ہے۔ یعنی اس کا تابع ہے۔ یا اس کی سواری پر اس کے پیچھے سوار ہے۔

ترکیب و للزیادۃ: تقدیر عبارت یوں ہوئی۔ واللام للزیادۃ — ردف لکم: میں جار مجرور ظرفِ لغو متعلق رَدِفَ سے ہے۔ ای: حرف تفسیر، رَدِفَ فعل، ھو: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، کم: ضمیر منصوب متصل مفعول پھر جملہ ہو کر تفسیر۔ [مفسر تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالہ مبتدا کی خبر ہے یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ]

قولہ و لِلتَّعْلِیْلِ الخ ترجمہ اور لام علت بتانے کے لئے آتا ہے جیسے جِئْتُكَ لِاِکْرَامِكَ۔

تشریح تعلیل کے معنی مثلِ سابق ہیں۔ مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تیرا اکرام کروں — اس صورت میں اکرام مصدر کی اضافت کافِ خطاب کی طرف اضافت الی المفعول ہو گی۔ یعنی کافِ خطاب مصدر کا مفعول ہو گا اور فاعل مقدر ہو گا۔ یعنی لاکرامی ایاك۔ یاء متکلم فاعل ہوئی۔ اور ایاک مفعول ہوا — اور دوسرے معنی اس طرح ہو سکتے ہیں کہ میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تو میرا اکرام کرے۔ یہ اضافت الی الفاعل ہوئی۔ اور کافِ خطاب مصدر کا فاعل ہوا۔ اور مفعول مقدر ہو گا۔ ای لاکرامك اِیَّایَ یعنی جِئْتُكَ لِتُکْرِمَنِیْ۔

ترکیب ظاہر ہے۔ جئتُ: فعل با فاعل، کاف: مفعول، لام: جار، اکرام: مصدر مضاف، کافِ خطاب مضاف الیہ۔ (فاعل یا مفعول) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (فاعل یا مفعول) سے مل کر مجرور ہوا جار کا، پھر یہ جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

قولہ و للقسم الخ ترجمہ اور لام قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے لِلّٰہِ لَا یُؤَخَّرُ الْاَجَلُ خدا کی قسم موت تاخیر نہیں کرتی۔

Marfat.com

ترکیب :- لِلّٰہِ: جار مجرور اُقْسِمُ فعل مقدر سے متعلق ہوگا۔ اور بدستور جملہ ہو کر قسم ہوگا اور لا یُؤخر: فعل منفی، الاجل: اس کا فاعل،۔ یہ جملہ جواب قسم۔ اور جملہ قسمیہ انشائیہ ہوگا

قوله وللمعاقبة : **ترجمہ** اور لام انجام بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَۃ۔ لازم پکڑا فلاں نے بدی کو (یعنی بدی کے کاموں میں لگ گیا) بدبختی کے انجام کے لئے (یعنی اس کا انجام برا ہوا) یعنی شر اور بدی کرتے کرتے آخر بدبختی آہی گئی۔

تشریح مُعاقبت مصدر باب مفاعلة کسی کے پیچھے آنا، پس اللام للمعاقبة کا مطلب یہ ہوگا کہ مدخول لام اپنے سابق کا نتیجہ اور اس کا پیدا شدہ اثر ہے جیسے مثال مذکور میں لزوم شر کا نتیجہ بدبختی اور شقاوت ہوا۔ ـــــ ترکیب ظاہر ہے۔

[افادہ مزید واضح ہو کہ حرف لام بعض دیگر معانی کے لئے بھی آتا ہے۔ (۱) بمعنی الیٰ (غایت) جیسے بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحیٰ لَهَا: یعنی الیها، اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ (۲) بمعنی عَلیٰ (استعلاء) جیسے وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ یعنی علی الجبین اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔ (۳) بمعنی فی۔ (ظرفیت) جیسے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِی یعنی فی حَیَاتی (کیا اچھا ہوتا جو) میں کچھ آگے بھیجدیتا اپنی زندگی میں (۴) بمعنی بَعْدَ جیسے صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ یعنی بَعْدَ رُؤْیَتِهٖ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزے رکھو (۵) بمعنی عِنْدَ جیسے کُتِبَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ شَهْرِ ذِی الْحِجَّة۔ یہ تحریر ۲۵ ذی الحجہ کو لکھی گئی۔ (۶) بمعنی مِن جیسے سَمِعْتُ لَهٗ صَارِخَة یعنی مِنْهُ میں نے اس کی دادخواہی کی آواز سنی۔ (۷) تعجب۔ جیسے یَا لَلْمَاء: ہائے اکتنا پانی (۸) بمعنی تبلیغ یعنی وہ لام جو سامع پر دلالت کرنیوالے اسم کو جر دے جیسے قُلْتُ لَكَ: میں نے آپ سے کہا (۹) برائے تعدیہ۔ جیسے یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ: تاکہ بخشے وہ تم کو کچھ گناہ تمہارے۔ (۱۰) برائے نفع جیسے لَهَا مَا کَسَبَتْ: اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا۔ (۱۱) برائے استغاثہ جیسے یَا لَلّٰهِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ: بخدا ایمان والوں کی فریادرسی کیجئے۔ (۱۲) برائے تہدید جیسے: یا لَزَید لَاَقْتُلَنَّكَ زیدا میں تجھے ضرور قتل کردوں گا۔ (۱۳) برائے وقت جیسے المُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ یعنی لوقت کل صلوۃ استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے۔ (۱۴) بمعنی عَن بعد قول (برائے بُعد و مجاوزۃ) جیسے وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اور کہنے لگے

Marfat.com

منکر، ایمان والوں سے۔ (۱۵) برائے تقویت۔ یعنی فعل یا شبہ فعل کے عمل کی تقویت کے لئے۔ جیسے اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّؤْیَا تَعْبُرُوْنَ۔ اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے۔ اور اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ: یقیناً تیرا رب کر ڈالنے والا ہے جو چاہے ۱۲ خورشید انور]

وَمِنْ: وَهِيَ (۱) لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ: نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ. (۲) وَلِلتَّبْعِيْضِ: نَحْوُ أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ (۳) وَلِلتَّبْيِيْنِ: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ أَيِ الرِّجْسَ الَّذِيْ هُوَ الْأَوْثَانُ. (۴) وَلِلزِّيَادَةِ: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ

ترجمہ:۔ اور حروف جارہ میں سے مِنْ ہے اور یہ آتا ہے ابتدار غایت کے لئے جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ... آہ سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک۔۔ اور مِنْ آتا ہے تبعیض کے لئے۔ جیسے اخذت من الدراھم ...آہ لئے میں نے کچھ دراہم۔ اور مِنْ آتا ہے بیان کے لئے۔ جیسے قول باری تعالیٰ فاجتنبوا... آہ۔ آیت کا ترجمہ۔ پس بچو تم گندگی سے بتوں کے۔ یعنی گندگی سے کہ وہ گندگی خود بت ہیں۔۔ اور مِنْ آتا ہے زیادہ کے لئے جیسے قول باری تعالیٰ یغفرلکم .... آہ ترجمہ: بخشدیگا اللہ تمہارے گناہوں کو۔۔

قولہ و مِنْ: وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ.. ترجمہ: اور حروف جارہ میں سے مِنْ ہے۔ اور یہ آتا ہے ابتدارِ غایت کے لئے۔۔

تشریح غایت کے دو معنی ہیں (۱) مسافت۔ (۲) اور غرض و مقصد۔ دونوں معنی صحیح ہیں۔ یعنی کام کی ابتدا بتاتا ہے کہ فلاں مقام سے، یا فلاں وقت سے، یا فلاں حالت سے آغاز ہوا۔

ترکیب وَمِنْ: کی دو طرح ترکیب کرسکتے ہیں کہ لفظ مِن مبتدا ہو، اور منھا خبر مقدر نکالی جائے۔ یعنی من: جار، ھا: ضمیر راجع بسوئے سبعۃ عشر، یا حروف جارہ۔) مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــــ دوسری ترکیب یوں ہوگی کہ واو: عاطفہ، لفظِ مِن: مبتدا، کیونکہ

یہاں مِن اسم ہے اس حرف کا جس کے احوال بیان ہو رہے ہیں) ۔ واو: معترضہ یا عاطفہ، ھی: ضمیر راجع بسوئے مِن مبتدا، لام: جار، إبتداء: مصدر مضاف، الغایۃ: مضاف الیہ و فاعل مصدر، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر خبر مبتدا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پھر خبر ہوئی مبتدا من کی۔

نحو سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ ۔ ترجمہ: سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک۔

تشریح سیر کا آغاز بصرہ سے ہوا۔ بصرہ اور کوفہ دونوں مشہور شہر ہیں۔ ترکیب ظاہر ہے کہ دونوں ظرف لغو ہیں اور فعل سِرْتُ سے متعلق ہیں۔

قولہ و للتبعیض: **ترجمہ**: اور من آتا ہے تبعیض کے لئے۔

تشریح تبعیض کے معنیٰ جزئیت اور بعضیت بیان کرنا ہے۔ یعنی مِنْ کا ماقبل، مِنْ کے مابعد کا کوئی حصہ یا جز ہے ـــ پھر وہ شئی جو جز ہوتی ہے کہیں تو لفظوں میں مذکور ہوتی ہے۔ جیسے أَخَذْتُ شَيْئًا مِنَ الدَّرَاهِمِ اور کہیں مقدر جیسے کتاب کی مثال میں أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ: جس کا ترجمہ خود شارح نے أي بَعْضَ الدَّرَاهِمِ کے لفظ سے بتایا ہے۔ یعنی لئے میں نے کچھ دراہم۔ یعنی ماخوذ مدخولِ مِنْ دَراہم کا کچھ حصہ تھا۔

ترکیب ترکیب میں للتبعیض: جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہو گی مبتدا کی۔ جو کہ بقرینۂ مقام یا بقرینۂ عطف لفظ من ہے۔ اور مثال میں اخذت: فعل با فاعل، من الدراھم: جار مجرور مل کر مُفسَّر۔ أي: حرف تفسیر، اور بعض الدراھم: مضاف مضاف الیہ ہو کر مُفسِّر (بکسر سین) مُفسَّر مُفسِّر سے مل کر متعلق با فعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ و لِلتَّبْيِينِ الخ **ترجمہ** اور آتا ہے مِنْ بیان کے لئے ـــ (یعنی ابہام کو دور کرنے کے لئے) جیسے اس قولِ باری تعالیٰ میں فاجتنبوا . . . آہ آیت کا ترجمہ: پس بچو تم گندگی سے بتوں کے۔ یعنی گندگی سے کہ وہ گندگی خود بت ہیں ـــ (یعنی بتوں سے اور ان کی پوجا پاٹ سے بچو! کہ یہ سرتاسر گندگی ہی گندگی ہے۔ اور عقل مند ہمیشہ اپنے کو گندگی سے بچایا کرتا ہے۔)

تشریح الأَوْثان: جمع ہے وَثَنٌ کی۔ وَثَنٌ کا ترجمہ بت۔ دیکھئے، رِجس میں جو

ابہام تھا کہ وہ کونسی گندگی ہے۔ اس کو من الأوثان کہہ کر صاف کر دیا کہ یہاں بتوں کی گندگی مراد ہے۔

ترکیب ظاہر ہے البتہ فاجتنبوا (الایۃ) کی ترکیب یوں کی جائے گی کہ نحو قولہ تعالیٰ: کی ترکیب کرنے کے بعد (جو پہلے گذر چکی ہے) آگے یوں کہیں گے کہ فاء: فصیحیہ، (جو یہ بتاتی ہے کہ یہاں سے فلاں شرط مقدر ہے۔ مثلاً: اذا کان ذلک کذلک فاجتنبوا) ـ اذا: حرف شرط، کان: فعل ناقص، ذلک اس کا اسم، کذلک: خبر۔ کانَ اسم و خبر سے مل کر شرط) ـــ فاء: جزائیہ، اجتنبوا صیغۂ امر فعل با فاعل، ـــ (کہ انتم: اس میں پوشیدہ ہے) ـــ الرجس: ذوا لحال، من: جار، الاوثان: مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب حال، ذوالحال حال سے مل کر مفسَّر۔ (بالفتح۔) أی: حرف تفسیر، الرجس: موصوف، الذی: اسم موصول هو: موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر مبتدا، الاوثان: خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت سے مل کر مفسِّر ہوا مفسَّر کا۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط جزا سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

قولہ وَلِلزِّيَادَةِ: ترجمہ اور مِن آتا ہے زیادت کے لئے۔ جیسے باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ۔

تشریح یعنی کلام میں زائد ہوتا ہے کہ اس کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ اگرچہ اس کے ذکر سے بعض زائد خوبیاں حاصل ہوتی ہیں۔ نحو قولہ تعالی. یغفر لکم من ذنوبکم۔ ترجمہ بخش دے گا اللہ تمہارے گناہوں کو۔ یہ معنی مِن کے حذف کرنے کی صورت میں بھی باقی ہیں۔

ترکیب للزیادۃ: جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہے مبتدا مخذوف من کی یا ھی ضمیر مقدر کی جو راجع ہے مِن کی طرف۔ یغفر: فعل ـــ (یہ فعل مجزوم ہے، اس لئے کہ جواب ہے امر کا) ـــ ھو: ضمیر راجع بسوئے اللہ (جو قرآن میں مذکور ہے) اس کا فاعل، مِن: جار، ذنوب: مضاف، کم: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ

سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ہوا امر کا (جو اس سے پہلی آیت میں مذکور ہے)۔ اور دونوں مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو گیا۔

[افادہ مزید لفظ من کا استعمال مندرجہ ذیل معانی کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(۱) برائے تعلیل۔ جیسے۔ ع یغضی حیاءً و یغضی من مھابتہٖ یعنی من اجل مھابتہ (کبھی) شرم کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور (کبھی) اس کے خوف کی وجہ سے (۲) بدل۔ جیسے۔ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ یعنی بدل الآخرۃ۔ کیا خوش ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کے بدلے۔ (۳) مجاوزت۔ جیسے یَا وَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا یعنی مجاوزًا عن ھذا۔ ہائے کم بختی ہماری! ہم بے خبر رہے اس سے۔ (۴) استعانت۔ جیسے۔ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ وہ دیکھتے ہوں گے چھپی نگاہ سے۔ (یعنی چھپی نگاہ کی مدد سے) (۵) ظرفیت۔ جیسے۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ یعنی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن۔ (میں) (۶) بمعنی عِنْدَ جیسے لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَا اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یعنی عند اللہ۔ ہرگز کام نہ آویں گے ان کو ان کے مال، اور نہ ان کی اولاد اللہ کے سامنے کچھ۔ (۷) برائے استعلاء۔ جیسے نَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ یعنی عَلَی الْقَوْمِ۔ اور ہم نے مدد کی اس کی ان لوگوں پر۔ (۸) نسبت جیسے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی یعنی انت بالنسبۃ الیّٰ کھارون بالنسبۃ الی موسیٰ۔ تم میری نسبت ایسے ہو۔ جیسے حضرت ہارونؑ، موسیٰؑ کی بہ نسبت (۹) سببیت جیسے۔ مِمَّا خَطِیْئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا یعنی بسبب خطیئاتھم اپنے گناہوں کے سبب وہ ڈبائے گئے ۱۲ خورشید انور گیاوی]

وَ اِلٰی: (۱) لِانْتِھَاءِ الْغَایَۃِ فِی الْمَکَانِ۔ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ ؕ (۲) وَ لِلْمُصَاحَبَۃِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِکُمْ ؕ

ترجمہ:- اِلٰی: آتا ہے انتہاء مسافت کے لئے مکان میں۔ جیسے مثال سرت من البصرۃ

میں۔ چلا میں بصرہ سے کوفہ تک۔ اور الی آتا ہے مصاحبت (ساتھ لینے) کے لئے۔ جیسا باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں وَلَا تاکلوا... آہ۔ ترجمہ یہ ہے کہ مت کھاؤ تم یتیموں کے مال کو اپنے مال سے ملاکر۔

قولہ وَ اِلیٰ لِانتِہَاءِ الغَایَۃِ فِی المَکَان: یعنی: الیٰ آتا ہے انتہاء مسافت کے لئے مکان میں۔

تشریح یعنی بلحاظ مکان فعل کی آخری مسافت بتاتا ہے کہ وہ فعل جو فلاں مقام سے شروع ہوا تھا فلاں مقام پر پہنچ کر ختم ہوگیا۔ جیسے سِرتُ مِنَ البَصرَۃِ اِلَی الکُوفَۃِ میں کوفہ منتہائے سیر بنا۔

ترکیب واو: عاطفہ، لفظِ اِلیٰ: مبتدا، لام: جار، انتہاء: مصدر مضاف، الغایۃ: مضاف الیہ، فی: جار، المکان: مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے انتہاء (مصدر) کے۔ انتہاء (مصدر) مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرفِ مستقر خبر ہوئی مبتدا کی۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وَ لِلمُصَاحَبَۃِ الخ ترجمہ: اور اِلیٰ آتا ہے مصاحبت (ساتھ لینے) کے لئے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ شانہ کے اُس قول میں وَلَا تاکلوا... آہ

تشریح مصاحبت کے معنی کسی کو ساتھ لینا، دو چیزوں کو ایک دوسرے سے ملانا یہ اِلیٰ ہمیشہ بمعنی مع ہوگا۔ معیت کے معنی: ساتھ ہونا۔ یعنی مدخولِ الیٰ اور اس سے پہلی والی چیز میں فعل کی معیت رہی۔ آیت کے ترجمہ سے یہ بات پورے طور پر ذہن نشیں ہوجائے گی۔ ترجمہ یہ ہے کہ مت کھاؤ تم یتیموں کے مال کو اپنے مال سے ملاکر۔ یعنی دونوں مال ملاکر چیٹ مت کرجاؤ۔

ترکیب ظاہر ہے۔ آیت کی ترکیب یہ ہے کہ واو: عاطفہ، لَا: حرف نہی، تاکلوا: فعل با فاعل، اَموالھم: مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، الی: جار، اموال: مضاف، ضمیر کم: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار، جار مجرور مل کر مفسَّر، ای: تفسیریہ، مع: مضاف، اموال: مضاف الیہ مضاف، کم: مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مع کا۔ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسِّر ہوا مفسَّر کا۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر ظرف لغو متعلق

Marfat.com

ہوا تأکلوا فعل سے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

> وَ قَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا إِنْ كَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ؕ

ترجمہ: اور الیٰ کا مابعد کبھی داخل ہوتا ہے اس کے ماقبل کے حکم میں، اگر ہو اس کا مابعد اس کے ماقبل کی جنس سے۔ جیسا باری تعالیٰ کے اس قول میں۔ فاغسلوا۔ آہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ دھوؤ تم اپنے چہروں کو، اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ یعنی کہنیوں سمیت۔

تشریح یعنی مابعد الیٰ اگر اس کے ماقبل کا ہم جنس ہو تو اس صورت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ماقبل کا حکم اس کے مابعد پر جاری ہو اور دونوں ایک ہی حکم کے ماتحت ہوں۔ مثال درکار ہو تو یہ آیت موجود ہے۔ فاغسلوا.. الآیۃ.. (ترجمہ: دھوؤ تم اپنے چہروں کو، اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ یعنی کہنیوں سمیت۔.) اس آیت میں دھونا حکم ہے جس کا تعلق ماقبل الیٰ میں چہرہ اور ہاتھوں سے ہے۔ مگر کہنیاں از جنس ید ہیں۔ لغتِ عرب میں ید کا اطلاق پنجہ سے شروع ہو کر بازو اور بغل تک آتا ہے۔ لہٰذا بقاعدہ مذکورہ مرافق بھی حکم غسل میں ایدی کے شریک رہے۔ اور وضو میں دونوں کا دھونا لازم ہوا۔

ترکیب واو: عاطفہ، قد: حرف تحقیق — (جس میں بوجہ مضارع پر داخل ہونے کے تقلیل کے معنیٰ ملحوظ ہیں۔ یعنی کا ہے ایسا ہوگا، یہ نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرے گا) — یکون: فعل ناقص، ما: موصولہ، بعد: ظرفِ زمان مضاف، ھا: ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے الیٰ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر[ل] ضمیر راجع بسوئے ما فاعل ظرفِ مستقر۔ ظرفِ مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ ہوا

[ل] تقدیر عبارت قد یکون الذی وقع بعدھا ہے، وقع کی ضمیر ما کی طرف راجع ہے جو بمعنی الذی ہے ۱۲ س۔

Marfat.com

موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر اسم ہوا یکونُ فعل ناقص کا۔۔ دَاخِلًا: صیغہ اسم فاعل، ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے ماسابق موصولہ اس کا فاعل۔ فی: حرف جار، ما: موصولہ، قَبۡلَهَا: مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر حسب سابق ظرف مستقر ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار، جار با مجرور متعلق دَاخِلًا سے دَاخِلًا اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی۔ یکون: اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاءِ مقدم، ان: حرف شرط، کَانَ: فعل ناقص، ما بعد ھا: بدستور سابق صلہٗ موصول ہو کر اسمِ کَان۔ مِن: حرف جار، جنس: مضاف، ما: موصولہ، قبلھا مضاف مضاف الیہ ہو کر صلہٗ موصول۔ موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی کان کی، کَانَ اسم وخبر سے مل کر جملہ ہو کر شرط مؤخر ہوئی جزا کی۔۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

دوسری ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی جزاء بقرینۂ سابق مقدر مانی جائے[1]۔ اس لئے کہ جملہ متقدمہ یا عوض جزا ہے، یا مثل عوض ۔۔ اس صورت میں پہلے جملہ کو اس کی جزاءِ مقدم نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اسے جملۂ فعلیہ خبریہ کہہ کر ختم کر دینگے۔

نحو قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق [نحو: مضاف۔ قول: مصدر مضاف الیہ مضاف ہٗ، ضمیر راجع بسوئے اللہ ۔۔ (جو کہ معنًی مذکور ہے)۔۔ مضاف الیہ وفاعل قول ذوالحال، تعالیٰ: فعل ماضی معروف، ھو ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوالحال حال سے مل کر قول ہوا۔ فا: جزائیہ اغسلوا جمع مذکر حاضر، ضمیر بارز مرفوع متصل مرفوع محلًا، وجوہ: مضاف۔ کم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ۔ ایدی: مضاف۔ کم: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول بہ۔ الی: حرف جار۔ المرافق مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر۔ (جزاء۔ شرط قرآن مجید

---

[1] تقدیر عبارت یہ ہوگی ان کان ما بعدَ ھا من جنس ما قبلھا فقد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا ۱۲ س۔

Marfat.com

میں مذکور ہے یعنی اذا قمتم الی الصلوۃ۔) مقولہ ہوا قول کا۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یا خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی یا مفعول بہ ہوا اعنی فعل مقدر کا۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۱۲ خ]

وَ قَدْ لَا يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

ترجمہ :۔ اور کبھی الی کا مابعد الی کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا ہے اگر مابعد الی از جنس ماقبل الی نہ ہو۔ جیسا مثال قول باری تعالیٰ میں۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک ..

تشریح یعنی جس صورت میں مابعدِ الیٰ از جنس ماقبل نہ ہو تو وہاں مابعد کا ماقبل کے حکم سے خارج ہونا ہی ظاہر ہے اگرچہ قرآن کی بنا پر کہیں اس حالت میں بھی ۔ کہ دونوں ہم جنس نہ ہوں —— مابعدِ الیٰ ماقبلِ الی کے حکم میں داخل ہوتا ہے چنانچہ قولِ باری تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِيْٓ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى میں باوجود مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کی مسجد) اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس کی مسجد) کے غیر غیر ہونے کے حکم اسرا میں مسجد اقصیٰ مسجد حرام کے ساتھ شامل ہے۔ اور شب معراج میں بیت المقدس کی سیر اور وہاں سے آسمانوں کی سیر احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے —— اسی طرح مابعد اور ماقبل کے ہم جنس ہونے کی تقدیر پر گر قرینہ خلاف قائم ہو تو مابعدِ الی کا دخول ماقبلِ الیٰ کے ماتحت نہ ہوگا۔ بلکہ مجانست کے باوجود بھی بر بنارِ قرینۂ خلاف خروج ہوگا، نہ دخول، جیسے: قرأتُ الکتابَ اِلیٰ باب القیاس میں، باب قیاس کتاب کا جزؤ ہوتے ہوئے بھی قراءۃ سے خارج ہے۔ کیونکہ اس نے باب قیاس تک کتاب پہونچا کر چھوڑ دی۔ باب قیاس پڑھا ہی نہیں۔ ——
قولِ باری تعالیٰ میں مابعدِ الی یعنی لیل اور ماقبلِ الیٰ میں غیریت ہے۔ لہٰذا حکم تمام جو صیام سے متعلق ہو رہا ہے اس سے لیل کا کوئی تعلق نہیں۔ یعنی روزہ فقط

Marfat.com

دن دن کا ہے۔ رات کا کوئی حصہ اس میں شامل نہ ہونا چاہیئے۔

ترکیب: واو: عاطفہ، قد: حرف تحقیق، (جس میں یہاں مضارع پر داخل ہونے کے باعث تقلیل کے معنی پیدا ہوگئے۔) یکون: فعل ناقص، ما: موصولہ بمعنی الذی، بعد: مضاف، ضمیر ھا: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرفِ مستقر[1] اور اس میں ضمیر ہے جو راجع بسوئے ما ہے وہ ظرفِ مستقر کا فاعل، ظرف مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر اسم ہوا یکون فعل ناقص کا۔ داخِلاً: صیغہ اسم فاعل، ھو: ضمیر مستتر اس کا فاعل، فی: جار، ما: موصولہ، قبل: مضاف، ھا: ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرفِ مستقر، ظرف مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا داخِلاً کا۔ داخِلاً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی، یکون فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء مقدم ہوئی شرط مؤخر کی۔ ان: حرفِ شرط، لَمْ: جازم مضارع، یَکُنْ: فعلِ ناقص، مابعد ھا: حسبِ ترکیب سابق اس کا اسم۔۔ من جِنسِ مَاقبلَھَا، ظرفِ مستقر ہو کر اس کی خبر۔ یکن اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ یا اس جملہ کی جزا مقدر نکالی جاوے۔ یعنی فلا یکونُ ما بعدَ ھا داخِلاً فی مَاقبلَھا۔ اور جملہ سابق اِس تقدیر جزا کا قرینہ ہوگا۔ اس تقدیر پر اس جملہ کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر وہیں ختم کر دینا ہوگا۔ اور ان لم یکن الخ یہ مستقل جملہ ہوگا۔

قولہ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ: ثُمَّ: عاطفہ ہے جو اکثر اس غرض کے لئے لایا جاتا ہے کہ ماقبلِ ثُمَّ سے مابعدِ ثُمَّ کا زمانہ متصل نہیں ہے، بلکہ درمیان میں فاصلہ ہے۔ اَتِمُّوا: فعلِ امر، واوِ جمع اس کا فاعل، الصِّیَام مفعول بہ، اِلیٰ حرفِ جار، الیل: مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اتموا سے، اَتِمُّوا فعل فاعل مفعول بہ

---

[1] یا اس طرح کہا جائے کہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثَبَتَ فعل مقدر کا۔ ثبت فعل، ھو: ضمیر مستتر راجع بسوئے ما اس کا فاعل، فعل مقدر اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا ۱۲ منہ

Marfat.com

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا الخ۔

[افادہ مزید لفظ اِلٰی کا استعمال درج ذیل معانی میں بھی ہوتا ہے۔
(۱) بمعنی لام۔ جیسے الاَمْرُ اِلَیْکِ یعنی لَکِ۔ کام تیرے اختیار میں ہے۔ (۲) بمعنی عِنْدَ۔ جیسے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ یعنی عِنْدِی:۔ اے رب! میرے نزدیک قید زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۳) بمعنی فِی۔ جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی فی یوم القیامۃ۔ بیشک اللہ تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن (میں)]

وَحَتّٰی: (۱) لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ: نَحْوُ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ ؛ وَفِي الْمَكَانِ: نَحْوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوقِ (۲) وَلِلْمُصَاحَبَةِ: نَحْوُ قَرَأْتُ وِرْدِي حَتَّى الدُّعَاءِ اَيْ مَعَ الدُّعَاءِ

ترجمہ:۔ اور حتی آتا ہے غایت کی انتہاء بتانے کے لئے زمانہ میں۔ جیسے نِمْتُ البارحۃ۔ آہ سویا میں گذشتہ رات صبح تک۔۔ اور مکان میں۔ جیسے سرت البلد... آہ چلا میں شہر میں بازار تک۔۔ اور حتیٰ مصاحبت کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے قرأت وردی... آہ میں نے اپنا ورد یعنی وظیفہ مع دعاء کے پڑھا۔۔

تشریح یعنی لفظ حتیٰ جو کہ اپنے مدخول کو جر دیتا ہے وہ بلحاظِ زمان اور مکان مسافتِ فعل کی انتہاء بتانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے ــ یعنی فاعل کا فعل فلاں وقت تک جاری رہ کر ختم ہوا۔ یا فلاں جگہ پہنچ کر ختم ہوا ــ مثالِ اول میں عملِ نوم صبح پر ختم ہوا اور مثالِ ثانی میں سیرِ بَلَد کا عمل بازار پر ختم ہوا۔

ایک حتیٰ عاطفہ بھی ہوتا ہے، لیکن اس کے مدخول کا اِعراب معطوف علیہ کے اعراب کے مطابق ہوگا۔۔ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ حتیٰ کا مدخول معطوف علیہ کا جزءِ قوی یا جزءِ ضعیف ہونا چاہیے تاکہ حتیٰ سے معطوف کی قوت یا ضعف کا اظہار ہو اور اس طرح مابعد حتیٰ اپنے ماقبل (معطوف علیہ) کی غایت بن سکے۔۔ مثلاً یوں کہیں مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْاَنْبِيَاءُ ؛ یعنی لوگوں کا انتقال ہوا حتیٰ کہ انبیاء کا بھی۔۔ انبیاء، ناس معطوف علیہ کا فردِ اکمل اور جزءِ اعلیٰ ہیں۔۔ یعنی اور تو اور انبیاء بھی موت کے پنجہ سے محفوظ

Marfat.com

نہ رہ سکے ــــ یا یوں کہیں زَارَكَ النَّاسُ حَتَّى الْحَجَّامُوْنَ : تیری زیارت کی لوگوں نے یہاں تک کہ حجاموں نے بھی ۔۔ عرفاً حجام ناس کا فردِ ضعیف سمجھے گئے ہیں۔ یعنی آپ کی زیارت کے لئے اور تو اور حجام تک بھی حاضر ہوئے ــــ ان دونوں مثالوں میں مابعدِ حتیٰ مرفوع ہے۔ کیونکہ معطوف علیہ الناس مرفوع ہے۔

ایک حتیٰ ابتدائیہ ہوتا ہے جس کو استینافیہ بھی کہتے ہیں۔۔ اس کا مدخول ہمیشہ مرفوع ہی ہوگا۔۔ اس کا مابعد اپنے ماقبل سے کسی قسم کا اعرابی تعلق نہیں رکھتا گو بلحاظِ معنیٰ اس سے متعلق ہو۔ اسی مناسبت سے اس کو ابتدائیہ یا استینافیہ کہتے ہیں کہ حتیٰ سے ایک نیا کلام چلتا ہے جو بلحاظِ اعراب ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔۔ جیسے خَرَجَتِ النِّسَاءُ حَتّٰى هِنْدٌ خَارِجَةٌ : نکلیں عورتیں اور نکلی ہندہ ۔۔

ترکیب لفظِ حتیٰ: مبتدا، لام: جار، اِنْتِهَاءٌ: مصدر مضاف، الغایۃ: مضاف الیہ، فی: جار، الزمان: مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، و فی المکان: واو: عاطفہ فی: جار، المکان: مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر متعلق ہوا اِنْتِهَاءٌ[1] مصدر کے۔ اِنتہاء مصدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار با مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ ہر دو مثال میں ظرف زمان یعنی البارحۃ، اور ظرف مکان یعنی البلد، نِمْتُ اور سِرْتُ فعل کا مفعول فیہ ہیں۔ کیونکہ جس چیز کے اندر فعل کا وقوع ہو، وہی مفعول فیہ کہلاتا ہے۔ جیساکہ جس پر فعل واقع ہو وہ مفعول بہ ہوتا ہے۔۔

قولہ وَلِلْمُصَاحَبَةِ الخ ترجمہ اور حتیٰ مصاحبت کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے: قرأت وردی ... آہ (میں نے اپنا وِرد یعنی وظیفہ مع دعا کے پڑھا)

تشریح اس صورت میں غایت کے معنی ملحوظ نہیں ہوتے۔ صرف مابعدِ حتیٰ کی ماقبلِ حتیٰ کے ساتھ معیت مقصود ہوتی ہے۔ مثالِ مذکور میں قرأت وردی ... آہ کا مطلب اتنا ہی ہے کہ وِرد یعنی وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔ اس سے بحث نہیں کہ فعل قراۃ ممتد ہو کر دعا پر ختم ہوا۔۔

---

[1] احقر کے ناقص خیال میں معطوف علیہ کو معطوف سے ملا کر ظرف مستقر بنا کر یعنی الکائنۃ سے متعلق کر کے الغایۃ کی صفت بنانا بہتر ہے ۱۲ سعید احمد پالنپوری۔

ترکیب :۔ و للمصاحبة : واو، عاطفہ۔ لام، جار۔ مصاحبة، مجرور، جار با مجرور ظرفِ مستقر ہو کر خبر ہوئی مبتدائے محذوف حتی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

نحو قرأت وردی حتی الدعاء، ای مع الدعاء۔ نحو: مضاف، قرأت فعل با فاعل۔ وِرْد: مضاف۔ ی: ضمیر متکلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ قرأت کا۔ حتی: جار برائے مصاحبت۔ الدعاء: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسَّر۔ ای، حرف تفسیر۔ مع: مضاف۔ الدعاء: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر قرأتُ سے متعلق۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

> وَ مَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا[1]: نَحْوُ أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَاسِهَا ؛ وَ قَدْ لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْهِ، نَحْوُ الْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ ؛
>
> وَ هِيَ: مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ، بِخِلَافِ اِلٰى ، فَلَا يُقَالُ حَتَّاهُ وَ يُقَالُ اِلَيْهِ ؛

ترجمہ :۔ اور حتی کا مابعد کبھی ماقبل کے حکم میں شامل ہوتا ہے۔ مثلاً اکلت السمکة... آہ میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی کھالیا۔ اور کبھی نہیں ہوتا جیسا کہ مثال مذکور (نمت البارحة حتی الصباح) میں۔۔ اور حتی اسم ظاہر کے ساتھ مختص ہے، برخلاف اِلیٰ کے۔ حتاہ نہیں بولا جائے گا۔ لیکن الیہ بولا جاتا ہے۔

تشریح مصنفؒ نے ہر دو مثال کے ذریعہ حتی اور الیٰ کے فرق پر تنبیہ کی ہے کہ حتی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مجرور اپنے ماقبل کا یا تو بالکل آخری حصہ ہوگا۔ جیسے سر مچھلی کا جز ہے اور جانب راس میں راس کے بعد کوئی اور جز نہیں ہے، بلکہ یہی آخری جز ہے۔ یا اس کے آخری حصہ سے اتصال ہوگا۔ جیسے مثال دوم میں صباح، بارحة کا جزو تو نہیں ہے مگر اس کے آخری جز یعنی صبح کاذب سے اس کا

---

[1] ماقبلها میں ضمیر حتیٰ کی طرف راجع ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام حروف مؤنث ہیں ۱۲ منہ

اتصال اور تلاقی ہے کہ اِدھر صبح کاذب ختم ہوئی اُدھر صبح صادق کا ظہور ہوا۔ صورتِ اولیٰ میں دخول ہوگا اور صورت ثانیہ میں خروج —— برخلاف اِلیٰ کے، کہ اس کے استعمال کے لئے اس کے مجرور میں ایسی کوئی شرط نہیں۔ دیکھئے نمت البارحة اِلیٰ نِصْفِهَا یا اِلیٰ ثُلُثِهَا کہنا درست ہے کہ میں گذشتہ آدھی یا تہائی رات تک سویا لیکن حَتّٰی نِصْفِهَا کہنا غلط ہوگا۔ کیونکہ رات کا نصف یا ثلث رات کا جزؤ آخر نہیں ہے —— دوسرا فرق وہ ہے جس کو وَهِیَ مُخْتَصَّةٌ" الخ سے بیان کیا گیا ہے کہ حتیٰ اسم ظاہر کے ساتھ مختص ہے۔ یعنی حتی کا مدخول لامحالہ اسم ظاہر ہی ہو سکتا ہے۔ برخلاف اِلیٰ کے کہ وہ اسم ظاہر اور ضمائر دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ حَتّاہ —— باضافتِ[1] حتیٰ الی الضمیر —— نہیں بولا جائے گا۔ لیکن الیہ —— باضافتِ الی الی الضمیر —— بولا جاتا ہے۔

ترکیب: وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِیْ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا۔ واو: عاطفہ۔ ما: موصولہ۔ بَعْدَ: ظرفِ زمان مضاف۔ هَا: ضمیر مجرور متصل راجع حتیٰ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فعلِ محذوف وَقَعَ کا ظرف ہو کر صلہ۔ موصول باصلہ مبتدا۔ قد: برائے تقلیل۔ یکون: فعل ناقص، ضمیر ھو مستتر راجع ما کی طرف اس کا اسم۔ دَاخِلًا: اسم فاعل۔ ضمیر ھو مستتر اس کا فاعل۔ فی: جار، حکم: مضاف۔ ما قبلها: بشرح سابق مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور دَاخِلًا سے متعلق۔ دَاخِلًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یکون کی خبر۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ قَدْ لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْهِ حسب ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَاْسِهَا: نَحْوُ مضاف۔ اکلت فعل بافاعل۔ السمکة: مفعول بہ۔ حَتّٰی: جار۔ رَاسِهَا: مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرفِ لغو متعلق اکلت سے۔ اکلت جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

---

[1] اضافت معنی لغوی یعنی محض اسناد کے معنی میں ہے۔ اصطلاحی معنی مراد نہیں ہیں ۱۲ خورشید انور۔

Marfat.com

مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَقَدْ لَا یَکُوْنُ دَاخِلًا فِیْہِ۔ ترکیب گذر چکی ہے۔ نحو المثال المذکور:۔ نحو مضاف۔ المثال موصوف۔ المذکور صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَھِیَ مُخْتَصَّۃٌ بِالْاِسْمِ الظَّاھِرِ بِخِلَافِ اِلٰی۔ واو عاطفہ۔ ھِیَ مبتدا۔ مختصۃ اسم مفعول۔ ھی: ضمیر مستتر راجع حتی کی طرف ذوالحال۔ باء: جار۔ الاِسْمِ موصوف۔ الظاھِرِ صفت۔ موصوف باصفت مجرور۔ جار مجرور متعلق مُخْتَصَّۃٌ سے۔ باء جار۔ خلاف: مصدر مضاف، لفظِ الیٰ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متلبسۃ سے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مختصۃ کا نائبِ فاعل۔ مختصۃ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔ فَلَا یُقَالُ حَتَّاہُ وَیُقَالُ اِلَیْہِ:۔ فاء فصیحیہ (جزائیہ) لایقالُ: مضارع مجہول منفی۔ لفظِ حتاہ نائبِ فاعل۔ لایقال جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ یقال مضارع مجہول۔ لفظِ الیہ نائب فاعل، یقال نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرطِ محذوف کی جزا۔ یعنی اذا کان ذلک کذلک۔

[افادہ مزید حتی درج ذیل معانی کے لئے بھی آتا ہے۔

(۱)۔ بمعنیٰ اِلَّا۔ جیسے سَقَی الْحَیَا الْاَرْضَ حَتّٰی اَمْکُنٍ عُزِیَتْ لَھُمْ. فَلَا زَالَ عَنْھَا الْخَیْرُ مَحْدُوْدًا (شاعر دشمن قوم کی زمین کیلئے بددعا کرتے ہوئے کہتا ہے) سیراب کرے بارش تمام زمینوں کو، سوائے ان زمینوں کے جو ان کی طرف منسوب ہیں، اس زمین سے تو بارش ہمیشہ رکی ہی رہے۔ (۲) بمعنی کی۔ جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی ادخل الجنۃَ یعنی کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں نے اسلام قبول کیا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)۔]

وَعَلٰی: (۱) لِلْاِسْتِعْلَاءِ: نَحْوُ زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ ؛ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ ؛ (۲) وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنَی الْبَاءِ: نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَیْہِ بِمَعْنٰی مَرَرْتُ بِہٖ، (۳) وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنٰی فِیْ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ أَيْ فِي سَفَرٍ ؛

ترجمہ: اور علی آتا ہے بلندی کے حصول کو بتانے کے لئے۔ جیسے زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ ؛ زید چھت پر قائم ہے اور عَلَيْهِ دَيْنٌ ؛ زید پر قرضہ سوار ہے۔۔ اور کبھی بار کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ عَلَيْهِ، مَرَرْتُ بِهٖ کے معنی میں ہے یعنی گذرا میں اس کے قریب سے۔۔ اور کبھی فی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے باری تعالیٰ کے اس قول میں وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ بمعنی فی سَفَرٍ۔ یعنی اگر تم سفر میں ہو۔۔

تشریح استعلاء: مصدر ہے استفعال کا بمعنی طلبِ علو۔ یعنی علی جارہ یہ بتاتا ہے کہ مدخولِ علیٰ پر ماقبلِ علی کو علو اور بلندی حاصل ہے ـــ یہ علو کہیں تو حقیقی اور واقعی ہوتا ہے۔ چنانچہ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ میں۔ یعنی زید چھت پر قائم ہے۔ چھت پر زید کا چڑھاؤ ایک واقعی اور کھلی ہوئی بات ہے جو نظر میں آرہی ہے ـــ اور کہیں بطور مجاز اس کو عالی ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے عَلَيْهِ دَيْنٌ میں۔ دین یعنی قرضہ کا علو مدیون پر۔ کیونکہ ظاہر میں تو مقروض پر قرضہ سوار نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ قرضہ مدیون کی گردن پر ایک بڑا بار ہوتا ہے۔ اس لئے اہل زبان قرضہ کا علو اور دباؤ بتانے کے موقعہ پر لفظِ علیٰ کا استعمال کر دیتے ہیں ـــ عَلَيْهِ دَيْنٌ میں ضمیر بسوئے زید راجع ہے جو مثالِ سابق میں مذکور ہے۔۔ یعنی زید پر قرضہ سوار ہے۔۔

ترکیب: وعلی للاستعلاء۔ واو، عاطفہ یا مستانفہ۔ لفظ علیٰ مبتدا۔ للاستعلاء جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ نحوُ زید علی السطح، و علیہ دین ؛ نحو مضاف۔ زید، مبتدا۔ علی: جار۔ السطح: مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ علیٰ: جار۔ ہٖ: ضمیر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ دین: مبتدا موخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قولہ وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنَى الْبَاءِ الخ یعنی لفظِ علیٰ کبھی بار کے معنی میں آتا ہے

Marfat.com

اور الصاق کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ عَلَیْہِ :۔ — (گذرا میں اس پر) —
بمعنی مَرَرْتُ بِہٖ ہے

ترکیب :۔ وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنَی الْبَاءِ واو عاطفہ۔ قد برائے تقلیل۔ تکون فعل ناقص، ھِیَ ضمیر مستتر راجع علی کی طرف اس کا اسم۔ با جار۔ معنیٰ مضاف۔ الباء مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر تکون کی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحو مررت علیہ بمعنی مررت بہ :۔ نحو مضاف۔ لفظِ مررت علیہ ذوالحال۔ با جار، لفظِ معنی مررت بہ مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔ —— یہ اجمالی ترکیب لفظی اعتبار سے ہے۔ اور تفصیلی ترکیب معنوی اعتبار سے یوں کریں گے کہ نحو مضاف۔ مررت فعل با فاعل۔ علیٰ بمعنیٰ باء برائے الصاق جار۔ ہٗ ضمیر مجرور متصل مجرور۔ جار مجرور متعلق مررت سے۔ مررت فعل با فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ذوالحال۔ با جار۔ معنیٰ مضاف مررت، فعل با فاعل۔ با جار۔ ہٗ مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قولہ وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنیٰ فِیْ الخ یعنی ان کنتم عَلیٰ سَفَرٍ میں علیٰ بمعنی فی ہے یعنی اگر تم سفر میں ہو۔ مگر لفظِ عَلیٰ کی تعبیر میں ایک خاص نکتہ ملحوظ ہے وہ یہ کہ سفر کوئی اصلی اور پائدار حالت نہیں ہوتی جس میں قرار اور اطمینان کی صورت نظر آئے، وہ تو ایک مجبوری کا حال ہوتا ہے۔ جسے انسان بضرورت اختیار کرتا ہے۔ اور اختتامِ ضرورت پر عود الی الوطن کی جلدی کرتا ہے۔ لہٰذا مسافرت کا قیام بس ایسا سمجھو جیسے راستہ چلنے والے کے لئے سواری کی پشت پر تھوڑے زمانہ کا قیام ہے۔ گویا مسافر جب تک مسافر ہے وہ مَرْکَبِ سفر کی پشت پر چل پھر رہا ہے۔ یہ خوبی فی سَفَرٍ کے لفظ میں کہاں ؟

اسی طرح مَرَرْتُ عَلَيْهِ میں علامہ رضی کے بیان کے مطابق علو کے معنی ملحوظ ہیں یعنی زید پر (مثلاً) میرا مرور اوپر کی جانب سے ہوا۔

ترکیب:- و قد تکون بمعنی فی ؛ اس کی ترکیب بعینہ و قد تکون بمعنی الباء کی طرح ہوگی۔ نحو قولہ تعالیٰ کی ترکیب بارہا گذر چکی ہے۔ قولہ ان کنتم علی سفر ای فی سفر۔ إن حرف شرط۔ کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز مرفوع متصل اس کا اسم۔ علی جار۔ سفر مجرور۔ جار مجرور مفسَّر۔ ای حرف تفسیر فی جار۔ سفر مجرور۔ جار مجرور مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (اس کی جزا فَرِهٰنٌ مقبوضۃ ؛ قرآن شریف میں ہے) پھر شرط و جزا مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

[افادۂ مزید] لفظ علی کی دو قسمیں ہیں۔ اسمی۔ اور حرفی۔ اسمی فوق کے معنی میں ہوتا ہے جبکہ اس پر مِن داخل ہوتا ہے۔ جیسے مررت مِنْ علیہ۔ یعنی فوقَهٗ۔ میں اس کے اوپر کی جانب سے گذرا۔ اور حرفی آٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ تین معنی مصنف نے بیان کئے ہیں باقی معانی درج ذیل ہیں۔

(۱) معاجبت۔ جیسے وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ یعنی مَعَ حُبِّهٖ (اور دیا مال اس کی محبت کے باوجود) (۲) تعلیل۔ جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰاکُمْ یعنی لِاَجْلِ هِدَایَتِهٖ اِیَّاکُمْ۔ (اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس کے ہدایت دینے کی وجہ سے تم کو) (۳) بمعنی عن۔ جیسے اِذَا رَضِیَتْ عَلَیَّ بَنُوْ قُشَیْرٍ۔ یعنی رَضِیَتْ عَنِّیْ (جب بنو قشیر مجھ سے راضی ہو جائیں) (۴) بمعنی من جیسے اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ یعنی مِنَ النَّاسِ (جب ناپ کر لیں لوگوں سے تو پورا بھر لیں) (۵) برائے اضراب: یعنی کلام سابق سے اعراض کرنے کے لئے جیسے۔

بِکُلٍّ تَدَاوَیْنَا فَلَمْ یَشْفِ مَا بِنَا ۔۔۔ عَلٰی اَنَّ قُرْبَ الدَّارِ خَیْرٌ مِّنَ الْبُعْدِ

عَلٰی اَنَّ قُرْبَ الدَّارِ لَیْسَ بِنَافِعٍ ۔۔۔ اِذَا کَانَ مَنْ تَهْوَاهُ لَیْسَ بِذِیْ وُدٍّ

ترجمہ (۱) ہم نے ہر علاج کر لیا مگر ہماری بیماری کو شفا نصیب نہیں ہوئی ؛ البتہ دار حبیب کی نزدیکی بہتر ہے دوری سے (یعنی اس سے شفا کی امید ہے) (۲) مگر دار حبیب کی

Marfat.com

نزدیکی بھی نافع نہیں ہے :: جب کہ تیرا محبوب محبت کرنے والا نہ ہو۔

وَعَنْ (۱) لِلْبُعْدِ وَ الْمُجَاوَزَةِ: نَحْوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ

ترجمہ:۔ عَنْ استعمال ہوتا ہے معنی بُعد اور مجاوزہ کے لئے۔ جیسے رَمَيْتُ السهم عن القوس :: پھینکا میں نے تیر کو کمان سے۔

تشریح یعنی عن یہ بتاتا ہے کہ اس کا ماقبل اس کے مابعد سے تجاوز کر گیا اور دور ہو گیا۔ رمیت السهم عن القوس میں یہ بتایا کہ تیر کمان سے نکل گیا اور دور ہو گیا۔ جس کا سبب رمی یعنی تیر پھینکنا ہے ـــــ اس مقام پر مجاوزت میں شرکت کے معنی مراد نہیں۔ بلکہ مطلق بُعد کے معنی میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ اسی لئے مجاوزت کے ساتھ لفظ بُعد کا اضافہ کیا گیا۔

ترکیب: و عن للبعد و المجاوزة۔ اس کی ترکیب بعینہ وعلیٰ للاستعلاء کی طرح ہے۔ نحو رمیت السهم عن القوس۔ نحو: مضاف۔ رمیت: فعل با فاعل۔ السهم: مفعول بہ۔ عن: حرف جار۔ القوس: مجرور۔ جار مجرور رمیت سے متعلق۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

افادہ مزید لفظ عن کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدریہ (۲) اسمیہ (۳) جارّہ۔ (۱) عن مصدریہ جیسے۔ اَعْجَبَنِیْ عَنْ تَفْعَلَ (اَنْ تَفْعَلَ کی جگہ) یہ صرف بنو تمیم کی لغت ہے۔ اسی لئے اس کو عنعنہ بنو تمیم کہتے ہیں۔ (۲) عن اسمیہ، جانب اور طرف کے معنی میں ہوتا ہے ـــــ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ عَن پر مِن جارّہ داخل ہوتا ہے جیسے۔ جِئْتُ مِنْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔ یعنی مِنْ جَانِبِ يَمِيْنِكَ۔ میں آپ کے دائیں جانب سے آیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عن پر علیٰ جارّہ آتا ہے جیسے ع عَلٰى عَنْ يَمِيْنِيْ مَرَّتِ الطَّيْرُ سُنَّحًا (۳) جارّہ آٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ مصنفؒ نے صرف ایک معنی بیان فرمائے ہیں۔ باقی سات معانی درج ذیل ہیں۔

(۱) بدل جیسے وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ یعنی بَدَلَ نَفْسٍ

Marfat.com

(اور ڈرو! اس دن سے کہ کام نہ آوے گا کوئی نفس کسی نفس کے بدلے) (۲) استعلاء، جیسے فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ. یعنی عَلٰى نَفْسِهِ. (سو اس کے بخل کا وبال اس کو پہنچے گا) (۳) تعلیل. جیسے وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ یعنی لِأَجْلِ قَوْلِكَ (اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے کہنے کی وجہ سے) (۴) استعانت. جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عن القوس. یعنی بالقوس (چلایا میں نے تیر کمان کی مدد سے) (۵) بمعنی بَعْد. جیسے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ. یعنی حالۃً بَعْدَ حَالَةٍ (تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کو پہنچنا ہے) (۶) بمعنی مِنْ جیسے وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ یعنی من عِبَادِهٖ (اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی) (۷) زائدہ۔ اس جگہ ہوتا ہے جہاں عن کو موصول کے شروع سے حذف کریں اور اس کے بعد میں زیادہ کریں. جیسے فَهَلَّا الَّتِيْ عَنْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ تَدْفَعُ (پس کیوں نہیں مدافعت کرتا تو اس محبوبہ کی جانب سے جو تیرے دونوں پہلو کے درمیان ہے) اصل میں فھلا تدفع عن التی بین جنبیک ہے.]

> وَفِيْ: (۱) لِلظَّرْفِيَّةِ: نَحْوُ الْمَالُ فِي الْكِيْسِ ۞ و نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ ۞ (۲) وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ: نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۞

ترجمہ: فی ظرفیت بتانے کے لئے آتا ہے. جیسے المال فی الکیس ۞ مال تھیلی میں ہے. اور نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ ۞ نظر کی میں نے کتاب میں۔ اور کبھی استعلاء کے موقع پر بھی مستعمل ہوتا ہے.. جیسا باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۞ آیت کا ترجمہ: اور ضرور سولی دوں گا میں تم کو کھجور کے درختوں کے تنوں پر۔

قولہ وَفِيْ لِلظَّرْفِيَّةِ الخ ترجمہ: فی ظرفیت بتانے کے لئے آتا ہے۔

تشریح یعنی مابعد فی اپنے ماقبل کا ظرف ہے. یہ ظرفیت کہیں تو حقیقی ہوتی ہے یعنی مابعد کا ظرفِ ماقبل ہونا محسوس اور مشاہد ہوتا ہے. مثال اول میں کیسہ یعنی تھیلی ___ میں مال کا ہونا یہ ایک محسوس حقیقت ہے. اور کہیں غیر محسوس قسم کی ظرفیت ہوتی ہے. جس کو حکمی ظرفیت کہتے ہیں. مثال ثانی میں کتاب ظرفِ نظر ہے مگر نظر

Marfat.com

کا کتاب میں رکھا ہونا مشاہدہ سے باہر ہے۔

ترکیب: و فی للظرفیۃ۔ اس کی ترکیب بعینہ و علیٰ للاستعلاء کی طرح ہے۔
نحو المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب۔ نحو مضاف۔ المال مبتدا۔ فی جار۔ الکیس مجرور، جار با مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ، نظرت فعل با فاعل۔ فی جار۔ الکتاب مجرور۔ جار مجرور متعلق نظرت سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قولہ و لِلاِستِعلاء الخ ترجمہ: کبھی کبھی فی استعلار کے موقع پر بھی مستعمل ہوتا ہے

تشریح مثال مذکور میں فی بمعنی علیٰ ہے۔ کیونکہ صلیب (یعنی سولی) پر لٹکایا جاتا ہے۔ جذوع نخل کو مصلوب کا ظرف نہیں بنایا جاتا۔ ظرف میں مظروف کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہاں اس کا عکس ہے۔ آیت کا ترجمہ: اور ضرور سولی دوں گا تم کو درختہائے خرما کے تنوں پر۔ جُذُوعٌ: جِذعٌ کی جمع ہے۔ جذع درخت کے تنے یعنی جڑ ونڈے کو کہتے ہیں۔

ترکیب و للاستعلاء۔ واو عاطفہ۔ لام جار۔ اِستعلاء مصدر استفعال مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدائے محذوف ھی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ــــ دوسری ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ للظرفیۃ جار مجرور معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ لِلاستِعلاء جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہو کر خبر ہوئی آتی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو قولہ تعالیٰ، وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ ﴿ نحو مضاف۔ قولہ تعالیٰ، حسبِ ترکیب سابق قول۔ واو عاطفہ۔ لَأُصَلِّبَنَّ فعل مضارع معروف واحد متکلم بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ کم ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فی جار۔ جذوع مضاف۔ النخل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق أُصَلِّبَنَّ سے۔ فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مقول سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

Marfat.com

[افادۂ مزید:۔ حرفِ فی کا استعمال درج ذیل معانی کے لئے بھی ہوتا ہے۔ (۱) مصاحبت جیسے۔ اُدْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ یعنی مع اُمَمٍ (داخل ہو جاؤ تم امتوں کے ساتھ) (۲) تعلیل جیسے اِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا۔ یعنی لِاَجْلِ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا (یقیناً ایک عورت جہنم میں داخل ہوئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے باندھ رکھا تھا) (۳) بمعنی إِلیٰ۔ جیسے فَرَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ؛ یعنی اِلیٰ اَفْوَاهِهِمْ (پھر لوٹائے انھوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف) (۴) زائدہ۔ جیسے اِرْکَبُوْا فِیْهَا۔ یعنی اِرْکَبُوْهَا۔ (سوار ہو جاؤ تم کشتی میں) (رَکِبَ: صلۂ فی کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔)]

وَالْکَافُ: (۱) لِلتَّشْبِیْهِ: نَحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ؛ (۲) وَقَدْ تَکُوْنُ زَائِدَةً: نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ: لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ؛

ترجمہ:۔ اور کاف تشبیہ کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ کَالْاَسَدِ؛ زید شیر جیسا ہے اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کے اس قول میں لیس کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اللہ کے مانند کوئی چیز نہیں ہے۔

قولہ و الکاف للتشبیہ؛ ترجمہ۔ کاف میں تشبیہ کے معنی ہوتے ہیں۔

تشریح یعنی ایک چیز کی دوسری چیز کے ساتھ کسی خاص معاملہ میں مشارکت اور مماثلت بتانے کی غرض سے بین الشیئین کاف کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ؛ زید شیر جیسا ہے۔ یعنی بہادری میں زید شیر کے مشابہ ہے۔

ترکیب:۔ والکاف للتشبیہ:۔ واو عاطفہ، یا مستانفہ۔ الکاف مبتدا۔ لام جار۔ التشبیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو زید کالاسد:۔ نحو مضاف۔ زید مبتدا۔ کاف حرف جار۔ الاسد مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قولہ: وَقَدْ تَکُوْنُ زَائِدَةً؛ ترجمہ: اور کبھی کاف زائد ہوتا ہے۔

تشریح یعنی کبھی محض تحسینِ کلام یا تاکید کی خاطر کاف لے آتے ہیں۔ تشبیہ مقصود نہیں ہوتی۔ دیکھئے آیت میں خداوند کریم کے ساتھ دوسری تمام چیزوں کی مماثلت کی نفی ہو رہی ہے

اور یہی مقصود ہے۔ لیکن اگر یہ کاف زائدہ نہ ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ مثلِ خدا سے مماثلت اشیاء کی نفی کی جا رہی ہے۔ خود خداوند کریم سے نہیں۔ اور خداوند عالم کے مثل سے دیگر اشیاء کی مشابہت کی نفی میں، خداوند عالم کے لئے مثل کا ہونا تسلیم ہو رہا ہے جو باطل ہے۔

ترکیب وقد تکون زائدۃً:۔ واو عاطفہ یا مستانفہ۔ قَدْ برائے تقلیل۔ تکون فعل مضارع ناقص۔ ھی ضمیر مستتر راجع الکاف کی طرف اس کا اسم۔ زائدۃً اسم فاعل۔ ھی ضمیر مستتر راجع الکاف کی طرف فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر تکون کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نحو قولہ تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ:۔ نحو قولہ تعالیٰ کی ترکیب معلوم ہے۔ لیس فعل ناقص۔ کاف جار (لفظاً، زائد معنیً) مثل مضاف۔ ہٗ ضمیر راجع اللہ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ شیءٌ اسم مؤخر۔ لیس فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

[**افادۂ مزید** لفظِ کاف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسمی۔ اور (۲) حرفی ــ کاف اسمی، مثل کے معنی میں ہوتا ہے اور اپنے مدخول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اس کی علامت حرف جار کا داخل ہونا ہے۔ جیسے یَضْحَکْنَ عَنْ کَالْبَرَدِ الْمُنْھَمِّ[۱] (ہنستی ہیں وہ محبوبہ پگھلے ہوئے اولوں جیسے دانتوں سے) کاف حرفی چھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ مصنف نے دو معنیٰ بیان کئے ہیں۔ باقی چار معانی یہ ہیں۔ (۱) تعلیل۔ جیسے وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدَاکُمْ: یعنی لاجل ھدایتکم۔ (اور یاد کرو تم اللہ کو اس سبب سے کہ اس نے تم کو راہ دکھائی) (۲) بمعنی لعلّ۔ جیسے لا تَشْتِمِ النَّاسَ کَمَا لَا تُشْتَمْ۔ یعنی لَعَلَّکَ لَا تُشْتَمْ (لوگوں کو گالیاں مت دو، امید ہے کہ تمہیں بھی نہ دی جائیں گی!) (۳) استعلاء جیسے کیف اَصْبَحْتَ؟ یا کیف انت؟ کے جواب میں کخیر کہنا یعنی عَلٰی خَیْرٍ (بسلامت) (۴) دو فعلوں کو نزدیک کرنے کے لئے جیسے اٰتِیْکَ کَمَا طَلَعَ الشَّمْسُ (میں آپ کے پاس آؤں گا جوں ہی سورج طلوع ہوگا)]

---

[۱] انھم البرد: پگھلنا۔ گھلنا (مادہ ھ م م) ۱۲

وَمُذْ وَمُنْذُ: (۱) لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ: نَحْوُ مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. أَيْ إِبْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ إِيَّاهُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْآنِ: (۲) وَقَدْ تَكُوْنَانِ بِمَعْنٰى جَمِيْعِ الْمُدَّةِ: نَحْوُ مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ أَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ أَيْ جَمِيْعُ مُدَّةِ انْقِطَاعِ رُؤْيَتِيْ إِيَّاهُ يَوْمَانِ

ترجمہ:۔ اور مُذ اور مُنذ زمان ماضی میں فعل کی ابتداءِ غایت بتاتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ ..... آہ۔ میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہوئی ہے جو اب تک جاری ہے، اور کبھی یہ دونوں مجموعی مدت بتانے کے موقعہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ۔ .... آہ یعنی دو دن ہوئے ہیں کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ یعنی انقطاع رویت کی کل مدت دو دن ہیں۔

تشریح مُذ اور منذ زمان ماضی میں فعل کی ابتداءِ غایت بتاتے ہیں۔ ــــ یعنی اتنی مدت سے یہ فعل نہیں ہوا۔ مثال مذکور میں مَا رَأَيْتُهُ ... آہ۔ میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہوئی ہے جو اب تک جاری ہے۔

ترکیب: ومذ و منذ. لابتداء الغاية فى الزمان الماضى.۔ واؤ عاطفہ لفظ مذ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ منذ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ ابتداء مصدر مضاف۔ الغاية مضاف الیہ موصوف۔ فى جار۔ الزمان موصوف۔ الماضى صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــ نحو. ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة۔ اى ابتداء عدم رويتى اياه كان يوم الجمعة الى الآن: نحو مضاف۔ ما نافیہ۔ رأيت فعل با فاعل۔ ہ ضمیر

Marfat.com

مفعول بہ۔ مذ: حرف جار۔ یوم: مضاف۔ الجمعۃ: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ۔ أو حرف عطف۔ منذ یوم الجمعۃ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق رأیت سے۔ رأیت فعل فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسّر۔ ای حرف تفسیر ابتداء: مصدر مضاف۔ عدم: (فاعلِ ابتدا) مضاف الیہ مضاف۔ رُویت (فاعلِ عدم) مضاف الیہ مضاف۔ ی: ضمیر متکلم (فاعلِ رویت) مضاف الیہ۔ ایاہ ضمیر منصوب مفعول بہ۔ رویت مضاف: اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عدم کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابتداء کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ کان: فعل ناقص۔ ھو ضمیر مستتر راجع ابتدا کی طرف اس کا اسم۔ یوم: مضاف۔ الجمعۃ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ الی: حرفِ جار۔ الآن: مجرور۔ جار مجرور متعلق کان سے۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قولہ وَقَدْ تَكُوْنَانِ بِمَعْنٰى جَمِيْعِ الْمُدَّةِ الخ۔ یہ دونوں کبھی مجموعی مدت بتانے کے موقعہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے ما رأیتہ مذ یومین۔ یعنی دو دن ہوئے ہیں کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ یعنی انقطاع رویت کی کل مدت دو دن ہیں [مثال مذکور] اِنْقِطَاعُ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ میں اِنْقِطَاع: مصدر کی اضافت رویت کی جانب اضافت الی الفاعل ہے۔ یعنی رُؤْيَتِيْ: محلًا مرفوع ہے۔ اور مصدر انقطاع کا فاعل ہے۔ اسی طرح رُؤْيت: کی اضافت یارِ متکلم کی جانب اضافت الی الفاعل ہو رہی ہے۔ اِيَّاهُ: مضاف مضاف الیہ ہو کر انقطاع مصدر کا مفعول ہے۔

ترکیب: وقد تکونان بمعنی جمیع المدۃ:۔ واؤ عاطفہ یا مستانفہ۔ قد برائے تقلیل۔ تکونان فعل مضارع ناقص۔ ھُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب راجع مذ اور منذ کی طرف اس کا اسم۔ با جار۔ معنی مضاف۔ جمیع مضاف الیہ مضاف۔ المدۃ: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی کا۔

Marfat.com

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نحو ما رأيته مذ يومين او منذ يومين اى جميع مدة انقطاع رؤيتي اياه يومان:۔ نحو: مضاف۔ ما: نافیہ، رأیت۔ فعل با فاعل۔ ہ: ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ مذ: حرفِ جار۔ یومین: مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ۔ او: حرفِ عطف۔ منذ یومین: جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق رأیت سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ ای: حرف تفسیر جمیع مدة انقطاع رؤيتي اياه حسب ترکیب مذکور مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ یومان: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

> وَرُبَّ: (۱) لِلتَّقْلِيْلِ، وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا إِلَّا نَكِرَةً مَوْصُوْفَةً، وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَلَّقُهُ إِلَّا فِعْلًا مَاضِيًا. نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ

ترجمہ:۔ اور رُبَّ قلت تعلق کو بتاتا ہے۔ اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوگا۔ اور اس کا متعلق ہمیشہ فعل ماضی ہوگا۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ: کریم آدمی سے بہت کم ملاقات ہوئی۔

تشریح رُبَّ اپنے مدخول کے ساتھ اپنے متعلق کا ــــ جو ہمیشہ یا علی سبیل الکثرۃ فعل ماضی ہی ہوتا ہے خواہ لفظوں میں مذکور رہو، یا مقدر ــــ قلت تعلق بتاتا ہے۔ اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوگا اور کوئی شئی نہیں۔ ــــ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ: کریم آدمی سے بہت کم ملاقات ہوئی ہے ــــ متکلم یہ کہہ رہا ہے کہ بھلے آدمی سے میری ملاقات کا تعلق بہت کم رہا ہے [مثال مذکور میں] رَجُلٍ کریم: نکرہ موصوفہ ہے، جو رُبَّ کا مجرور ہے۔ اور لَقِيْتُهٗ: فعل ماضی متکلم ہے جس سے رُبَّ جارّہ متعلق ہو رہا ہے، مگر یہ تعلق صرف معنوی ہوگا، لفظی نہ ہوگا۔ ہٗ: ضمیر (راجع بسوے رجل کریم) فعل کا مفعول ہے۔

Marfat.com

ترکیب:۔ و ربَّ للتقلیل۔ اس کی ترکیب بعینہٖ و علیٰ للاستعلاء کی طرح ہے۔۔ ولا یکون مجرورھا الا نکرۃ موصوفۃ" واوٗ: عاطفہ۔ لا: نافیہ یکون: فعل مضارع ناقص۔ مجرور: مضاف۔ ھا: ضمیر مجرور متصل راجع ربَّ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ اِلّا، حرف استثناء۔ نکرۃً موصوف۔ موصوفۃ: صفت۔ موصوف صفت مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ولا یکون متعلقہٗ الا فعلا ماضیا، حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔۔۔ واضح ہو کہ دونوں جملوں کو جداگانہ بھی کر سکتے ہیں۔

نحو رب رجل کریم لقیتہ ؛: نحو: مضاف۔ رب: حرف جار برائے تقلیل۔ رجل: موصوف۔ کریم: اسم فاعل۔ ھو: ضمیر مستتر راجع رجل کی طرف فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق لقیت مؤخر سے۔ لقیتُ: فعل با فاعل۔ ہٗ: ضمیر منصوب متصل راجع رجل کریم کی طرف مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

(۳) وَ قَدْ تَدْخُلُ عَلَى الضَّمِيْرِ الْمُبْهَمِ. وَلَا يَكُوْنُ تَمْيِيْزُهٗ إِلَّا نَكِرَةً مَّوْصُوْفَةً" نَحْوُ رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَادًا ؛:

ترجمہ:۔ اور رُبَّ کبھی ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرہ موصوفہ ہو گی۔۔۔ جو ضمیر کے ابہام کو رفع کرے گی۔۔۔ جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَادًا ؛: سخی آدمی سے بہت کم ملاقات ہوئی۔۔۔۔ یہاں جواب رُبَّ محذوف ہے یعنی لقیتُہٗ۔ ؛

فائدہ:۔ بعض نسخوں میں وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّكْثِيْرِ: نَحْوُ رُبَّ مَالٍ صَرَفْتُهٗ کا اضافہ ہے۔ یعنی کبھی رُبَّ تکثیر کے موقعہ پر بھی مستعمل ہوتا ہے۔ مثال مذکور میں رُبَّ نے تکثیر کا فائدہ دیا۔ یعنی میں نے بہت سا مال خرچ کیا ہے۔

ترکیب:۔ و قد تدخل علی الضمیر المبھم ؛: واو عاطفہ یا مستانفہ

قد، برائے تقلیل۔ تدخل، فعل مضارع۔ ھی، ضمیر مستتر راجع رُبَّ کی طرف فاعل۔ علیٰ، حرف جار۔ الضمیر، موصوف۔ الُ، موصولہ بمعنی اَلّذِی۔ مُبْھَمُ، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الف لام کی طرف نائبِ فاعل۔ اسم مفعول نائبِ فاعل سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ولا یکون تمییزہ الا نکرۃ موصوفۃً۔ واو، عاطفہ۔ لا یکون، فعل ناقص منفی۔ تمییز، مصدر مضاف۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل راجع مبہم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ الاَّ، حرف استثناء۔ نکرۃً، موصوف۔ موصوفۃً، بشرح سابق صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا نحو رُبَّہٗ رَجُلاً جوَادًا۔ نحو، مضاف۔ رُبَّ، حرف جار برائے تقلیل۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل مبہم ممیز۔ رَجُلاً، موصوف۔ جَوَادًا، صیغہ مبالغہ۔ ھو ضمیر مستتر راجع رَجُلاً کی طرف فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق ہوا لقیتہ فعل مقدر سے۔ فعل فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو کا۔

> وَالْوَاوُ: (۱) لِلْقَسَمِ: وَھِیَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَی الْاِسْمِ الظَّاھِرِ لَا عَلَی الْمُضْمَرِ نَحْوُ: وَاللّٰہِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ۔
> (۲) وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنٰی رُبَّ: نَحْوُ وَعَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ اَیْ رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ

ترجمہ:۔ واو قسم کے معنی دیتا ہے۔ اور واو صرف اسم ظاہر ہی پر داخل ہوتا ہے اسم ضمیر پر نہیں۔ جیسے واللہ .... آہ بخدا! میں دودھ ضرور پیوں گا۔۔ اور واو معنی رُبَّ میں بھی گا ہے مستعمل ہوتا ہے جیسے وعالم یعمل .... آہ۔ یعنی بہت سے ایسے عالم جن کا اپنے علم پر عمل ہوتا ہے میں ان سے ملا ہوں۔

قولہ والواو للقسم الخ ترجمہ: واو قسم کے معنی دیتا ہے۔

Marfat.com

تشریح: (۱)۔۔۔ اس صورت میں فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوگا۔ اُقسِمُ وَاللّٰہِ کہنا درست نہیں۔ اور اُقسِمُ بِاللّٰہِ درست ہے۔۔ (۲)۔۔۔ دوسرا فرق با اور واو کا یہ ہے کہ واو مضمر پر داخل نہیں ہوتا، اس کا مدخول ہمیشہ اسم ظاہری ہوگا برخلاف با کے، کہ وہ ضمیر اور اسم ظاہر دونوں پر داخل ہوتی ہے۔ (۳)۔۔۔ ایک فرق اور بھی ہے کہ سوال کے موقع میں قسم پر واو قسمیہ کا استعمال نادرست ہوگا۔ لیکن بار قسمیہ میں ایسی کوئی پابندی نہیں۔ واللّٰہ اَخبِرنی کہنا غلط ہے۔ اور باللّٰہِ اَخبِرُنی کا مضائقہ نہیں۔

نحو واللّٰہ لاشربن اللبن: بخدا! میں دودھ ضرور پیوں گا۔۔۔ اصل میں اُقسِمُ وَاللّٰہِ لَاَشرَبَنَّ اللَّبَنَ تھا۔

ترکیب: والواو للقسم: اس کی ترکیب بعینہ" وعلیٰ للاستعلاء" کی طرح ہے۔ وھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر، لا علی المضمر واو، عاطفہ، ھی، مبتدا۔ لا تدخل، فعل مضارع منفی۔ ھی، ضمیر مستتر راجع واو کی طرف فاعل۔ اِلّا، حرف استثناء۔ علی، حرفِ جار۔ الاسم، موصوف الظاھر صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ۔ لا، عاطفہ۔ علی المضمر، جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق ہوا لا تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو واللّٰہ لاشربن اللبن: نحو، مضاف۔ واو، جارہ۔ اللّٰہ، مجرور۔ جار مجرور متعلق اُقسِمُ مقدر سے۔ فعل با فاعل مقدر اپنے متعلق سے مل کر قسم۔ لَاَشرَبَنَّ، فعل مضارع معروف واحد متکلم بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ اللبن، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

قولہ وَقَدْ تَکُونُ بِمَعْنیٰ رُبَّ الخ: ترجمہ۔ واو معنی رُبّ میں بھی کبھی کبھار مستعمل ہوا ہے جیسے وعالم ... آہ یعنی بہت سے ایسے عالم، جن کا اپنے علم پر عمل ہے میں ان سے ملا ہوں۔

تشریح: واو بمعنی رب میں اس کے مدخول کا نکرہ موصوفہ ہونا، اور متعلق کا فعل ماضی

Marfat.com

ہونا خواہ مقدر ہو یا ملفوظ ضروری ہے۔

ترکیب:۔ وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى رُبَّ اس کی ترکیب بعینہ" وقد تكون (على) بمعنى الباء" کی طرح ہے نحو و عالم يعمل بعلمه۔ ای رب عالم يعمل بعلمه :۔ نحو، مضاف۔ واو، جارّہ۔ عالم، موصوف۔ يعمل، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر راجع عالم کی طرف فاعل۔ با، حرف جار۔ علمه، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق يعمل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسَّر۔ اَیْ، حرف تفسیر۔ رُبَّ، حرف جار۔ عالم، موصوف۔ يعمل بعلمه، حسب ترکیب مذکور صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے ملکر متعلق ہوا لقيت مقدر سے۔ لقيت جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ نحو مضاف کا۔

> وَالتَّاءُ: (١) لِلْقَسَمِ. وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى؛ نَحْوُ تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا :۔

ترجمہ:۔ تا قسم کے لئے آتی ہے۔ اور یہ سوائے اسم اللہ کے اور کسی اسم ظاہر پر بھی داخل نہیں ہوتی۔ جیسے تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا۔ قسم اللہ کی! میں ضرور ہی زید کو ماروں گا ___ تالرَّحْمٰنِ کہنا صحیح نہ ہوگا۔

افادہ:۔ قسم کے موقعہ پر صرف تَاللّٰهِ ہی کہا جا سکتا ہے۔ واو قسمیہ میں یہ پابندی نہیں۔

ترکیب:۔ و التاء للقسم :۔ اس کی ترکیب بعینہ" و علی للاستعلاء کی طرح ہے۔ وهی لا تدخل الا علی اسم الله تعالیٰ :۔ واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ لا تدخل۔ فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر راجع التاء کی طرف فاعل۔ اِلَّا، حرف استثناء۔ علیٰ، حرفِ جار۔ اسم، مضاف۔ الله، ذو الحال۔ تعالیٰ حسب ترکیب سابق بتقدیر قد حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر لا تدخل سے متعلق۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو تالله لاضربن زیدًا۔ نحو، مضاف۔ تا، حرفِ جار۔ الله، مقسم بہ مجرور۔ جار مجرور

Marfat.com

متعلق اُقْسِمُ، فعل با فاعل مقدر سے۔ فعل فاعل اپنے متعلق سے مل کر قسم۔ لَاَضْرِبَنَّ فعل مضارع واحد متکلم بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ زَیْدًا، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

تنبیہ :۔ جملہ قسمیہ کی یہ ترکیب اچھی طرح محفوظ کر لی جائے۔ آئندہ بار بار یہ جملہ آرہا ہے۔

اِعْلَمْ ! أَنَّهُ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ ؛ — فَإِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً اسْمِيَّةً ، فَإِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً : وَجَبَ أَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِإِنَّ ، أَوْ لَامِ الْاِبْتِدَاءِ .. نَحْوُ وَ اللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ؛ وَ وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ ، وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً ؛ كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا ، وَلَا ، وَ إِنْ ، مِثْلُ وَ اللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِمًا ، وَ وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ، وَ وَ اللّٰهِ إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ؛ وَ إِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً ، فَإِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً : كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِاللَّامِ وَ قَدْ ، أَوْ بِاللَّامِ وَحْدَهُ ، مِثْلُ : وَ اللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ ، وَ وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا ، وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً ؛ فَإِنْ كَانَتْ فِعْلًا مَاضِيًا ، كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا ، مِثْلُ : وَ اللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ ، وَ إِنْ كَانَتْ فِعْلًا مُضَارِعًا : كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا ، وَلَا ، وَ لَنْ .. مِثْلُ : وَاللّٰهِ مَا أَفْعَلَنَّ كَذَا ، وَ وَ اللّٰهِ لَا أَفْعَلَنَّ كَذَا ، وَ وَ اللّٰهِ لَنْ أَفْعَلَ كَذَا

ترجمہ :۔ جانئے ! کہ قسم کے لئے جواب ضروری ہے ، پس اگر جواب قسم جملہ اسمیہ ہو —— پھر اگر وہ اسمیہ مثبت ہو تو ضروری ہوگا کہ اس کا آغاز اِنَّ (بکسورہ مشددہ یا مخففہ) یا لام ابتدا سے ہو۔ جیسے وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ؛ اور وَ اللّٰهِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ اور اگر وہ منفی ہو تو اس کا آغاز مَا ، یا لَا ، یا اِنْ ۔ (نافیہ) ۔ سے ہو گا۔

جیسے وَاللّٰہِ مَا زَیْدٌ قَائِمًا ؛ اور وَاللّٰہِ لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ؛ اور وَاللّٰہِ اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ ؛ اور اگر جواب قسم جملہ فعلیہ ہو ـــــ پس اگر فعلیہ مثبت ہو تو اس کا آغاز لام اور قَدْ، یا صرف لام سے ہوگا جیسے وَاللّٰہِ لَقَدْ قَامَ زَیْدٌ ؛ اور وَاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا ؛ ـــ اور اگر فعلیہ منفیہ ہو ـــــ پس اگر فعلیہ ماضویہ ہو تو اس کا آغاز ما سے ہوگا۔ جیسے وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ ؛ ـ اور اگر فعلیہ مضارعیہ ہو تو اس کا آغاز مَا یا لَا، یا لَنْ سے ہوگا۔ جیسے۔ وَاللّٰہِ مَا اَفْعَلَنَّ کَذَا ؛ اور وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلَنَّ کَذَا ؛ اور وَاللّٰہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا ؛

قولہ اِعْلَمْ الخ... قسم کے لئے جواب ضروری ہے۔

تشریح کیونکہ قسم سے بات کی پختگی منظور ہوتی ہے، وہی بات اس کا جواب کہلاتی ہے۔ مثالِ مذکور میں لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا جوابِ قسم ہے اور قسم مضمون کی تاکید کے لئے لائی جاتی ہے۔

ترکیب: اعلم ! انہ لا بد للقسم من الجواب۔ اعلم، فعل امر حاضر معروف۔ انتَ، ضمیر مستتر فاعل۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان اسم۔ لا، برائے نفی جنس۔ بُدَّ، (مصدر) اس کا اسم۔ لام حرف جار، قسم، مجرور۔ جار مجرور متعلق بُدَّ سے من، حرف جار۔ الجواب، مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر۔ لا نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اَنَّ کی خبر۔ اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اعلم فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ فان کان جوابہ... آہ.. جواب قسم جو ہمیشہ جملہ ہی ہوگا دو حال سے خالی نہیں۔ جملہ اسمیہ ہوگا یا جملہ فعلیہ، اور دونوں تقدیر پر مثبت ہوگا یا منفی، بر تقدیر جملہ فعلیہ منفیہ کے اس کا فعل ماضی ہوگا یا مضارع۔ ـ پس اگر جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو ضروری ہوگا کہ اس کا آغاز اِنَّ (مکسورہ مشددہ یا مخففہ) یا لام ابتدار سے ہو جیسے واللہ ان زیدًا قائم ؛ اور واللہ لزید قائم ؛ ـــ اور اگر اسمیہ منفیہ ہو تو ما، یا لا، یا اِن (نافیہ) سے اس کی تصدیر یعنی ابتدار لازم ہوگی۔ جیسے واللہ ما زید قائمًا، واللّٰہِ لا زید فی الدار ولا عمرو ؛ واللہ اِن زید قائم ؛

Marfat.com

تنبیہ:۔ قرآنِ عزیز میں اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ہ (میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید) یا اِنْ عِنْدَکُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِھٰذَا اٰہ (اس بات کا تمہارے پاس کوئی برہان نہیں) پس یہ کہنا کہ اِنْ نافیہ کے لئے اس کا قبل اِلَّا ہونا ضروری ہے، یا اس کے بعد لَمَّا ہونا چاہئے اور مثالِ کتاب میں دونوں میں کی ایک بات بھی نہیں ــــ صحیح نہیں خوب سمجھ لیں۔

مضمونِ سابق یہ تو جملہ اسمیہ کی تقدیر پر فیصلہ تھا اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو اس کا مصدر باللام وقد ہونا ضروری ہے، یا کم از کم مصدّر باللام ہی ہو۔ جیسے واللّٰہ لقد قام زید: خدا کی قسم! زید کا قیام ایک محقق امر ہے۔ واللّٰہ لا فعلن کذا: بخدا! میں ضرور ایسا کروں گا۔ جملہ فعلیہ منفیہ کی تقدیر پر فعلِ کی ماضی کی صورت میں جملہ کا آغاز لفظ ما سے ہوگا۔ واللّٰہ ما قام زید: خدا کی قسم! زید کھڑا نہیں ہوا۔ــــ اور فعل مضارع کی تقدیر پر اس کی تصدیر ما، یا لَا، یا لَنْ کے ساتھ ہوگی جیسے واللّٰہِ مَا اَفْعَلَنَّ کَذَا: وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلَنَّ کَذَا: (بخدا! میں ایسا نہیں کروں گا) وَاللّٰہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا (بخدا! میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔)

افادہ قولہ فَاِنْ کَانَتْ فِعْلًا مَّاضِیًا: بعض نسخوں میں فَاِنْ کَانَ فِعْلًا مَّاضِیًا بصیغۂ مذکر ہے اس صورت میں ضمیر کا مرجع فعل ہوگا جو لفظِ منفیہ سے بطورِ دلالت مفہوم ہو رہا ہے۔

ترکیب: فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ: فا، تفصیلیہ۔ اِنْ، حرفِ شرط۔ کَانَ، فعل ماضی ناقص۔ جوابُ، مضاف۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل راجع قسم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ جملۃ، موصوف۔ اسمیۃ، صفت موصوف صفت سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط (اول)، فان کانت مثبتۃ: فا، جزائیہ۔ ان حرف شرط۔ کانت، فعل ناقص۔ ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃ" اسمیۃ" کی طرف اسم۔ مثبتۃ"، اسم مفعول۔ ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃ" اسمیۃ" کی طرف نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط دوم۔ وجب ان نکون

Marfat.com

مصدرۃً بان، او لام الابتداء۔ وَجَبَ، فعل ماضی معروف۔ اَنْ، مصدریہ۔ تکون
فعل مضارع ناقص۔ ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃً اسمیۃً مثبتۃً کی طرف اس کا
اسم۔ مصدرۃً، اسم مفعول۔ ھی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، حرف جار۔ لفظ اِنَّ،
معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ لام، مضاف۔ الابتداء، مصدر مضاف الیہ مضاف
مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق
مُصَدَّرَۃً سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی تکون
کی۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہو
وَجَبَ کا۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط دوم اپنی جزا سے مل کر
جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ و ان کانت منفیۃ۔ واؤ، عاطفہ۔ ان کانت منفیۃ
حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ کانت مصدرۃ بما، ولا، وان، بشرح
سابق جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر
جملہ معطوفہ ہو کر جزا ہوئی شرط (اول) کی۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ (تفصیلیہ) ہوا

اب بالترتیب ہر ایک مثال کی ترکیب سنئے ـــ جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ
کی مثالیں۔ ـــ نحو (۱) و اللہ ان زیدًا قائمٌ: نحو، مضاف۔ و اللہ، بشرح
مذکور قسم۔ اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل زیدًا، اسم۔ قائمٌ، خبر۔ حرف مشبہ بالفعل اسم وخبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ
ہو کر معطوف علیہ۔ و (۲) واللہ لزید قائمٌ: واو، حرفِ عطف۔ واللہ، حسب
ترکیبِ سابق قسم۔ لام، برائے ابتداء۔ زید، مبتدا۔ قائم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف
معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف
مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ (معترضہ) ہوا۔

جواب قسم، جملہ اسمیہ منفیہ کی مثالیں۔ ـــ مثل، (۱) و اللہ ما زید
قائمًا: مثل، مضاف واللہ، قسم۔ ما، مشابہ بلیس۔ زید، اسم۔ قائمًا، خبر۔ ما مشابہ
بلیس اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ
قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ و (۲) واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو: واو،

حرف عطف۔ و اللہ، قسم۔ لا، برائے نفی جنس۔ زید، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ لا، مکرر برائے تاکید۔ عمرو، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا۔ فی، حرف جار۔ الدار، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ و (۳) و اللہ اِن زید قائم: واو، حرفِ عطف، و اللہ، قسم۔ اِنْ، نافیہ۔ زید، مبتدا۔ قائم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جوابِ قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

و اِن کان جوابہ جملۃً فعلیۃً: واو، عاطفہ۔ ان کان الخ حسبِ ترکیب مذکور شرط (اول) فان کانت متبتۃً: فا، جزائیہ برائے تفصیل۔ ان کانت الخ حسب ترکیبِ مذکور شرط (دوم) کانت مصدرۃً باللام، وقد، او باللام وحدہٗ۔ کانت فعلِ ناقص۔ ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃً فعلیۃً کی طرف اس کا اسم۔ مصدرۃً، اسم مفعول۔ ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃً فعلیۃً کی طرف نائب فاعل۔ با، حرف جار۔ اللام، معطوف علیہ۔ واوَ، حرفِ عطف۔ قدْ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ باء، حرف جار۔ اللامِ، ذوالحال وحْدَ، مضاف۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل راجع اللام کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر (بتاویل منفردًا) حال — تقدیرِ عبارت یوں ہو گی۔ او باللام حال کونہ منفردًا — ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق ہوا مُصَدَّرَۃً سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کانت کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ و اِن کانت منفیۃً: واو، عاطفہ، ان کانت الخ حسب ترکیب مذکور شرطِ (اول) فان کانت فعلاً ماضیًا: فا، جزائیہ برائے تفصیل۔ کانت، فعلِ ماضی ناقص، ھی، ضمیر مستتر راجع جملۃً فعلیۃً منفیۃً کی طرف اس کا اسم۔ فعلاً، موصوف۔ ماضیًا، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر کانت کی خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ کانت مصدرۃً بما۔ حسب ترکیب

مذکور جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وان کانت فعلاً مضارعًا۔ واوٗ، عاطفہ۔ ان کانت الخ حسب ترکیب مذکور شرط۔ کانت مصدرةً بما، ولا، ولن۔ حسب ترکیب مذکور جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزا (وان کانت منفیةً کی) شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ (فان کانت مثبتةً کا) معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء شرط اول کی۔ (یعنی: وان کان جوابه جملة فعلیة کی) شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ اس پوری ترکیب کو اوپر سے بھی جوڑ سکتے ہیں۔ اس طرح کہ جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ اور فان کان جوابه جملةً اسمیةً اپنے متعلقات کے ساتھ معطوف علیہ۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

تنبیہ:- ہم نے ترکیب میں تسلسل اور ربط کو باقی رکھتے ہوئے تمام جملوں کو جوڑ دیا ہے اس سے ہر ہر جملہ کی الگ الگ ترکیب بھی بآسانی نکل سکتی ہے ـــــ اب بالترتیب ہر ایک مثال کی ترکیب سنئے۔ جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ کی مثالیں۔ مثل (۱) واللہ لقد قام زید ؛ مثل، مضاف۔ واللہ، قسم۔ لام، برائے تاکید۔ قد، حرف تحقیق۔ قام، فعل ماضی معروف۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ و (۲) واللہ لافعلن کذا ؛ واوٗ، عاطفہ واللہ۔ قسم۔ لافعلنّ، فعل مضارع واحد متکلم بالام تاکید دنون تاکید ثقیلہ۔ کذا، اسم کنایہ مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم با جواب قسم جملہ قسمیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

جواب قسم جملہ ماضویہ منفیہ کی مثالیں: مثل (۱) واللہ ما قام زید ؛ مثل مضاف۔ واللہ، قسم۔ ما، نافیہ۔ قام، فعل۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

جواب قسم جملہ مضارعیہ منفیہ کی مثالیں۔ مثل (۱) واللہ ما افعلن کذا ؛ واللہ، قسم۔ ما، نافیہ۔ افعلن، فعل مضارع واحد متکلم بانون تاکید ثقیلہ۔ کذا،

اسم کنایہ مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔ و (۲) واللہ لا افعلن کذا ؛ واو، عاطف واللہ الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ و (۳) واللہ لن افعل کذا ؛ واو، عاطفہ واللہ الخ حسب ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اول اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَقَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفًا إِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَةٌ كَالْجُمْلَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ جَوَابَهٗ مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ أَيْ وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ ، أَوْ كَانَ الْقَسَمُ وَاقِعًا بَيْنَ الْجُمْلَةِ الْمَذْكُوْرَةِ مِثْلُ: زَيْدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ، أَيْ وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ ؛

ترجمہ :۔ اور کبھی جواب قسم محذوف بھی ہوتا ہے ، اگر قسم سے قبل ایسا جملہ ہو جو مماثل ہو اس جملہ کے جو جواب قسم واقع ہو رہا ہے جیسے زید عالم واللہ ؛ یعنی واللہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ ۔ یا قسم جملہ مذکورہ کے درمیان واقع ہو۔ جیسے زَیْدٌ وَاللہِ عَالِمٌ ؛ یعنی وَاللہِ ان زَیْدًا عَالِمٌ ۔

تشریح جس صورت میں قسم سے پہلے مماثل جواب، جملہ واقع ہو۔ وہاں جوابِ قسم محذوف ہوتا ہے کیونکہ جب قسم سے پہلے مماثل جواب جملہ موجود ہے تو جواب ذکر کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے ایسے موقع پر قسم کے بعد جملہ سابقہ کے مناسب ایک دوسرا جملہ نکال لیا جائیگا۔ جو در اصل جواب قسم ہوگا۔ اور جملہ سابقہ جملہ محذوفہ کے لئے قرینہ ہوگا جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللہِ ؛ اس کے معنی ہوئے واللہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ۔ یعنی واللہِ سے قبل جو زَیْدٌ عَالِمٌ مذکور ہے وہ قسم کا جواب نہیں ہے ، بلکہ ایسا ہی جملہ واللہ کے بعد مقدر ہو کر اس کا جواب ہوگا۔ اسی طرح اگر کلمہ قسم مماثل جواب جملہ کے مابین واقع ہو رہا ہو تو وہاں بھی جوابِ قسم جملہ مقدرہ ہوگا۔ نہ کہ جملہ مذکورہ۔

ترکیب :۔ و قد یکون جواب القسم محذوفاً ؛ واو، عاطفہ یا مستانفہ۔ قد یکون الخ حسب ترکیب مذکور جزاء مقدم۔ ان کان قبل القسم جملۃٌ

کالجملۃ التی وقعت جوابہ۔۔ اِنْ، حرفِ شرط۔ کَانَ، فعل ناقص۔ قبل، ظرفِ زمان مضاف۔ القسم، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرفِ مستقر ہو کر خبر مقدم۔ جملۃ، موصوف۔ کاف، جار برائے تشبیہ۔ الجملۃ، موصوف۔ التی، اسم موصول برائے واحد مؤنث۔ وقعت، فعل ماضی۔ ھی، ضمیر مستتر راجع التی کی طرف فاعل۔ جواب، مضاف ۃ، ضمیر مجرور متصل راجع القسم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم موخر کان کا۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔۔ او کان القسم واقعًا بین الجملۃ المذکورۃ:: او، حرفِ عطف۔ کان، فعل ناقص۔ القسم، اسم۔ وَاقِعًا، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر مستتر راجع القسم کی طرف فاعل۔ بین، مضاف۔ الجملۃ، موصوف۔ المذکورۃ بانائب فاعل مستتر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعًا کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرطِ مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۔

اب بالترتیب مثالوں کی ترکیب سنئے۔ مثل (۱) زید عالم واللّٰہ۔ ای واللّٰہ اِنَّ زیدًا عالم:: مثل، مضاف۔ زید، مبتدا۔ عالم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مشابہ جوابِ قسم۔ وَاللّٰہ، حسب ترکیب سابق قسم۔ (جوابِ قسم وجوبًا محذوف ہے) قسم، عوضِ جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مفسر۔ ای، حرفِ تفسیر واللّٰہ، قسم۔ ان زیدا عالم حسبِ ترکیب سابق جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مفسِر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا ـــــ مثل (۲) زید واللّٰہ عالم۔ ای واللّٰہ ان زیدًا عالمٌ:: مثل، مضاف، زید، مبتدا۔ عالم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر عوضِ جوابِ قسم۔ واللّٰہ، قسم۔ قسم عوضِ جوابِ قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مفسَّر۔ ای، حرفِ تفسیر۔ واللّٰہ ان زیدًا عالم حسبِ ترکیبِ مذکور جملہ قسمیہ ہو کر مفسِّر۔

مفسّر مفسَّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَحَاشَا، وَخَلَا، وعَدَا: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا لِلْإِسْتِثْنَاءِ، مِثْلُ جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ، وخَلَا زَيْدٍ، وَعَدَا زَيْدٍ

ترجمہ: حاشا، خلا اور عدا ان میں کا ہر ایک استثنار کے معنی دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ: میرے پاس باستثنار زید پوری قوم آئی۔

تشریح حروفِ جارہ میں حاشا، خلا، عدا، ان میں کا ہر ایک استثنار کے معنیٰ دیتا ہے۔ یعنی یہ اپنے معمول کو اس حکم سے خارج کرتے ہیں جو ان کے سابق کے لئے مذکور ہوتا ہے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ میں مجیئت کا حکم جو پوری قوم کے لئے مذکور ہے۔ جس میں بحیثیت فردِ قوم ہونے کے زید بھی شامل نظر آتا تھا، حاشا، خلا، عدا کے ذریعہ زید کو اس حکم سے خارج کر دیا۔ یعنی باستثنار زید باقی پوری قوم آئی۔

ترکیب: وحاشا و خلا و عدا، کل واحد منها للاستثناء واوؔ، عاطفہ۔ لفظِ حاشا، معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ خلا، معطوف اول۔ وعدا، معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مبتدا (اول) کل، مضاف۔ واحد، اسم فاعل۔ من، جار۔ ھا، ضمیر مجرور متصل راجع حروف ثلٰثہ کی طرف مجرور۔ جار مجرور متعلق واحد سے۔ اسم فاعل اپنی ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ثانی)۔ للاستثناء، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے اول کی۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل جاءنی القوم حاشا زید وخلا زید وعدا زید: مثل، مضاف۔ جاءنی، حسب ترکیب سابق فعل اور مفعول بہ۔ القوم، مستثنیٰ منہ۔ حاشا، حرف جار برائے استثنار، زید، مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ خلا زید حسب ترکیب مذکور معطوف اول۔ واو، عاطفہ۔ عدا زید: معطوف دوم معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مستثنائے متصل۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا جاءنی کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الِاسْمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا يَكُونُ

مَنْصُوْبًا عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ اَفْعَالًا۔ وَ الْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا فَالْمِثَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ مَعْنَى جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا، وَخَلَا زَيْدًا، وَ عَدَا زَيْدًا

ترجمہ: بعض کا قول یہ ہے کہ جو اسم ان کے بعد واقع ہو وہ بربنار مفعولیت منصوب ہوگا۔ پس اس وقت یہ الفاظ افعال ہوں گے۔ (مگر غیر منصرفہ) ـــ اور ان کا فاعل وہ ضمیر ہے جو ہمیشہ ان میں مستتر ہوتی ہے۔ لہذا مذکورہ مثال کے معنی اس طرح ادا ہوں گے جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا: میرے پاس قوم آئی اور اس کا فعل مجئ زید سے الگ رہا۔ یعنی زید نہیں آیا۔ باقی سب آئے۔

تحقیق حَاشَا کی ضمیر مستتر ھو: جَاءَنِي فعل کے مصدر مجیئت کی طرف راجع ہوگی۔ یعنی جاءنی القوم وجانَبَ مَجِئُ الْقَوْمِ زَيْدًا: یعنی قوم کی آمد زید سے الگ رہی۔

ترکیب: وقال بعضهم :ان الاسم الواقع بعدها يكون منصوبًا على المفعولية: واؤ، مستانفہ۔ قال، فعل۔ بعض، مضاف۔ ھم، ضمیر مجرور متصل راجع نحاۃ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر قول ہوا۔ اِنَّ، حرفِ مشبہ بالفعل۔ الاسم، موصوف۔ الواقع، اسم فاعل۔ معرف بلام عہد) ھو ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف فاعل۔ بعد، مضاف۔ ھا، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم ہوا اِنَّ کا۔ یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف اس کا اسم۔ منصوبًا، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف نائب فاعل۔ علی، حرف جار۔ المفعولیۃ مجرور۔ جار مجرور متعلق منصوبًا سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی اِنَّ کی۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فحينئذٍ تكون هذه الالفاظ افعالًا:

Marfat.com

فا، تفریعیہ۔ حینئذٍ، اس کی اصل "حِینَ إِذْ نُصِبَ الِاسْمُ الْوَاقِعُ بَعْدَهَا عَلَی الْمَفْعُوْلِیَّۃِ" ہے۔ حین، ظرف مبدل منہ۔ اذ، بدل الکل، مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف۔ نُصِبَ، فعل ماضی مجہول۔ الاسم، موصوف۔ الواقع بعدھا، حسب ترکیب مذکور صفت۔ موصوف صفت سے مل کر نائب فاعل ہوا نصب کا علی المفعولیۃ، حسب ترکیب مذکور نُصِب سے متعلق۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم تکون کا۔ (اس کی مختصر ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف۔ تنوین، جملہ محذوفہ کا عوض مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر الخ۔)[1]

تکون، فعل ناقص۔ ھذہ، موصوف۔ الالفاظ، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم۔ افعالاً، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و الفاعل فیھا ضمیر مستتر دائمًا: واو، عاطفہ۔ الفاعل، اسم فاعل مبتدا۔ فی، جار۔ ھا، مجرور۔ جار مجرور متعلق مقدم ہوا مستتر کا۔ ضمیر، موصوف۔ مستتر، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع ضمیر کی طرف نائب فاعل۔ دائمًا، منصوب بر بنائے صفتِ مفعول مطلق، تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ استتارًا دائمًا۔ استتارًا، مصدر محذوف موصوف۔ دائمًا صفت ــــ یا منصوب بر بنائے صفتِ مفعول فیہ۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی، زمانًا دائمًا۔ موصوف صفت سے مل کر یا مفعول مطلق ہوا مستترا اسم مفعول کا۔ یا مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل، مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــ مستتر دائمًا

---

[1] فائدہ:۔ یہ تفصیلی اور اجمالی ترکیب علامہ رضی کی تحقیق کے مطابق ہے ــــ دوسرے نحاۃ کے نزدیک اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ حین، مضاف۔ اذ، مضاف الیہ مضاف۔ جملہ مقدرہ (نصب الاسم الخ) مضاف الیہ۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر۔ الخ ــــ فرق یہ ہوا کہ علامہ رضی نے حین إذ، کو مبدل منہ بدل مان کر جملہ مقدرہ کی طرف مضاف مانا ہے ــــ اور تنوینِ عوض بدل الکل آ سکتی ہے چونکہ مبدل منہ اور بدل الکل دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے ــــ اور دیگر نحاۃ نے حِینَ إِذْ کو بھی مرکب اضافی قرار دیا ہے ــــ علامہ رضی ہی کی تحقیق مختار ہے ۱۲۔خ۔

Marfat.com

کی ایک ترکیب اور بھی ہو سکتی ہے کہ: مستثنٰ، اسم مفعول۔ ھو ضمیر مستتر ذوالحال۔ دائمًا حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل ہوا مستتر کا... الخ) ــــ فالمثال المذکور؛ فی معنی جاءنی القوم حاشا زیدًا، وخلا زیدًا، وعدا زیدًا: فا، تفریعیہ، المثال، موصوف۔ المذکور، بشرح مذکور صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ فی، جار۔ معنی، مضاف۔ جاءنی القوم الخ جملہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَإِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا، مِثْلُ: مَا خَلَا زَيْدٌ، وَمَا عَدَا زَيْدًا. أَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ، مِثْلُ: خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا: وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ

ترجمہ:۔ جس صورت میں خلا اور عدا ما مصدریہ کے بعد واقع ہوں۔ جیسے جاءنی القوم ماخلا زیدًا: وما عدا زیدًا: یا یہ دونوں صدر کلام میں واقع ہوں جیسے خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا: (گھر خالی ہوا زید سے) عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا (قوم زید سے آگے نکل گئی) تو ایسی صورت میں وہ دونوں فعلیت کے لئے متعین ہوں گے۔ ــــ استثنار کا احتمال ختم ہو جائے گا۔

ترکیب:۔ واذا وقعت خلا وعدا بعد ما: واو، مستانفہ۔ اذا، حرفِ شرط وقعت، فعل ماضی۔ کلمہ خلا، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ عدا، معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر فاعل۔ بعد، مضاف۔ لفظ ما، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ او فی صدر الکلام: او، حرفِ عطف۔ فی، حرف جار۔ صدر، مضاف۔ الکلام، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ تعینتا للفعلیۃ: تعینتا فعل ماضی۔ ھما، ضمیر مستتر راجع خلا اور عدا کی طرف فاعل۔ لام، جار۔ الفعلیۃ، مجرور۔ جار مجرور متعلق تعینتا سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا ــــ اب بالترتیب مثالوں کی ترکیب سنئے۔

Marfat.com

مثل (۱) ما خلا زیدًا: مثل، مضاف۔ ما، مصدریہ۔ خلا، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ زیدًا، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔
و (۲) ما عدا زیدًا: واو، عاطفہ۔ ما عدا الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

تنبیہ: چونکہ ما خلا زیدًا: جملہ محلًا منصوب ہے۔ اس لئے تقدیر عبارت یوں ہوگی "جَاءَنِی الْقَوْمُ خَالِیًا مَجِیئُھُمْ عَنْ زَیْدٍ"، اور اصل ترکیب اس طرح ہوگی۔ جَاءَنِی، حسب ترکیب مذکور فعل اور مفعول بہ۔ القوم، ذوالحال۔ خَالِیًا، اسم فاعل۔ مَجِیْءُ، مصدر مضاف۔ ھُم، ضمیر مجرور متصل راجع القوم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا اسم فاعل کا۔ عَنْ، حرف جار زید، مجرور۔ جار مجرور متعلق اسم فاعل سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل ہوا جاءَ فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اور ما عدا زیدًا معطوف۔ اس جملہ کی تقدیر عبارت جاءَنی القومُ مُجاوِزًا مجیئھم زیدًا ہوگی۔

مثل (۳) خلا البیت زیدًا: مثل، مضاف۔ خلا، فعل ماضی، البیت، فاعل۔ زیدًا، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ
و (۴) عدا القومُ زیدًا: واو، عاطفہ۔ عدا الخ حسب ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

فائدہ: سترہ حروف جر اس شعر میں جمع ہیں اس کو خوب یاد کر لیں ؎

بادُ تاوُ کافُ، لامُ، واوُ، مُنذُ، مُذ، خلا
رُبَّ، حاشا، مِن، عَدا، فِی، عَن، علیٰ، حتیٰ، الیٰ

تَمَّ النَّوْعُ الْأَوَّلُ بِحَمْدِ اللّٰہِ

النَّوْعُ الثَّانِیْ

اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ ؛ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَ الْخَبَرِ تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ وَ تَرْفَعُ الْخَبَرَ وَ هِيَ سِتَّةُ حُرُوْفٍ

ترجمہ:۔ دوسری قسم: وہ حروف ہیں جو فعل کی مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ حروف مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ یہ کل چھ حروف ہیں (جو اس شعر میں جمع ہیں اس شعر کو خوب یاد کرلیں) ؎

اِنَّ بَاَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ناصِبِ اِسْمَنْدُ رَافِعِ دَرْ خَبَرْ ضِدِّ مَا وُ لَا

ترجمہ:۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ۔ اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع، مَا اور لَا کے عمل کے برعکس۔

تشریح ان حروف میں فعل کی مشابہت معنیٰ اور صورت کے لحاظ سے بھی موجود ہے اور اواخر کے مبنی علی الفتح ہونے اور اپنے مابعد اسم پر رفع اور نصب کے عمل کرنے کے لحاظ سے بھی ان کو فعل کی مشابہت حاصل ہے۔

(۱) معنی کی مشابہت تو ظاہر ہے کہ یہ حروف فعل کے معنیٰ ادا کرنے میں قائم مقام فعل قرار دیئے گئے ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ میں تَحَقَّقَ کے معنیٰ، اور کَاَنَّ میں تَشَبَّهَ کے معنیٰ، اور لٰکِنَّ میں اِسْتَدْرَکَ کے معنیٰ، اور لَیْتَ میں اَتَمَنّٰی کے معنیٰ، اور لَعَلَّ میں اَتَرَجّٰی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ تَحَقَّقَ نہ کہا اِنَّ کہہ دیا۔ تَشَبَّهَ کہنا تھا، اس کی جگہ کَاَنَّ بول دیا۔ وَقِسْ عَلَيْهِ۔

(۲) صوری مشابہت میں اِنَّ: (بالکسر) فِرَّ (امر) کے مشابہ ہے۔ اور اَنَّ: (بالفتح) اَنَّ (ماضی) کے، اور کَاَنَّ: قَطَعْنَ (جمع مؤنث غائب) کا ہم وزن ہے۔ لٰکِنَّ مثل ضَارِبْنَ (جمع مؤنث حاضر بحث امر از باب مفاعلہ) ہے۔ لَیْتَ: بروزن لَیْسَ (فعل ناقص)۔ لَعَلَّ: میں ایک لغت لَعَنَّ بھی ہے یہ بھی قَطَعْنَ کا ہم وزن ہوگیا۔

(۳) اواخر کا مبنی بر فتح ہونا ظاہر ہے۔

(۴) اسی صوری مشابہت میں تعداد حروف کا معاملہ بھی شامل ہے کہ ان

حروف میں کوئی کلمہ بھی یک حرفی یا دو حرفی نہیں۔ برخلاف دیگر حروف کے کہ وہ یک حرفی بھی ہوتا ہے جیسے یا متکلم اور دو حرفی بھی جیسے۔ مِنْ وغیرہ۔

(۵) عمل کا معاملہ اس طرح پر ہے کہ فعل بھی دو اسموں میں تصرف کر کے ایک کو مرفوع کر دیتا ہے جو فاعل فعل کہلاتا ہے۔۔ اور دوسرے کو منصوب جو اس کا مفعول بنتا ہے۔ یہ حروف بھی اصلِ عمل میں فعل کے مساوی ہیں۔ اگرچہ ان کا مرفوع ان کے منصوب کے بعد ہوتا ہے۔ اور فعل میں اکثری طور پر مرفوع منصوب پر مقدم ہوتا ہے مگر اتنا فرق تو لابدی تھا کہ اصل اور نقل کا امتیاز باقی رہے اور نقل پر اصل کا دھوکہ نہ ہو۔

مصنفؒ نے تنصب المبتدأ آہ میں اس امر کا فیصلہ کر دیا کہ رفع وہ سابق رفع نہیں ہے جو جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کی حیثیت سے پیشتر سے موجود تھا۔ مبتدا خبر پر ان حروف کے داخل ہوتے ہی سابقہ اعراب یک قلم ختم ہو گئے اب جس طرح اسم کا نصب ان حروف کے عمل کا اثر ہے اسی طرح خبر کا رفع بھی ان ہی حروف کا مرہون منت ہے ـــ یہ مذہب بصریین کا ہے ـــ کوفیین خبر کا رفع اسی رافع کا اثر مانتے ہیں جو مبتدا خبر کی حالت میں اس کا رافع تھا۔ یعنی اب بھی مبتدا ہی رافع خبر ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

ترکیب

النوع الثانی، الحروف المشبهة بالفعل: النوع، موصوف الثانی، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ الحروف، موصوف۔ المشبهة، اسم مفعول۔ ھی، ضمیر مستتر راجع الحروف کی طرف نائب فاعل۔ با، جار۔ الفعل، مجرور۔ جار مجرور متعلق المشبهة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مقدر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــ وھی تدخل علی المبتدأ والخبر: واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ تدخل، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر راجع الحروف کی طرف فاعل۔ علی، جار۔ المبتدأ، معطوف علیہ۔ واوٴ، حرف عطف۔ الخبر، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تنصب المبتدأ، و ترفع الخبر: تنصب، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر

Marfat.com

فاعل۔ العبتدأُ ہمفعول بہ۔فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ ترفع الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا ـــــ وھی ستة حروف۔ واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ ستة، (عدد ممیز) مضاف، حروف (تمیز) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ وأَنَّ : وَهُمَا لِتَحْقِيقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ الْإِسْمِيَّةِ: مِثْلُ. إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ، أَیْ حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ ؛ وَ بَلَغَنِیْ أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ ، أَیْ بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ انْطِلَاقِ زَيْدٍ ،

ترجمہ:۔ اِنَّ اور اَنَّ: اور یہ دونوں (اپنے مابعد) جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ یعنی حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ: میں نے قیام زید کو محقق ظاہر کیا۔ اور بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ یعنی بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ انْطِلَاقِ زَیْدٍ: مجھے انطلاق زید (زید کے چلنے) کا ثبوت پہنچا۔

تشریح یعنی متکلم بزعم خود مضمون جملہ کی یقینیت اور واقعیت کا اظہار کرنے کی غرض سے کلام کو اِنَّ یا اَنَّ مفتوحہ سے مؤکد کرتا ہے۔ گویا جس جملہ اسمیہ پر یہ داخل ہوں اس کے مضمون کو پختہ اور محقق کر دیتے ہیں۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ: میں اِنَّ نے قیام زید کو (جو کہ مضمون جملہ ہے زید قائم کا) متکلم کے خیال میں محقق ظاہر کیا۔ گویا اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ۔ یہ اِنَّ مکسورہ کی مثال تھی ـــــ اب اَنَّ مفتوحہ کی مثال سنئے! بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ پھر اس کی توضیح فرماتے ہیں۔ ای بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ انْطِلَاقِ زَیْدٍ مجھے انطلاق زید کا ثبوت پہنچا ـــــ انطلاق کے معنیٰ ہیں جانا۔۔۔

اِنَّ اور اَنَّ کے درمیان فرق: ان دونوں مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ:

(۱) اَنَّ (بالفتح) صدر کلام میں واقع نہیں ہوتا۔ اور اِنَّ (بالکسر) کے لئے صدارتِ کلام لازم ہے۔ ـــــ (البتہ مادۂ قول کے بعد جہاں بھی اِنَّ ہوگا وہ مکسور ہی ہوگا۔ جیسے قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ)

(۲) نیز اِنَّ (بالکسر) معنیٰ جملہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو اور زیادہ مؤکد اور قوی بنا دیتا ہے، برخلاف اَنَّ (بالفتح) کے۔ کہ وہ اسے بدل کر مفرد کی حیثیت دیدیتا ہے۔ یعنی مرکب تام سے مرکب ناقص کر دیتا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ اِنَّ (بالکسر) میں نسبت تامہ کی تاکید ہوتی ہے۔ اور اَنَّ (بالفتح) میں نسبت ناقصہ کی۔ مثالِ سابق میں حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ: کہہ کر قیام زید کو جو کہ زَیْدٌ قائم کا مضمون ہے محقق دکھلایا۔ یعنی قیام زید محقق ہے۔ لفظِ ‚‚ ہے ،، نسبت تامہ خبریہ کا ترجمہ ہے۔ برخلاف مثال ثانی بَلَغَنِیْ اہ کے کہ اس میں متکلم اپنے پاس انطلاق زید کے ثبوت پہنچنے کا ذکر کرتا ہے۔ اور اسی کی خبر دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ انطلاق زید ثابت ہے۔ بہر حال نسبت تقییدی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور بس۔

نسبت تقییدی:۔ مضاف مضاف الیہ، یا صفت موصوف کے مابین نسبت کو نسبت تقییدی کہتے ہیں۔

مضمون جملہ مضمونِ جملہ کیا چیز ہے؟ — مضمونِ جملہ کہتے ہیں جملہ خبریہ کی خبر کا مصدر نکال کر اسے مبتدا کی طرف مضاف کرنے کو۔ یہ مصدر کہیں تو اصلی ہوگا۔ جیسا مشتقات میں۔ زَیْدٌ قَائِمٌ میں قائم خبر کا مصدر قیام لے لیا اور اس کو مبتدا یعنی زید کی طرف مضاف کر کے قیام زید بنا لیا یہ مضمونِ جملہ ہو گیا۔ اور کہیں مصدر بنانا پڑے گا۔ جس طرح خبر کے جامد ہونے کی صورت میں، اس کا کوئی مصدر نہیں ہوتا۔ تو اس جامد کے آخر میں یا، تا کا اضافہ کر دینے سے وہ مصدر جعلی بن جاتا ہے مثلاً یوں کہیں اِنَّ ھٰذَا زَیْدٌ: زید خبر کا مصدر بنانا ہے تو آخر میں یا، تا کا اضافہ کر کے زیدیت بنا لیا اور اس کی مبتدا کی طرف اضافت کر دی۔ مثال کا عربی مفہوم یہ بن گیا۔ حَقَّقْتُ زَیْدِیَّۃَ ھٰذَا

ترکیب اِنَّ وَاَنَّ، وَ ھُمَا لِتَحْقِیْقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ: لفظ اِنَّ واَنَّ معطوف علیہ اور معطوف مل کر مبتدا مؤخر اور مِنْھَا خبر مقدم محذوف مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ۔ واو، عاطفہ ھُمَا، مبتدا۔ لام، جار۔ تحقیق، مصدر مضاف

Marfat.com

مضمون، مضاف الیہ مضاف۔ الجملۃ، موصوف، الاسمیۃ، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضمون مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تحقیق مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ۔ (یہ جملہ کا عطف ہے جملہ پر) ـــــ

مثل ان زیدًا قائم، ای حقیقت قیام زید۔ مثل، مضاف۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل زیدًا، اسم۔ قائمٌ، خبر۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مفسَّر۔ ای، حرف تفسیر۔ حَقَّقْتُ، فعل بافاعل۔ قیامَ زیدٍ، مرکب اضافی مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوکر معطوف علیہ

و بلغنی ان زیدًا منطلق ای بلغنی ثبوت انطلاق زید: واوٴ، عاطفہ۔ بلغ، فعل ماضی معروف۔ نون، وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ زیدًا، اسم۔ منطلق، خبر۔ اَنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہوکر فاعل ہوا بلَغَ کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسَّر۔ ای حرف تفسیر۔ بَلَغنِی، فعل با مفعول بہ۔ ثبوت، مضاف۔ انطلاق، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ زَیدٍ، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَکَاَنَّ : وَھِیَ لِلتَّشْبِیْہِ : نَحْوُ کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ:

ترجمہ:۔ کَاَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے۔ کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ: کا ترجمہ ہوگا گویا زید شیر ہے یعنی بہادری میں زید شیر جیسا ہے۔

تشریح ـــــ عند البعض تشبیہ کے معنی خبر کے جامد ہونے کی صورت میں ہوں گے۔ ورنہ مشتقات میں تو افادہ ظن کے سوا لفظ کاَنَّ کا اور کوئی فائدہ نہیں۔ کَاَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں تشبیہ کا کیا موقع ہے؟ یا کَاَنَّ زَیْدًا فِی الدَّارِ میں تشبیہ کا کیا حاصل؟ ان جیسی مثالوں میں لفظ کَاَنَّ نے خبر کی مظنونیت بتائی۔ یعنی یہ خبریں محض ظنی ہیں، یقینی نہیں۔

Marfat.com

ترکیب: وکان وھی للتشبیہ: واو، عاطفہ. لفظ کَاَنَّ، مبتدا، مؤخراور خبر مقدم منہا محذوف پھر جملہ معطوفہ ہوا۔ واو، حرفِ عطف. ھی، مبتدا. لام، جار. التشبیہ، مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر. مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

نحو کاَنَّ زیدا اسدٌ. نحو، مضاف. کَاَنَّ، حرف مشبہ بالفعل. زیدًا، اسم. اَسَدٌ، خبر. کَاَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَلٰكِنَّ: وَهِيَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ، أَيْ لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِئِ مِنَ الْكَلَامِ السَّابِقِ. وَلِهٰذَا لَا تَقَعُ إِلَّا بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَكُوْنَانِ مُتَغَايِرَتَيْنِ بِالْمَفْهُوْمِ، مِثْلُ غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ؛ وَمَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا جَاءَنِيْ

ترجمہ:- اور لٰکِنَّ: استدراک کے لئے آتا ہے. یعنی اس وہم کو ختم کرنے کے لئے جو سابق کلام سے پیدا ہو. اسی وجہ سے لٰکِنَّ صرف ایسے دو جملوں کے درمیان آتا ہے جو مفہوم کے اعتبار سے مختلف ہوں. جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ: (زید غیر حاضر ہوا مگر بکر حاضر ہے) اور مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَاءَنِیْ (میرے پاس زید نہیں آیا مگر عمرو میرے پاس آیا۔)

تشریح: چوتھا حرف لٰکِنَّ ہے جو استدراک کے لئے آتا ہے۔ استدراک کے معنی تدارک کرنا. تدارک ہمیشہ یا تو کسی سابق غلطی کا ہوتا ہے. یا کسی رہی ہوئی بات کی تکمیل کر کے اس کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے۔ استدراک کا سین زائد ہے یہاں طلب کے معنی لے کر خواہ مخواہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں۔ شارح نے اپنے الفاظ میں خود اس کی تشریح فرمائی ہے. اَیْ لِدَفْعِ .... آہ. کلام سابق سے جو ایک قسم کا توہم سامع کو پیدا ہو جاتا ہے لٰکِنَّ سے اس کا دفعیہ مقصود ہوتا ہے۔ اسی بنا پر قبل لٰکِنَّ. اور بعد لٰکِنَّ دو جملوں کی ضرورت ہے جو بلحاظ مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ یعنی بلحاظ معنی ایک ایجابی ہو تو دوسرا ضرور سلبی ہوگا۔ اگرچہ صورت میں دونوں ایجابی ہوں۔ جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا حَاضِرٌ. یا دونوں سلبی ہوں جیسے مَا سَافَرَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَقُمْ یا ایک ایجابی ہو دوسرا سلبی

جیسے۔ مَا جَاءَنِی زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَاءَنِی؛ اور جَاءَنِی زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَجِیْئ۔
——— پہلی مثال میں دونوں جملے ایجابی ہیں مگر بلحاظ مفہوم دوسرا جملہ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَغِبْ کے ہم معنی ہے۔
ثانی مثال میں صورۃً دونوں منفی ہیں مگر معنیً ایک مثبت ہے اور ایک منفی۔ کیونکہ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَقُمْ معنی میں لٰکِنَّ عَمْرًا سَافَرَ کے ہے۔
اب سنئے! وہ کیا توہم تھا جس کے دفع کرنے کے لئے ایک دوسرا جملہ مصدَّر بہ لٰکِنَّ لایا گیا۔ زید عمرو یا زید بکر میں حد درجہ دوستی ہو کہ ہر موقع پر دونوں ساتھ ہی رہتے ہوں چلتے ہوں تو ساتھ ساتھ، بیٹھے ہوں تو ساتھ ساتھ۔ غرض سفر حضر اور دیگر معاملات میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں۔ اب ایک شخص یہ خبر دے کہ آج زید غائب ہے یا سفر میں ہے۔ یا زید فلاں مقام پر گیا ہے تو سننے والے کو معًا یہ خیال پیدا ہوگا کہ ضرور عمرو بھی زید کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا لفظ لٰکِنَّ سے ایک دوسرا جملہ لانا پڑا جس کا مفہوم جملہ سابقہ کے مفہوم سے مختلف ہے تاکہ وہم ناشی کا دفعیہ ہو سکے کہ جناب! زید کے ساتھ عمرو غائب نہیں ہے۔ یا اس موقعہ پر وہ اس کا رفیق سفر نہیں ہے۔

تنبیہ بعض مواقع پر شارح کے بیان کردہ استدراک کی معنی نہیں بنتے۔ مثلاً: مَا هٰذَا سَاكِنٌ لٰكِنَّهٗ مُتَحَرِّكٌ؛ وغیرہ میں۔ اس لئے بعض نے تو استدراک کے معنی بدل دئے۔ یعنی مابعدِ لٰکِنَّ کے لئے ماقبل لٰکِنَّ کے خلاف حکم ثابت کرنا، استدراک ہے۔ خواہ کسی توہم ناشی کا دفع مقصود ہو یا نہ ہو۔ اور بعض نے یہ فرمایا کہ لٰکِنَّ میں استدراک اور تحقیق دونوں معنی ہوتے ہیں۔ ——— امام لغت شیخ مجدالدین فیروزآبادی نے قاموس میں دونوں معنی لکھے ہیں۔

ترکیب و لکن، و هی؛ للاستدراك، ای لدفع التوهم الناشی من الکلام السابق؛ للاستدراك تک حسبِ ترکیبِ سابق۔ ای حرف تفسیر۔ لام، جار۔ دفع، مصدر مضاف۔ التَوَهُّمُ، موصوف۔ الناشی، اسم فاعل۔ من، حرف جار۔ الکلام، موصوف۔ السابق، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق الناشی سے۔ الناشی اسم فاعل اپنی ضمیر فاعل اور متعلق سے ملکر

صفت ہوئی التوہم کی۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا دفع کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسّر ز پھر حسب سابق) ولهٰذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم. واو، عاطفہ، لام، حرف جار۔ ھا، حرف تنبیہ۔ ذا، اسم اشارہ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق لا تقع سے لا حرف نفی، تقع، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر راجع لٰکِنَّ کی طرف فاعل۔ اِلّا، حرف استثناء۔ بین، مضاف۔ الجملتین، موصوف۔ اللَّتَین، اسم موصول۔ تکونان، فعل مضارع ناقص۔ ھما، ضمیر مستتر راجع اللتین کی طرف اسم۔ متغایرتین اسم فاعل۔ باء جار۔ المفھوم مجرور۔ جار مجرور متعلق متغایرتین سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی تکونان کی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا لا تقع کا۔ فعل فاعل مفعول فیہ اور متعلق مقدم مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل غاب زَيدٌ لكن بكرًا حاضر: مثل، مضاف۔ غَابَ، فعل ماضی معروف زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ لکنّ، حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک۔ بکرًا، اسم، حاضر، خبر۔ حرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وما جاءنی زید لکن عمرًا جاءنی۔ واو، عاطفہ۔ ماجاءنی زید، حسب ترکیب مذکور (جملہ فعلیہ خبریہ ہو) مستدرک منہ۔ لکن، حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک۔ عمرًا، اسم۔ جاء، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر راجع عمرًا کی جانب فاعل۔ نون وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر لکن کی۔ لکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

ولَيْتَ: وَهِيَ لِلتَّمَنِّيْ: مِثْلُ لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ: أَيْ أَتَمَنّٰى قِيَامَهٗ

ترجمہ:۔ لیت تمنی کے معنیٰ ادا کرتا ہے جیسے لَیتَ زَیدًا قَائِمٌ کے معنیٰ ہیں اَتَمَنّیٰ قیامَه : جی چاہتا ہے کہ زید کھڑا ہوتا۔

تشریح یعنی لَیتَ زَیدًا قَائِمٌ میں متکلم اس کا آرزومند ہے کہ زید قائم ہوتا۔ کیونکہ تمنی میں غیر حاصل شدہ کے حصول کی خواہش ہوتی ہے اسی بنا پر لَیتَ زَیدًا قَائِمٌ کی تفسیر اَتَمَنّیٰ قِیامَه۔ بصیغہ مضارع فرمائی جس میں حال کے معنی مطلوب ہیں۔ یعنی جی چاہتا ہے کہ اس وقت ایسا ہوتا۔

ترکیب:۔ ولیت ، وھی : للتمنی۔ اس کی ترکیب حسب سابق۔ مثل: لیت زیدًا قائمٌ۔ ای اتمنّیٰ قیامہ۔ مثل، مضاف۔ لیت، حرف مشبہ بالفعل زیدًا، اسم۔ قائمٌ خبر۔ لیت اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر مفسَّر۔ ای، حرف تفسیر۔ اَتَمَنّیٰ، فعل مضارع واحد متکلم۔ اَنَا، ضمیر مستتر فاعل۔ قیام مضاف ہ، ضمیر مجرور متصل راجع ز کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر مضاف الیہ مثل مضاف کا۔

وَلَعَلَّ : وَهِیَ لِلتَّرَجِّیْ ، مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ

ترجمہ:۔ لعلَّ میں امید کا اظہار ہوتا ہے جیسے: لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ : امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے۔

ترکیب:۔ ولعلّ، وھیَ : للترجی۔ اس کی ترکیب حسب سابق۔ مثل لعل السلطان یکرمنی : مثل، مضاف۔ لعل، حرف مشبہ بالفعل۔ السلطان اسم۔ یکرم، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر راجع السلطان کی طرف فاعل۔ نون وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی لعل کی۔ حرف مشبہ بالفعل اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَالْفَرْقُ بَیْنَ التَّمَنِّیْ وَالتَّرَجِّیْ: أَنَّ الْأَوَّلَ یُسْتَعْمَلُ فِیْ

الْمُمْكِنَاتِ كَمَا مَرَّ۔ وَ الْمُمْتَنِعَاتِ: مِثْلُ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ
وَ التَّرَجِّيْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ فَلَا يُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ؛

ترجمہ:- تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ: اول (تمنی)۔ کا استعمال ممکن الحصول میں ہوتا ہے (جیسا کہ اس کی مثال گزر چکی) ــ اور ممتنع الحصول میں (بھی) جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يعود؛ کاش جوانی لوٹتی ۔- اور ترجی صرف ممکن الحصول کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ؛ نہیں کہا جا سکتا۔

تشریح تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے ؟ تو بتا دیا کہ تمنی کا تعلق ممکن الحصول اور ممتنع الحصول دونوں قسم کی چیزوں سے ہوتا ہے۔۔ تمنا جس طرح قیام زید، یا مجیٔ محبوب کی ہوتی ہے اسی طرح ناممکن العود جوانی کی بھی ۔ــ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ؛ کا محاورہ اس کی واضح دلیل ہے۔ کاش! جوانی لوٹ آتی. لیکن ترجی یعنی امید کا تعلق انھیں چیزوں سے ہوتا ہے جو ممکن الحصول اور متوقع ہوں۔ ــ اس لحاظ سے تمنیّ بہ نسبت ترجی عام ہوئی ــــ مگر ایک دوسری حیثیت سے ترجی میں تمنی کے مقابلہ پر عموم پایا جاتا ہے۔ کہ ترجی میں رجاء کا تعلق محبوب اور مکروہ دونوں سے ہوتا ہے۔ لَعَلَّ الرَّقِيْبَ حَاضِرٌ؛ یا لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ؛ امید ہے کہ رقیب حاضر ہو۔ امید ہے کہ قیامت قریب ہو۔ لیکن تمنی میں امر مکروہ کا کوئی دخل نہیں، وہ ہمیشہ پسندیدہ اور محبوب اشیاء ہی سے متعلق ہوگی اور بس! الغرض لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ؛ کہنا غلط ہوگا۔ اور لَيْتَ الشَّبَاب الخ کہنا صحیح۔

ترکیب و الفرق بين التمني و الترجي، ان الاول يستعمل في الممكنات ــ كما مر ــ و الممتنعات۔ واو، مستانفہ۔ الفرق، مصدر، بین، مضاف۔ التمني، معطوف علیہ۔ واوؔ، عاطفہ۔ الترجي، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا مصدر کا۔ مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا۔ انَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ الاول، اسم۔ یستعمل، فعل مضارع مجہول۔ هو، ضمیر مستتر راجع الاول کی طرف نائب فاعل۔ فی، حرف جار۔ الممكنات، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الممتنعات، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف

سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق یستعمل سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی انَّ کی۔ انَّ، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ کَمَا مَرَّ کاف، جارہ۔ مَا مَرَّ موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور خبر مبتدا ئے محذوف ھٰذا کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ خبریہ معترضہ ہوا۔ و الترجی مخصوص بالممکنات: واو، عاطفہ۔ (انَّ حرف مشبہ بالفعل مقدر)۔ الترجی، اسم. مخصوص، اسم مفعول۔ با، حرفِ جار۔ الممکنات، مجرور۔ جار مجرور متعلق مخصوص سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی انَّ کی۔ انَّ مقدر اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر ہوئی الفرق مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ والترجی الخ، کو مستقل جملہ اسمیہ خبریہ بھی بنا سکتے ہیں۔

مثل لیت الشباب یعود۔ مثل، مضاف۔ لیت، حرف مشبہ بالفعل۔ الشباب، اسم۔ یعود، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الشباب کی طرف فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی لیت کی۔ لیت اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ —— والترجی مخصوص بالممکنات۔ اس کی ترکیب گذر چکی۔ فلا یقال: لعل الشباب یعود: فا تفریعیہ لا، حرفِ نفی۔ یقال، فعل مضارع مجہول۔ لعل الشباب الخ حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

> وَتَدْخُلُ مَا الْكَافَّةُ عَلٰى جَمِيْعِهَا فَتَكُفُّهَا عَنِ الْعَمَلِ، كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَاِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ:۔ اور داخل ہوتا ہے ان تمام پر مَا کافہ۔ پس روک دیتا ہے ان کو عمل سے جیسا کہ باری تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد: أَنَّمَا إِلٰهُكُم ... آہ۔ تمہارا سب کا معبود وہی ایک معبود ہے۔۔ اور انما زَیْدٌ الخ۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہ زید منطلق ہے۔

تشریح ان تمام حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ما کافہ لگ کر ان کے عمل کو روک دیتا ہے۔۔ کَفٌّ کے معنی روکنے کے ہیں۔ کَافَّةٌ: صیغہ اسم فاعل

بمعنی روکنے والا۔ کس چیز کو روکتا ہے؟ عمل کو۔ یعنی نصب ورفع کے تصرف کو۔ کقولہ تعالیٰ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ: تمہارا سب کا معبود وہی ایک معبود ہے۔ انما زید منطلق: اس کے سوا کچھ نہیں کہ زید منطلق ہے۔ ما نہ ہوتا تو اِنَّ اپنا نصب اور رفع کا عمل کرتا۔ مگر ما کافہ نے آ کر اس کو بے اثر بنا دیا۔ پہلی مثال اَنَّ مفتوحہ کی ہے چنانچہ پوری آیت ہے۔ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: قُل کے بعد تو ہمیشہ اِنَّ (مکسورہ) ہوتا ہے۔ اور دوسرا اَنَّ مفتوحہ ہے جو درج کلام میں واقع ہے۔

ترکیب و تدخل ما الکافۃ علی جمیعہا۔ واو، مستانفہ۔ تدخل، فعل مضارع معروف۔ ما، موصوف۔ الکافۃ، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ علی، جار۔ جمیع، مضاف۔ ھا، ضمیر مجرور متصل راجع الحروف المشبہۃ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فتکفھا عن العمل۔ فا، فصیحیہ تکف، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر راجع ما کی طرف فاعل۔ ھا، ضمیر منصوب متصل راجع الحروف المشبہۃ کی طرف مفعول بہ۔ عن، حرف جار۔ العمل، مجرور، جار مجرور متعلق تکف سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کقولہ تعالیٰ: أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ: کاف، حرف جار۔ قولہ تعالیٰ، حسب ترکیب سابق قول۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ مَا، کافہ۔ اَنَّ ما کافہ سے مل کر کلمہ حصر۔ اِلٰهکم، مرکب اضافی مبتدا۔ اِلٰهٌ وَاحِدٌ، مرکب توصیفی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مقولہ سے مل کر معطوف علیہ و انما زید منطلق: واو، عاطفہ۔ انما، کلمہ حصر۔ زید، مبتدا۔ منطلق، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

النَّوعُ الثَّالِثُ

مَا وَلَا الْمُشْبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ: تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ، وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ. وَ تَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرِفَةِ، وَ النَّكِرَةِ : مِثْلُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا؛ وَلَا تَدْخُلُ لَا إِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ: نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا

ترجمہ:- تیسری قسم وہ ما اور لا ہیں جو لیس کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں معنی نفی میں اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں۔ دونوں اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا؛ اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا (آدمی خوش طبع ظرافت پسند نہیں ہے)

تشریح:- حروف عاملہ کی تیسری قسم مَا و لَا ہیں جو فعل ناقص لیس کے ساتھ معنیٔ نفی اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور لیس کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ پھر ما تو معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ مگر لا مختص بالنکرہ ہے۔ معرفہ پر داخل نہیں ہوتا۔ لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا (آدمی خوش طبع ظرافت پسند نہیں ہے)

وجہ فرق اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ ما میں بہ نسبت لا کے لیس کی مشابہت زیادہ نمایاں ہے۔ لیس نفیٔ حال کے لئے آتا ہے۔ اور ما بھی جب تک قرینۂ خلاف قائم نہ ہو نفی حال کے معنی دیتا ہے۔ قرینۂ خلاف کی صورت میں اس کا تابع ہوگا۔ مَاجَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ؛ کفار کا قول ہے۔ قیامت میں کہیں گے، ہمارے پاس کوئی خوش خبری سنانے والا یا ڈرانے والا نہیں آیا۔ یہاں قرینۂ ماضویہ موجود ہے۔ یا مَاهُمْ بِمَبْعُوْثِيْنَ؛ یہ بھی کفار کا قول ہے کہ ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اس کا تعلق استقبال کے ساتھ ہے۔ مَا رَجُلٌ قَائِمًا؛ یہاں کوئی مخالف قرینہ موجود نہیں لہٰذا معنی حال پر محمول ہوگا کہ اس وقت کوئی آدمی قائم نہیں ہے۔ اسی طرح مَا زَيْدٌ قَائِمًا؛ کے معنی سمجھ لیجئے۔

قوله عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَ النَّكِرَةِ: (۱) کبھی ایسا ہوگا کہ اسم وخبر دونوں

معرفہ ہوں جیسے مَا زَیْدٌ هُوَ الظَّرِیْفُ ۔ (۲)۔ اور کبھی دونوں نکرہ ہوں گے جیسے مَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (اس وقت تمھارے مقابلہ پر کوئی مرد افضل نہیں ہے) (۳) اور کبھی اول معرفہ ہوگا اور ثانی نکرہ جیساکہ کتاب کی مثال میں موجود ہے۔

ترکیب النوع الثالث. ماولا المشبهتان بليس في النفي و الدخول على المبتداء و الخبر: النوع الثالث، مبتدا۔ ما ولا، معطوف معطوف علیہ مل کر موصوف۔ المشبهتان، اسم مفعول۔ با، جار۔ لفظِ لیس، مجرور۔ جار مجرور متعلق اول المشبهتان سے۔ فی، جار۔ النفی، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ الدخول، مصدر۔ علی، جار۔ المبتداء، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الخبر، معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق الدخول سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی المشبهتان سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور دونوں متعلقات سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ـــــ ترفعان الاسم وتنصبان الخبر: ترفعان، فعل مضارع معروف، هُما، ضمیر مستتر راجع ما ولا کی طرف فاعل۔ الاسم، مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ واوٗ، عاطفہ۔ تنصبان الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا ـــــ وتدخل ما علی المعرفة و النكرة: واوٗ، مستانفہ۔ تدخل، فعل مضارع معروف، کلمہ مَا، فاعل۔ علی، حرفِ جار۔ المعرفة، معطوف علیہ۔ واوٗ، عاطفہ۔ النكرة، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔۔ ولا تدخل لا الا علی النكرة: واو، عاطفہ۔ لا تدخل، فعل مضارع منفی معروف، لفظِ لا، فاعل۔ الاَّ، حرف استثناء۔ علی، جار۔ النكرة، مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرّغ ہوکر متعلق ہوا لا تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا ـــــ مثل ما زید قائمًا۔ مثل، مضاف۔ ما، مشابہ بلیس۔ زید، اسم۔ قائما

خبر۔ ما، اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ ولا تلخل
ترکیب گذر چکی۔ نحو لا رجل ظریفاً: نحو، مضاف۔ لا، مشابہ بلیس۔ رجل،
اسم۔ ظریفاً، خبر۔ لا، اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو
مضاف کا۔

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ

حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الاِسْمَ فَقَطْ: وَهِیَ سَبْعَۃُ اَحْرُفٍ

ترجمہ:۔ چوتھی قسم: وہ حروف ہیں جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں۔ اور بس۔ اور یہ
سات حروف ہیں۔ ے

وَاوُ یَاوُ ہمزۂ اَلاَّ، اَیَا، اَیْ، ھَیَا ناصبِ اِسْمَنْد پس ایں ہفت حرف مقتدا

ترجمہ:۔ واو، یا، ہمزہ، الا، ایا، ای اور ھیا۔ یہ سات حروف صرف اسم کو نصب
دیتے ہیں اے پیشوا۔

تشریح یہ حروف صرف اسم پر نصب کا عمل کرتے ہیں فقط میں دو معنی کا اشارہ ہے۔
(۱) ایک تو یہ کہ ان کا عمل صرف اسم ہی پر ہوتا ہے۔ فعل سے کوئی تعلق
نہیں۔ اس لحاظ سے فقط کا تشریحی جملہ اس طرح نکالا جائے گا کہ: اِذَا نَصَبْتَ بِھَا
الاِسْمَ فَانْتَہِ عَنِ الْاِعْمَالِ فِیْ غَیْرِ الاِسْمِ۔ اس تقدیر پر یہ عبارت علماء
کوفہ کے اس قول کی تردید ہوگی کہ واو بمعنی مع ہیں واو براہ راست فعل
مضارع کا ناصب ہے نہ بتقدیر اَنْ جیسا کہ غیر کوفیین کا خیال ہے۔ لَا تَاکُلِ
السَّمَکَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ: میں تَشْرَبَ: فعل مضارع کا نصب بربنائے واو
ہے۔ مثال کا ترجمہ: مت کھاؤ تم مچھلی کہ جمع کرو اس کو دودھ کے ساتھ۔
(۲) دوسرا اشارہ عمل نصب کی خصوصیت کا اظہار ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح
ہوگی۔ اِذَا جَعَلْتَھَا نَاصِبَۃَ الاِسْمِ فَانْتَہِ عَنْ کَوْنِھَا غَیْرَ نَاصِبَۃٍ۔ یعنی
پس اسم کو نصب دے کر رک جاؤ رفع کا خیال چھوڑ دو۔ اس تقدیر پر لفظ فقط
کا فائدہ ان حروف سبعہ اور سابقہ حروف کے درمیان ایک حد فاصل قائم کرنا ہے

Marfat.com

کہ اُن کا عمل رفع اور نصب دونوں کا تھا اور ان کا عمل محض نصب ہے۔ اور کچھ نہیں۔۔

ترکیب:- "النوع الرابع، حروف تنصب الاسم فقط": اس کی ترکیب بعینہ "النوع الاول، حروف الخ" کی طرح ہے۔ فقط، کی ترکیب گذر چکی ہے ــــ وھی سبعۃ احرف: اس کی ترکیب بعینہ " وھی ستۃ حروف" کی طرح ہے۔

اَلْوَاوُ: وَھِیَ بِمَعْنٰی مَعَ: نَحْوُ اِسْتَوَی الْمَاءُ وَ الْخَشَبَۃَ

ترجمہ:- واو معیت کے معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے: اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَۃَ (برابر ہوگیا پانی لکڑی کے)۔

تشریح: حروف سبعہ میں ایک واو ہے جو معیت کے معنیٰ دیتا ہے۔ یہ معیت کہیں زمانًا ہوگی۔ اور کہیں مکانًا بھی۔ اِسْتَوَی الْمَاءُ وَ الْخَشَبَۃَ: الخشبۃ بربنا مفعولیت منصوب پڑھا جائے گا۔ ایسے مفعول کو اصطلاحًا مفعول معہ کہتے ہیں۔ مثال کا ترجمہ: برابر ہوگیا پانی لکڑی کے ــــ اگر یہ واو صرف عاطفہ ہوتا تو معنی اس طرح کیے جاتے کہ برابر ہوگیا پانی اور ــ (برابر ہوگئی) ــ لکڑی۔ پھر ان دونوں کی برابری کسی تیسری شی کے ساتھ ملحوظ ہوتی۔ لیکن مثال مذکور میں واو بمعنی مع ہونے کی بنا پر مفہوم بدل گیا۔ اور پانی اور لکڑی کی مساوات کا قصہ بن گیا۔

اصل یہ ہے کہ نہروں، تالابوں وغیرہ میں پانی کی گہرائی معلوم کرنے کی غرض سے ایک لکڑی پانی میں نصب کر دیتے ہیں۔ اور اس پر مختلف نمبر لگا دیتے ہیں۔ یا اگر پیشتر سے لکڑی منصوب نہ ہو تو نمبری لکڑی ڈال کر پانی کا عمق معلوم کرتے ہیں۔ یہاں خشبۃ سے وہی لکڑی مراد ہے۔ یعنی پانی بڑھتے بڑھتے ٹھیک لکڑی کے سرے کے برابر پہنچ گیا۔ نہ کم ہے نہ بیش ــــ اس مثال میں اتحاد مکانی صاف ظاہر ہے کہ محل خشبۂ منصوبہ اور پانی کا ایک ہی ہے۔۔ یا مثلًا یوں کہیں سِرْتُ وَزَیْدًا: یعنی میرا اور زید کا چلنا بیک وقت ہوا۔ اتحاد مکانی کی ایک اور مثال سنئے! لَوْ تُرِکَتِ النَّاقَۃَ وَ فَصِیْلُھَا لَرَضَعَنْھَا: اگر میں ناقہ اور اس کے بچے کو ایک مکان میں چھوڑ دیتا تو ناقہ اس کو دودھ پلا دیتی۔

ترکیب: الواو، وھی، بمعنی مع: الواو، مبتداء خبر منھا محذوف۔ وھی، مبتدا۔ با، حرف جار۔ معنی، مضاف۔ مع، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو استوی الماءُ والخشبۃ: نحو، مضاف۔ استویٰ، فعل ماضی معروف۔ الماءُ، فاعل۔ واو، بمعنی مع۔ الخشبۃ، مفعول معہ۔ فعل فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَ اِلَّا: وَھِیَ لِلْاِسْتِثْنَاءِ: نَحْوُ جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

ترجمہ: اِلَّا: استثناء کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا: باستثناء زید پوری قوم آئی۔

تشریح: دوسرا حرف اِلَّا ہے جو استثناء کا فائدہ دیتا ہے۔ اور کلام مثبت میں اپنے مابعد اسم کو نصب دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا: باستثناء زید پوری قوم آئی۔ زید قوم کا فرد تھا مگر حکم مجئ سے خارج رہا۔

ترکیب: والا: وھی للاستثناء: ترکیب گذر چکی۔ نحو جاءنی القوم الا زیدًا۔ نحو، مضاف۔ جاءنی، حسب ترکیب سابق فعل مفعول بہ۔ القوم، مستثنیٰ منہ۔ اِلَّا، حرف استثناء۔ زیدًا، مستثنائے متصل۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہو جائے گا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَیَا: وَھِیَ لِنِدَاءِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔ وَاَیَا، وَھَیَا: وَھُمَا لِنِدَاءِ الْبَعِیْدِ۔ وَاَیْ، وَالْھَمْزَۃُ الْمَفْتُوْحَۃُ: وَھُمَا لِنِدَاءِ الْقَرِیْبِ۔ وَھٰذِہِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَۃُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِذَا کَانَ مُضَافًا اِلٰی اِسْمٍ آخَرَ نَحْوُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ: وَاَیَا غُلَامَ زَیْدٍ: وَھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ: وَاَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ وَاَعَبْدَ اللّٰہِ: وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ اِنْ لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ الْاِسْمُ

مُضَافًا، مِثْلُ يَا زَيْدُ، وَيَا رَجُلُ

ترجمہ:- اور یا، قریب اور بعید کی پکار کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور أیا اور ھَیَا، یہ دونوں ندائے بعید کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور أی اور ہمزۂ مفتوحہ، یہ دونوں مخصوص طور پر ندائے قریب کیلئے آتے ہیں ــــ یہ پانچوں حروف اسم کو نصب دیتے ہیں جب کہ وہ اسم کسی دوسرے اسم کی جانب مضاف ہو۔ جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ؛ أیا غُلَامَ زَیْدٍ؛ ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ؛ أَیْ أَفْضَلَ الْقَوْمِ؛ أَعَبْدَ اللّٰهِ؛ ــــ اور اگر وہ اسم مضاف نہ ہو ــــ (بلکہ مفرد ہو) ــــ تو یہ حروف اسم کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ۔

تشریح ندار کے معنی پکارنا۔ جس کو پکارا جاتا ہے اسے "منادیٰ" کہتے ہیں۔ اور پکارنے والا "منادِی"، کہلاتا ہے۔ منادیٰ قریب بھی ہوتا ہے اور بعید بھی۔ اہلِ زبان نے پکار کے الفاظ، قریب اور بعید کے لئے مختلف رکھے ہیں۔ اور بعض الفاظ مشترک ہیں جو ہر موقع پر استعمال ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ حروفِ ندا میں (جو کہ ناصب اسم ہیں) یا، تو قریب اور بعید دونوں کی پکار کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور أیا اور ھَیَا یہ دونوں ندارِ بعید کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور "أیْ"۔ (بفتح الہمزہ)۔ اور ہمزۂ مفتوحہ یہ دونوں مخصوص طور پر ندارِ قریب کے لئے آتے ہیں۔

ترکیب: ویا؛ و ھی، لنداء القریب و البعید؛ اس جیسی ترکیب گذر چکی۔ وایا، و ھیا؛ وھما لنداء البعید؛ اس جیسی ترکیب گذر چکی۔ وای، والھمزۃ المفتوحۃ؛ وھما؛ لنداء القریب؛ اس جیسی ترکیب گذر چکی۔

تنبیہ واضح ہو کہ الواو، وھی الخ سے وای، و الھمزۃ الخ تک پوری عبارت کو بطریق عطف جوڑ بھی سکتے ہیں۔

قولہ وھٰذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم الخ یہ پانچوں حروف اسم کو نصب دیتے ہیں۔

تشریح: جب کہ وہ اسم کسی دوسرے اسم کی جانب مضاف ہو۔ حقیقۃً، جیسا کہ امثلۂ مذکورہ سے ظاہر ہے۔ یا مشابہ مضاف ہو کہ مدخول یا دغیرہ کی تمامیت

Marfat.com

اس پر موقوف ہو۔ جیسے۔ یَا طَالِعًا جَبَلاً: میں راے چڑھنے والے پہاڑ کے
طالعًا کی معنوی تمامیت جَبَلاً کے ذکر پر موقوف ہے کیونکہ جَبَلاً، طَالِعًا اسم
فاعل کا مفعول ہے۔

ترکیب: وھٰذہ الحروف الخمسة، تنصب الاسم اذا کان مضافا
الی اسم آخر۔ واو، مستانفہ۔ ھا، حرف تنبیہ۔ ذہ، اسم اشارہ۔
الحروف، موصوف۔ الخمسة، صفت۔ موصوف صفت مل کر مشارٌ الیہ، اسم اشارہ
مشارٌ الیہ مل کر مبتدا۔ تنصب، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسمَ
مفعول بہ۔ اذا، ظرفِ زمان مضاف۔ کَانَ، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الاسم
کی طرف اسم۔ مُضافًا، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الی، جار۔ اسم، موصوف
آخر، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مُضافًا سے۔ اسم مفعول
نائب فاعل مقدر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کان کی۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا اذا ظرفیہ کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول
ہوا تنصب کا۔ فعل فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی
مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــ نحو یا عبد اللہ: نحو
مضاف۔ یا، حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو، فعل مضارع واحد متکلم۔ انا، ضمیر
مستتر فاعل۔ عبد، مضاف۔ لفظ اللہ، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف سے مل کر
مفعول بہ ہوا ادعو کا۔ فعل فاعل مقدر اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ
ہو کر معطوف علیہ۔ وایا غلام زید، واو، عاطفہ۔ أیا الخ حسب ترکیب مذکور معطوف
اول۔ وھیا شریف القوم: معطوف ثانی وای افضل القوم: معطوف ثالث
وَأَعَبْدَ اللّٰہِ: معطوفِ رابع۔ معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر
جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

قولہ و ترفع الاسم الخ اور اگر وہ اسم مضاف نہ ہو بلکہ مفرد ہو تو قبل از
منادیٰ کا رفع قائم رکھتے ہیں۔

تشریح: یہی معنی اس کے رفع دینے کے ہیں۔ ورنہ سابق میں معلوم ہو چکا ہے کہ ان
کا عمل صرف نصب کا ہے۔ رفع ونصب دونوں ان کے عمل میں داخل نہیں

دیکھئے! زید معرفہ یا رجل، نکرہ۔ قبلِ دخلِ یا بر بنارِ اسمیت مرفوع ہے کہ رفع اسم کی اصلی حالت ہے۔ یائے ندائیہ نے داخل ہوکر اس میں کوئی تغیر نہیں کیا۔ بلکہ مثلِ سابق ان کو مرفوع باقی رہنے دیا۔ واللہ اعلم۔

ترکیب و ترفع الاسم: واو، عاطفہ۔ ترفع، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر راجع "الحروف الخمسۃ" کی طرف فاعل۔ الاسم، مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزائے مقدم۔ ....

ان لم یکن ذلک الاسم مضافاً: ان، حرفِ شرط۔ لم، جازم۔ یکن، فعل مضارع ناقص۔ ذلک، اسم اشارہ (ذلک: کی تحلیل اس طرح ہوگی کہ، ذا، اسم اشارہ۔ لام، عوض ہائے تنبیہ۔ کاف، حرفِ خطاب)۔ الاسم، مشارٌ الیہ۔ اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے مل کر اسم۔ مضافاً، خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ حسب ترکیب سابق یہاں بھی "و ترفع الخ کو عوض جزائے محذوف مان سکتے ہیں۔ اس صورت میں "ان لم یکن الخ" شرط کی جزا وجوباً محذوف ہوگی:۔ یہی دونوں ترکیبیں "وھذہ الحروف الخمسۃ الخ": بنا برِ شرط وجزار کی تقدیر پر جاری ہوں گی۔

مثل یا زید، و یا رجل: مثل، مضاف۔ یا، حرفِ ندار قائم مقام ادعو۔ ادعو، فعل با فاعل مقدّر۔ زید، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ یا رجل، حسبِ ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ

حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ وَهِیَ أَرْبَعَۃُ أَحْرُفٍ أَنْ، وَلَنْ، وَکَیْ، وَإِذَنْ.

ترجمہ: پانچویں قسم: ایسے حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اور یہ

Marfat.com

چار حروف ہیں۔ اَن، لَن، کَی اور اِذَن۔ اور یہ چار حروف اس شعر میں جمع ہیں ؎

اَن و لَن، پس کَی، اِذَن ایں چار حرفِ معتبر — نصب مستقبل کنند، ایں جملہ دائم اِقتضا

ترکیب:- النوع الخامس، حروف تنصب الفعل المضارع: النوع الخامس، مرکب توصیفی مبتدا۔ حروف، موصوف۔ تنصب الخ جملہ فعلیہ خبریہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَن، و لن، و کی، و اذن: احدھا، مرکب اضافی مبتدا، محذوف۔ اَن، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ثانیھا، لن۔ وثالثھا، کَی اور رابعھا، اِذَن۔ دوسری ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وھیَ، مبتدا، محذوف اور اَن اپنے تمام معطوفات کے ساتھ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فرق یہ ہوگا کہ پہلی ترکیب میں چار جملے ہوں گے اور دوسری ترکیب میں ایک ہی جملہ ہوگا۔

فَأَنْ: لِلاستِقبالِ وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى المَاضِيْ: نَحْوُ أَسْلَمْتُ أَنْ أَدْخُلَ الجَنَّةَ: وَأَنْ دَخَلْتُ الجَنَّةَ: وتُسَمّٰى هٰذِهٖ مَصْدَرِيَّةً

ترجمہ:- أَنْ: معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہے اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے أَسْلَمْتُ أَنْ أَدْخُلَ الجَنَّةَ: و أَنْ دَخَلْتُ الجَنَّةَ: (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں)۔ اس اَن کو مصدریہ کہتے ہیں۔

تشریح:- فا سے تفصیل بیان کرتے ہیں کہ، اَن: مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے۔ لیکن ماضی میں مستقبل کے معنی نہیں پیدا کرتا۔ واضح ہو کہ اَن مصدریہ بمشابہت اَنَّ مفتوحہ (از حروف مشبہ بالفعل) مضارع میں نصب کا عمل کرتا ہے۔ پس جس طرح اَنَّ مفتوحہ جملہ کو بتاویلِ مفرد کر دیتا ہے، اسی طرح اَن مصدریہ فعل مضارع کو بتاویل مصدر کر کے مفرد بنا دیتا ہے۔ باقی تین حروف یعنی لَن، کَی، اِذَن، بمشابہتِ اَن عامل ہیں۔ کہ یہ بھی فعل مضارع کو معنی استقبالی کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں۔ امام نحو خلیل ابن احمد کے نزدیک ان حروفِ ثلثہ کا عملِ نصب بتقدیرِ اَن ہوتا ہے۔ اصل عامل اَن مصدریہ ہے۔ یہ حروف عامل نہیں ہیں۔ أَسْلَمْتُ أَنْ أَدْخُلَ الجَنَّةَ: میں اسلام

لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں۔ یعنی اَسْلَمْتُ لِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ : اَسْلَمْتُ اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ : یہاں پر ماضی پر اَنْ داخل ہے۔ بطورِ تفاول یعنی نیک فالی کے طور پر آئندہ کے دخول کو حاصل شدہ دخول کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔ دونوں جگہ اَن سے قبل لامِ تعلیلیہ مقدر ہے۔ اَیْ لِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ یا لِاَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ ــــ اس اَنْ کو مصدریہ اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔

ترکیب: فَاَنْ، لِلِاسْتِقْبَال : فا، تفصیلیہ۔ لفظ اَن، مبتدا۔ للاستقبال، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وان دخلت علی الماضی : واو، علامتِ وصل اِن، وصلیہ۔ دخلتُ الخ، جملہ فعلیہ خبریہ ــــ نحو اسلمت ان ادخل الجنۃ، وان دخلت الجنۃ : نحو، مضاف، اسلمتُ، فعل با فاعل۔ اَن، ناصبہ مصدریہ۔ ادخل، فعل مضارع واحد متکلم۔ الجنۃ، مفعول فیہ۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ ان دخلت الخ، حسبِ ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول لہٗ ہوا اسلمت کا، فعل فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ــــ وتسمی ھٰذہ مصدریۃ : واو، استینافیہ۔ تسمی، فعل مضارع مجہول۔ ھذہ، اسم اشارہ یا اَنْ مشار الیہ محذوف نائب فاعل۔ مصدریۃ مفعول (ثانی)، فعل نائب فاعل اور مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَلَنْ : لِتَاْکِیْدِ نَفْیِ الْمُسْتَقْبِلِ : مِثْلُ لَنْ تَرَانِیْ

ترجمہ: لَنْ : نفی مستقبل کی تاکید کیلئے ہے جیسے : لَنْ تَرَانِیْ : تم ہرگز نہیں دیکھ سکو گے مجھ کو۔

تشریح: یعنی اصل فعل کی نفی کے موقعہ پر لا کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جہاں بطورِ مبالغہ اور تاکید نفی منظور ہوتی ہے وہاں لَنْ کا استعمال کیا جاتا ہے ــــ مصنف رح نے اس باب میں اپنا مختار ظاہر کر دیا۔ ورنہ صاحب مغنی تو یہی فرماتے ہیں کہ لَنْ محض استقبال کے لئے آتا ہے۔ تاکید اور تابید قرائن پر موقوف ہے۔

ترکیب: ولن، لتاکید نفی المستقبل : واو، عاطفہ۔ لفظِ لن، مبتدا۔ لام بمعنی

تاکید الخ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ـــــ مثل لن ترانی : مثل، مضاف۔ لن، ناصبہ۔ تری، فعل مضارع معروف۔ انتَ، ضمیر مستتر فاعل۔ نون وقایہ، ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَ أَصْلُهَا : لَا أَنْ عِنْدَ الْخَلِيلِ. فَحُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيفًا فَصَارَتْ لَانْ. ثُمَّ حُذِفَتِ الْأَلِفُ لِالْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ فَبَقِيَتْ لَنْ

ترجمہ: خلیل بن احمد نحوی کے نزدیک اس کی اصل "لا اَنْ" ہے (یعنی: لائے نافیہ اور اَن مصدریہ سے مرکب۔) تخفیفاً اَنْ کا ہمزہ حذف کیا گیا تو لَانْ رہ گیا۔ التقائے ساکنین سے الف گر گیا۔ لَنْ رہ گیا۔ (لیکن سیبویہ امام نحو کے نزدیک لَنْ ایک مستقل حرف ہے۔ اور اپنی اصل پر قائم ہے۔ ـــــ نہ یہ کہ اصل میں لا تھا جیسا کہ فرّا کا خیال ہے۔ اور نہ لا اَنْ تھا جیسا کہ خلیل بن احمد کا مختار ہے)۔

ترکیب: و اصلها، لا ان عند الخلیل: واو، مستانفہ۔ اصل، مضاف۔ ھا ضمیر مجرور متصل راجع لن کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ لفظ لا اَنْ، خبر۔ عند الخلیل، مرکب اضافی ظرف ـــــ عامل ظرف وہ نسبت ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے ـــــ مبتدا خبر ظرف کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــــ فحذفت الھمزۃ تخفیفاً: فا، تفصیلیہ۔ حذفت، فعل ماضی مجہول۔ الھمزۃ نائب فاعل۔ تخفیفاً، مفعول لہٗ۔ فعل نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ـــــ فصارت لان۔ فا، نتیجیہ۔ صارت، فعل ماضی ناقص۔ ھی، ضمیر مستتر راجع لا اَنْ کی طرف اسم۔ لفظ لَانْ، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا ـــــ ثم حذفت الالف لالتقاء الساکنین: ثم، حرف عطف۔ حذفت الالف، فعل مجہول اور نائب فاعل۔ لام، حرف جار۔ التقاء الساکنین، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق حذفت سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ـــــ فبقیت لن: فا، نتیجیہ۔ بقیت، فعل۔ لن، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

Marfat.com

وَكَيْ: لِلسَّبَبِيَّةِ: أَيْ يَكُوْنُ مَا قَبْلَهَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَهَا. مِثْلُ. أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ: فَإِنَّ الْإِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ:۔ کیْ: بیان سببیت کے لئے آتا ہے ۔۔ یعنی یہ بتاتا ہے کہ ماقبل کیْ مابعد کے لئے سبب ہے۔ أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں۔) اسلام دخول جنت کا سبب ہے۔

وکی: للسببیۃ ای یکون ما قبلھا سببًا لما بعدھا: واؤ، عاطفہ

ترکیب: لفظ کی، مبتدا۔ لام، جارہ۔ السببیۃ، مفسَّر۔ ای، حرف تفسیر۔ یکون، فعل مضارع ناقص۔ ما قبلھا حسب ترکیب سابق اسم۔ سببًا، مصدر، خبر۔ لام، جار ما بعدھا حسب ترکیب سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق سببًا سے۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل اسلمت کی ادخل الجنۃ۔ اس کی ترکیب "اسلمت ان ادخل" کی طرح ہے۔۔۔ فان الاسلام سبب لدخول الجنۃ: فا، تعلیلیہ۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ الاسلام، اسم۔ سبب، خبر۔ لام، جارہ دخول الجنۃ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق سبب سے۔ انّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

فائدہ:۔ جملہ تعلیلیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل کی علت ہو اور اس کے لئے کوئی محل اعراب نہ ہو۔

وَإِذَنْ: لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ. وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا فِي الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبِلِ فَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبِلِ. مِثْلُ: إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ أَسْلَمْتُ

ترجمہ:۔ إذَنْ: جواب اور جزا کے لئے آتا ہے۔ اس کا تحقق صرف مستقبل ہی میں ہوگا۔ پس لازمی طور پر اس کا دخول فعل مستقبل پر ہوگا۔ مثلاً إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (اس وقت تو جنت میں داخل ہوگا) اس شخص کے جواب میں جس نے کہا أسلمتُ (میں مسلمان ہوگیا)

تشریح: یعنی: إذَنْ: یا تو کسی ایسے کلام پر داخل ہوگا جو کسی سابق کلام کا جواب ہو یا ایسے جملہ پر آئے گا جس کا مضمون کسی کلام کے لئے بطور جزاء استعمال ہو — کسی مضمون کی ابتداء منظور ہو تو لفظ إذن سے اس کی ابتدا نہیں کریں گے۔ خوب سمجھ لو! — اور کیونکہ جواب اور جزاء کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے لہٰذا اس کا تحقق صرف مستقبل ہی میں ہوگا۔ پس لازمی طور پر اس کا دخول فعل مستقبل پر ہوگا، نہ غیر مستقبل پر۔ یعنی أن مصدریہ کی طرح إذَنْ فعل ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔ مثلاً: ایک شخص کہتا ہے إذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (اس وقت تو جنت میں داخل ہوگا) تو یہ جملہ جواب ہے ایک دوسرے جملہ کا۔ وہ یہ ہے کہ زید نے کہا اَسْلَمْتُ (میں مسلمان ہوگیا) تو سامع نے فوراً کہا إذَنْ... آہ یعنی مسلمان ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

ترکیب: و اذن، للجواب و الجزاء۔ ترکیب گذرچکی — وھو لا یتحقق الا فی الزمان المستقبل: واؤ، عاطفہ۔ ھو، ضمیر راجع عمل إذَنْ کی طرف مبتدا۔ لا یتحقق، فعل۔ ضمیر ھو مستتر فاعل۔ الّا، حرف استثناء۔ فی، جار۔ الزمان المستقبل، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہوکر متعلق ہوا لا یتحقق سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا — فھی لاتدخل الا علی الفعل المستقبل: فا، نتیجہ۔ ھی مبتدا۔ لا تدخل الخ حسب ترکیب مذکور خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل اذن تدخل الجنة فی جواب من قال اسلمت: مثل، مضاف۔ لفظ إذَنْ، ناصب۔ تدخل الخ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ذوالحال۔ فی، جار۔ جواب، مصدر مضاف۔ من، اسم موصول۔ قال، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر راجع من کی طرف فاعل۔ لفظ اسلمت مقولہ۔ فعل فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ

حُرُوْفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ. وَهِيَ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ

لَمْ، وَلَمَّا، وَلَامُ الْاَمْرِ، وَلَا النَّهْيِ، وَاِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ

ترجمہ:۔ چھٹی قسم:۔ ایسے حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ پانچ حروف ہیں لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی، اور اِنْ جو شرط اور جزا کے لئے آتا ہے۔ — (یعنی جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے جملہ میں شرط کے معنیٰ اور دوسرے میں جزا کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور دونوں جملوں میں اپنا اثر قائم کر دیتا ہے) یہ پانچ حروف اس شعر میں جمع ہیں ؎

پنج حرفُ جازمِ فعلند ہر یک بے دغا ‌ اِنْ، وَلَمْ، لَمَّا ولامِ امر، لائے نہی نیز

ترکیب النوع السادس، حروفٌ تجزم الفعل المضارع۔ ترکیب گذر چکی — وھی خمسة احرف۔ ترکیب گذر چکی۔ ایک دوسری ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ: ھی، مبتدا۔ خمسۃ، عدد ممیّز مضاف۔ احرف، مبدل منہ۔ لَمْ الخ بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف الیہ۔ باقی ترکیب حسب سابق۔ — لَمْ، ولمّا، ولام الامر، ولا النھی، وان للشرط و الجزاء: (احدھا، مبتدائے محذوف)، لم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ (ثانیھا) لمّا، معطوف اول۔ و (ثالثھا، مبتدا) لام الامر، مرکب اضافی خبر اور جملہ معطوف ثانی۔ و (رابعھا) لا النھی، معطوف ثالث۔ واو، عاطفہ (خامسھا مبتدا) لفظ اِنْ، ذوالحال۔ للشرط الخ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف رابع۔ معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فَلَمْ: تَجْعَلُ الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنْفِيًّا، مِثْلُ: لَمْ يَضْرِبْ، بِمَعْنَى مَا ضَرَبَ۔

ترجمہ:۔ لَمْ: مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ جیسے۔ لَمْ یضرب ماضرب کے معنیٰ میں ہے۔

تشریح: ان حروف خمسہ میں لم اعرابی تصرف کے ساتھ معنوی تصرف بھی کرتا ہے کہ مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے — اس مقام پر جزدلی نے

Marfat.com

سخت غلطی کی ہے کہ خلاف جمہور یہ لکھ دیا کہ لفظِ مضارع کو لفظ ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے لَمْ یَضْرِبْ کے معنی ہیں نہیں مارا اس نے زمانہ گذشتہ میں۔ اس میں یَضْرِبْ صورۃً مضارع ہی ہے صرف معنیٰ بدل گئے ہیں۔

ترکیب: فلم، تجعل المضارع ماضیاً منفیاً، فا تفصیلیہ۔ لفظ لم، مبتدا۔ تجعل، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ المضارع، مفعول اول ماضیاً منفیاً، مرکب توصیفی مفعول ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔۔۔ مثل لم یضرب، بمعنی ماضرب: مثل، مضاف۔ لم یضرب، ذو الحال۔ با، جار۔ معنی، مضاف۔ لفظ ماضرب، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

> وَلَمَّا مِثْلُ لَمْ لٰكِنَّهَا مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْتِغْرَاقِ مِثْلُ لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ: أَيْ مَاضَرَبَ زَيْدٌ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

ترجمہ: لَمَّا بھی لَمْ کی طرح ہے، مگر لَمَّا استغراق نفی کے ساتھ مخصوص ہے جیسے لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ یعنی گذشتہ پورے زمانہ میں زید نے نہیں مارا۔

تشریح: لَمَّا بھی لم کی طرح مضارع کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے۔ مگر اس میں بہ نسبت لم ایک زائد وصف بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لمّا وقت نفی سے وقت تکلم تک کے پورے زمانہ میں اس فعل کی نفی بیان کرتا ہے۔ برخلاف لم کے کہ اس میں محض بزمانہ گذشتہ فعل کی نفی ہوتی ہے پورے زمانہ کا احاطہ اور استغراق نہیں ہوتا۔ لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ کے معنی گذشتہ پورے زمانہ میں زید سے ضرب کی نفی رہی ۔۔۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ استغراق اور نفی کا پورے گذشتہ زمانہ پر محیط ہونا یہ مدلول تو لمّا ہی کا ہے۔ لم کے مدلول میں امتداد اور استغراق داخل نہیں مگر استغراقی معنی لم کے منافی بھی نہیں ہیں کہ اس کے ساتھ جمع نہ ہو سکیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ جہاں نفی بکلمہ لم ہو وہاں واقعۃً استغراق نہ ہو۔ لَمْ يَضْرِبْ کا ترجمہ۔ نہیں مارا اس نے زمانہ گذشتہ میں۔ جیسا یہ نہیں بتاتا کہ پورے گذشتہ زمانہ میں ضرب کی نفی رہی۔

Marfat.com

ایسے ہی یہ بھی نہیں بتاتا کہ نفی کا استغراق نہیں رہا۔۔ بلکہ سادہ طریق سے نفی ضرب کی خبر ہے، خواہ پورا ماضوی عہد نفی ضرب کے ماتحت ہو۔ واللہ اعلم

ترکیب: و لما، مثل لم۔ لکنہا مختصة بالاستغراق۔ واو، عاطفہ۔ لفظ لمّا، مبتدا۔ مثلُ لم، مرکب اضافی مستدرک منہ لکنّ، حرف مشبہ بالفعل، ھا، اسم۔ مختصة، اسم مفعول۔ بالاستغراق، جار مجرور متعلق مختصة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مقدر اور متعلق سے مل کر خبر لکنّ، اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل لما یضرب زید، ای ماضرب زید فی شئ من الازمنة الماضیة مثل، مضاف۔ لمّا حرف جازم۔ یضرب، فعل۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ ای، حرف تفسیر۔ ما، نافیہ۔ ضَرَبَ، فعل۔ زَیدٌ، فاعل۔ فی، جار۔ شئٍ، موصوف۔ من، جار۔ الازمنة الماضیة مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ماضَرَبَ سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَلَامُ الْأَمْرِ: وَهِیَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ، إِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ مِثْلُ لِيَضْرِبْ: أَوْ عَنِ الْفَاعِلِ الْمُتَكَلِّمِ: مِثْلُ لِأَضْرِبْ: وَلْنَضْرِبْ أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ الْغَائِبِ: مِثْلُ لِيُضْرَبْ: أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ الْمُخَاطَبِ: مِثْلُ لِتُضْرَبْ: أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ الْمُتَكَلِّمِ: مِثْلُ لِأُضْرَبْ، وَلْنُضْرَبْ

ترجمہ:۔ لام امر، طلب فعل کے لئے آتا ہے۔ یہ طلب یا فاعل غائب سے متعلق ہو گی۔ جیسے لِیَضْرِبْ: چاہیے کہ مارے وہ۔ یا یہ طلب فاعل متکلم سے ہو گی جیسے لِأَضْرِبْ لِنَضْرِبْ: چاہیے کہ میں ماروں یا ہم ماریں۔ یا مفعول غائب سے جیسے لِیُضْرَبْ: چاہیے کہ مارا جاوے وہ۔ یا مفعول مخاطب سے۔ جیسے۔ لِتُضْرَبْ: چاہئے کہ تو پیٹا جائے۔ یا مفعول متکلم سے۔ جیسے لِأُضْرَبْ: لِنُضْرَبْ: چاہیے کہ میں پیٹا جاؤں، یا ہم

Marfat.com

پیٹے جائیں۔

تشریح: لام امر طلب فعل کے لئے آتا ہے۔ یہ طلب یا فاعل غائب سے متعلق ہو گی۔ جیسے لِیَضرب: چاہیئے کہ مارے وہ۔ وہ کا مشارٌ الیہ غائب ہے مثلاً زید غائب سے فعل ضرب کی طلب مقصود ہو تو اس کے اظہار کے لئے مضارع غائب پر لام امر مکسور لاکر آخر کو مجزوم کردیں گے۔ اور یوں کہیں گے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ: یعنی ہماری خواہش ہے کہ زید ضرب کا فعل کرے۔ یا یہ طلب فاعل متکلم سے ہو گی۔ اگرچہ ایسا کم ہو گا۔ کہ انسان اپنے نفس سے منفرداً یا مجتمعاً کسی فعل کا طالب ہو۔ اور اس کے لئے مضارع متکلم پر لام امر داخل کر کے خود کو مخاطب بنائے۔ عموماً طلب غیر سے ہوا کرتی ہے۔ خواہ غیر سامنے ہو یا غائب۔ مثال: لِاَضْرِبْ: لِنَضْرِبْ (چاہیئے کہ میں ماروں، یا ہم ماریں)۔ یا مفعول غائب سے یعنی فعل مضارع مجہول پر لام امر داخل ہو کر بجائے فاعل کے مفعول سے فعل کا طالب ہوتا ہے۔ مثلاً لِیُضْرَبْ: چاہیئے کہ مارا جاوے وہ۔ اس مثال میں لام امر کے ذریعہ مضروبیت کی طلب ہے۔ جس کا تعلق مفعول غائب مثلاً زید سے ہو رہا ہے۔ یعنی زید کو پٹنا چاہیئے اگرچہ اس طلب کے لئے ضاربیت کی طلب از بس ضروری ہے۔ مگر وہ زید سے نہیں، زید سے تو صرف مضروبیت مطلوب ہے اور کچھ نہیں۔ یا مفعول مخاطب سے طلب کا تعلق ہو۔ جیسے۔ لِتُضْرَبْ (چاہیئے کہ تو پیٹا جائے) یا مفعول متکلم سے تعلق ہو جیسے۔ لِاُضْرَبْ: لِنُضْرَبْ: اس کی تشریح و توضیح مثل سابق سمجھی جائے۔

ترکیب: ولام الامر، وهي لطلب الفعل: واو، عاطفہ۔ لام الامر، مرکب اضافی مبتدا اور خبر بقرینہ جملہ آئندہ محذوف۔ واو، عاطفہ۔ هي، مبتدا۔ لام، جار۔ طلب، مصدر مضاف۔ الفعل، مضاف الیہ۔ اِمّا عن الفاعل الغائب: اِمّا، حرف عطف برائے تردید۔ عن، جار۔ الفاعل الغائب، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ او عن الفاعل المتکلم: حسب ترکیب مذکور معطوف اول او عن المفعول الغائب: معطوف ثانی۔ او عن المفعول المخاطب: معطوف ثالث۔ او عن المفعول المتکلم: معطوف رابع۔ معطوف علیہ چاروں معطوفات سے مل کر متعلق ہوا طلب سے۔ مصدر مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی هي کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل لیضرب

Marfat.com

مثل، مضاف۔ لام، برائے امر جازم مضارع۔ یضرب، فعلِ مضارع معروف، ھو، ضمیر مستتر راجع معہود ذہنی کی طرف فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا ــــ ایک مختصر ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مثل، مضاف لفظ لیضرب، مضاف الیہ۔ باقی حسبِ سابق۔

تنبیہ:۔ مثالوں کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ ایک مثال کی ترکیب کر دی گئی ہے۔ باقی اسی پر قیاس کر کے خود نکال لیں۔

وَلَا النَّهْيِ: وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْأَمْرِ. أَيْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ: إِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ، أَوِ الْمُخَاطَبِ، أَوِ الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لَا يَضْرِبُ، وَلَا تَضْرِبُ، وَلَا أَضْرِب، وَلَا نَضْرِبُ

ترجمہ:۔ اور نہی کا لا: امر کے لام کی ضد ہے۔ یعنی ترکِ فعل کی طلب کے لئے آتا ہے (پھر یہ ترک کی طلب،) ــــ یا فاعل غائب سے ہوگی۔ جیسے۔ لَا یَضْرِبُ: (نہ مارے وہ) یا فاعل مخاطب سے۔ جیسے لَا تَضْرِبُ (مت مار تو)۔ یا فاعل متکلم سے۔ جیسے لَا اَضْرِبُ۔ لَا نَضْرِبُ: (نہ ماروں میں، نہ ماریں ہم)

تشریح:۔ اور نہی کا لا امر کے لام کی ضد ہے کہ امر میں فعل کی طلب ہوتی ہے اور اس میں ترکِ فعل کی طلب۔ خواہ وہ فعل وجودی ہو یا عدمی۔ جیسے لا تترکْ میں فعل ترک کا ــــ جو کہ عدمی ہے (کیونکہ ترک کے معنی چھوڑنے کے ہیں) ترک مطلوب ہوا یعنی ترک الترک۔ پھر یہ ترک کی طلب یا فاعل غائب سے ہوگی۔ جیسے لا یضرب (نہ مارے وہ) یا فاعل مخاطب سے۔ جیسے لا تضرب (مت مار تو) یا فاعل متکلم سے۔ جیسے لا اضرب: لا نضرب: (نہ ماروں میں، نہ ماریں ہم)

لامِ امر اور لائے نہی میں فرق:۔ گویا لائے نہی نسبتاً لامِ امر سے عام ہوا کہ اس کا مضارع کے تمام صیغوں سے تعلق ہوتا ہے۔ غائب سے بھی، حاضر سے بھی، برخلاف لامِ امر کے کہ وہ مخاطب کے صیغوں پر نہیں آتا۔ صیغ مجہول میں دراصل ترکِ فعل کا مطالبہ فاعل ہی سے ہوتا ہے مفعول سے ترک مضروبیت کا مطالبہ ایک بے معنی بات ہے۔ اسی لئے اس کا ذکر نہیں کیا۔

Marfat.com

ترکیب: ولا النهی؛ وھی ضد لام الامر ای لطلب ترک الفعل: وا عاطفہ۔ لا النہی، مرکب اضافی مبتدا۔ خبر محذوف۔ واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا ضد، مصدر مضاف۔ لام الامر، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفسَّر۔ ای، حرفِ تفسیر۔ لام، جار۔ طلب، مصدر مضاف۔ ترک الفعل، مرکب اضافی مضاف الیہ ــــ اِمّا عن الفاعل الغائب: اِمّا حرفِ عطف برائے تردید۔ عن جار۔ الفاعل، موصوف۔ الغائب، معطوف علیہ ــــ او المخاطب: معطوف اول او المتکلم۔ معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق طلب سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاِنْ: وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ، وَ الْجُمْلَةُ الْاُوْلٰى تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَ الثَّانِيَةُ قَدْ تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَ قَدْ تَكُوْنُ اِسْمِيَّةً. وَ تُسَمَّى الْاُوْلٰى شَرْطًا وَ الثَّانِيَةُ جَزَاءً، فَاِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ، اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهٗ، فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ اِنْ عَلٰى سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ، مِثْلُ: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ: وَاِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ: وَ اِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ. وَاِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْجَوَازِ، نَحْوُ اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ:

ترجمہ: اِنْ: دو جملوں پر داخل ہوا کرتا ہے، جملہ اولی ــ (ہمیشہ) فعلیہ ہوتا ہے۔ اور جملہ ثانیہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ۔ جملہ اولی کا نام شرط ہوتا ہے، اور جملہ ثانیہ کا نام جزا ــــ پھر اگر شرط و جزا، یا تنہا شرط ہی فعل مضارع ہو تو بطورِ وجوب یہ اِنْ فعل مضارع کو مجزوم کرے گا۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ: اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا۔ اور اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ: معنی اس کے بھی وہی ہوں گے جو پہلی مثال

کے تھے۔ اور اِنْ تَضْرِبْ فَزَیْدٌ ضَارِبٌ: اگر تو مارے گا تو زید بھی ضارب ہوگا۔
اور اگر صرف جزا ہی فعل مضارع ہو تو لفظ اِنْ اس کو علی سبیل الجواز ساکن کرے گا
جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ:

تشریح: اور جوازم میں اِنْ دو جملوں پر داخل ہوا کرتا ہے جس میں جملہ اولیٰ تو ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور جملہ ثانیہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ جیسے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ[۱]۔ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ جملہ اسمیہ ہے۔ اور اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ[۲]۔ میں يغفر لهم... آہ جملہ فعلیہ ہے۔

یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ[۳]۔ میں جملہ اولیٰ اسمیہ ہے نہ فعلیہ۔؟ وجہ یہ ہے کہ اَحَدٌ سے قبل اس کا فعل اِسْتَجَارَكَ محذوف ہے۔ اور اِسْتَجَارَكَ مذکور، اِسْتَجَارَكَ محذوف پر دلیل ہے۔ یعنی اصل میں یوں تھا۔ وَاِنِ اسْتَجَارَكَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ۔ بہرحال جملہ اولیٰ جملہ فعلیہ ہے۔ اسمیہ نہیں۔

خیر جملہ اولیٰ کا نام شرط ہوتا ہے۔ اور جملہ ثانیہ کا نام جزا۔ پھر اگر شرط و جزا یا تنہا شرط ہی فعل مضارع ہو تو بطور وجوب یہ اِنْ فعل مضارع کو مجزوم کرے گا یعنی آخر مضارع پر صورۃً سکون لائے گا۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ: یہاں دونوں فعل مضارع ہونے کی بنا پر صورۃً مجزوم ہیں۔ اور اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ میں جزا فعل ماضی ہے جو محلاً مجزوم ہے اگرچہ لفظاً مجزوم نہیں۔ اور اِنْ تَضْرِبْ فَزَیْدٌ ضَارِبٌ: (اگر تو مارے گا تو زید بھی ضارب ہوگا) یہاں جزا جملہ اسمیہ ہے۔ اور اگر صرف جزا ہی فعل مضارع ہو تو لفظ اِنْ اس کو علی سبیل الجواز ساکن کرے گا جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ: یہاں اَضْرِبْ جزا کو مجزوم و مرفوع دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ جزم تو

---

[۱] اگر پہونچتی ہے ان کو خرابی ان کے کرتوتوں کے نتیجہ میں تو ناگاہ وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ [۲] اگر باز آجائیں وہ تو بخش دیئے جاویں گے ان کے پچھلے گناہ۔ [۳] اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا طالب ہوتا ہے پناہ دے دو۔ (آیات کا ترجمہ لکھ دیا ہے، گو تمثیل میں ترجمہ کی حاجت نہیں) ۱۲

Marfat.com

اس بنا پر کہ عامل جازم موجود ہے، اور کوئی شئ مانع عمل جزم نہیں ہے۔ — اور رفع اس بنا پر کہ جب شرط ہی میں — (جو لفظ ان کا بلا واسطہ مدخول ہے) عمل نہیں تو جزا میں — (جس سے جازم کا تعلق بواسطہ شرط ہو رہا ہے۔) کیا عمل ہوگا۔۔؟

ہم نے آغاز بحث میں اِنْ لِلشَّرْطِ وَ الْجَزَاءِ کی تشریح کرتے ہوئے اس طرف اشارہ کر دیا تھا کہ کلمۂ شرط کا عمل دونوں جملوں پر ہے۔ مثلاً: لفظی جزم کی صورت میں جس طرح شرط کا جزم کلمۂ شرط کے باعث ہے اسی طرح جزا کا جزم بھی اسی کے زیر اثر ہے۔ جس طرح کہ ابتدا مبتدا میں بھی عامل ہے۔ اور خبر میں بھی۔ — خلیل اور مبرد کے نزدیک اِنْ صرف شرط میں عامل ہے۔ پھر اِنْ شرطیہ اور شرط مل کر جزا میں عامل ہوتے ہیں — عند الاخفش اداۃِ شرط عاملِ شرط، اور خود شرط عامل جزا۔ — اور کوفیین کے نزدیک شرط کا جزم کلماتِ شرط کی بنا پر ہے اور جزاء کا جزم جوارِ شرط کی بنا پر۔ جوار پڑوس کو کہتے ہیں۔ پڑوس کا اپنے پڑوس پر اثر ہوتا ہی ہے۔ شرط مجزوم، تو جزا اس کے پڑوس میں رہتے ہوئے کیوں نہ مجزوم ہوتی — ؟

ترکیب وان؛ وهي تدخل على الجملتين: وان کی ترکیب حسب سابق۔ هي، مبتدا۔ تدخل، فعل مضارع معروف۔ هي، ضمیر مستتر فاعل۔ على الجملتين جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ والجملة الاولى تكون فعلية: الجملة الاولى، مرکب توصیفی مبتدا۔ تکون، فعل مضارع ناقص۔ هي، ضمیر مستتر اسم۔ فعلية، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا — والثانية، قد تكون فعلية، وقد تكون اسمية: الثانية مبتدا۔ قد، برائے تقلیل۔ تكون فعلية، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ قد تكون الخ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وتسمى الاولى شرطا۔ والثانية جزاء۔ واو، عاطفہ۔ تسمى، فعل مضارع مجہول۔ الاولى، نائب فاعل۔ شرطا، مفعول بہ (ثانی) فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ (تسمى، فعل مضارع محذوف) الثانية، نائب فاعل۔ جزاء، مفعول بہ (ثانی) فعل مقدر نائب فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔فان کان الشرط و الجزاء ، او الشرط وحدہ فعلا مضارعًا فتجزمہ ان علی سبیل الوجوب. فا، تفصیلیہ۔ ان، حرفِ شرط۔ کان، فعل ماضی ناقص۔ الشرط، معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ الجزاء، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر معطوف علیہ۔ او، حرفِ عطف۔ الشرط، ذوالحال. وحدؔ مضاف۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر بتاویل منفردًا حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم۔ فعلًا مضارعًا، مرکب توصیفی خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فا، جزائیہ تجزم، فعل مضارع معروف۔ ہٗ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ کلمہ ان، فاعل۔ علی، جار۔ سبیل الوجوب، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق تجزم سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ وان کان الجزاء وحدہٗ فعلا مضارعًا: حسب ترکیب مذکور شرط۔ فتجزمہ علی سبیل الجواز: مثل ترکیب مذکور جزا۔ مثل ان تضرب اضرب: مثل، مضاف۔ بعد کے تمام جملے مضاف الیہ۔ ان، حرفِ شرط۔ تضرب، فعل مضارع معروف۔ انتَ، ضمیر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اضرب، جزا۔ وان تضرب ضربت: واوٗ، عاطفہ۔ ان تضرب الشرح مذکور شرط۔ ضربت، جزا۔ وان تضرب فزید ضارب: واوٗ، عاطفہ ان تضرب، شرط۔ فا، جزائیہ۔ زید، مبتدا۔ ضارب، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل کا۔

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ

اَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً عَلٰى مَعْنَى اِنْ، وَتَدْخُلُ عَلَى الْفِعْلَيْنِ وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ الْاَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِيْ۔ وَيُسَمَّى الْاَوَّلُ شَرْطًا وَالثَّانِيْ جَزَاءً. فَاِنْ كَانَ الْفِعْلَانِ مُضَارِعَيْنِ، اَوْ كَانَ الْاَوَّلُ مُضَارِعًا دُوْنَ الثَّانِيْ فَالْجَزْمُ وَاجِبٌ فِي الْمُضَارِعِ۔ وَهِيَ تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ. مَنْ، وَمَا، وَاَيٌّ، وَمَتٰى، وَاَيْنَمَا، وَاَنّٰى، وَمَهْمَا، وَحَيْثُمَا، وَاِذْمَا.

Marfat.com

ترجمہ:۔ ساتویں قسم: وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ مگر اس وقت ج
کہ یہ اسماء معنیٰ اِنْ پر مشتمل ہوں اور یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔ جن میں ا
فعل سبب ہوتا ہے ثانی فعل کا۔ فعل اول کو شرط اور ثانی کو جزا کہا جاتا ہے پھر اگر
دونوں فعل مضارع ہوں، یا ان میں کا اول فعل مضارع ہو دوسرا فعل مضارع
ہو تو فعل مضارع پر جزم ضروری ہوگا۔ وہ نو اسم ہیں۔ مَنْ، مَا، أَيُّ، مَتٰى
أَيْنَمَا، أَنّٰى، مَهْمَا، حَيْثُمَا، إِذْمَا،۔۔ یہ نو اسماء اس شعر میں جمع ہیں خوب یاد کر لو

مَنْ وَمَا، مَہْمَا وَأَيُّ، حَيْثُمَا، إِذْمَا، مَتٰى
أَيْنَمَا، أَنّٰى نُہ اسم جازم آمد فعل ر

تشریح عوامل کی ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔
اس وقت جب کہ یہ اسماء معنیٰ اِنْ پر مشتمل ہوں۔ ورنہ نہیں مثلاً م
اگر موصولہ ہو، یا استفہامیہ تو وہ مضارع پر جزم کا عمل نہیں کرے گا۔ ہاں تضمن مع
شرط کی بنا پر شرط کا عمل جزم اس سے ظاہر ہوگا۔ مصنف نے اسماء تجزم
الفعل اھ کہہ کر یہ واضح کردیا کہ یہ عوامل تسعہ اسماء ہیں، حروف نہیں۔ اس طرح
مصنف نے اِذْ مَا کے اسم اور حرف ہونے کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کردیا کہ وہ اِذ
کے اسم کہنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں جن میں سببیت اور مسببیت کا علا
ہوتا ہے یعنی فعل اول سبب ہوتا ہے فعل ثانی کا۔ فعل اول کو شرط اور ثانی کو ج
کہا جاتا ہے۔ یعنی فعل ثانی فعل اول کا بدلہ اور اس سے پیدا شدہ نتیجہ ہے۔

پھر اگر وہ دونوں فعل مضارع ہوں، یا اُن میں کا اول فعل مضارع ہو ثانی مضا
نہ ہو۔ دُوْنَ کے معنیٰ تجاوز کرنے کے آتے ہیں۔ یعنی ثانی کو چھوڑ کر صرف اول مضار
ہو تو ہر دو حالت میں فعل مضارع پر جزم ضروری ہوگا۔

ترکیب:۔ النوع السابع: اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونہ

لہ اصل یہ ہے کہ جملہ شرطیہ میں شرط وجزاء صرف وہ فعل ہوتے ہیں جو پورے جملہ شرطیہ ر
وجزا) میں واقع ہیں۔ لیکن توسعاً ومجازاً فعل مع متعلقات پر شرط کا، اور اسی طرح دوسرے فع
پر مع اس کے متعلقات کے جزا کا اطلاق کردیا جاتا ہے ۱۲۔ منہ

مشتملة علی معنی ان: النوع السابع، مرکب توصیفی مبتدا۔ اسماء، موصوف۔ تجزم، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ الفعل المضارع، مرکب توصیفی مفعول بہ۔ حال، مضاف۔ کون، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ ھا، ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ اسم۔ مشتملة، اسم فاعل۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ علی، جار۔ معنی، مضاف۔ لفظ ان، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مشتملة سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر کون کی۔ کون اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا حال مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل فاعل مقدر مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وتدخل علی الفعلین۔ واو، مستانفہ۔ تدخل، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر فاعل۔ علی الفعلین، جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ——— ویکون الفعل الاول سببًا للفعل الثانی: واو، عاطفہ۔ یکون، فعل مضارع ناقص۔ الفعل الاول، مرکب توصیفی اسم۔ سببًا، مصدر۔ لام، جار۔ الفعل الثانی، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق سببًا سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فان کان الفعلان مضارعین: فا، تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط۔ کان، فعل ماضی ناقص۔ الفعلان، اسم۔ مضارعین، خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ——— او کان الاول مضارعًا دون الثانی: او، حرف عطف کان الاول مضارعًا، فعل ناقص با اسم وخبر۔ دون، مضاف۔ الثانی، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط ——— فالجزم واجب فی المضارع: فا، جزائیہ۔ الجزم، مبتدا۔ واجب، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ فی المضارع، جار مجرور متعلق واجب سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل جملہ شرطیہ ہوا

فَمَنْ: وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُوْلِ، نَحْوُ:

Marfat.com

مَنْ يُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ: أَيْ إِنْ يُكْرِمْنِيْ زَيْدٌ أُكْرِمْهُ، وَإِنْ يُكْرِمْنِيْ عَمْرٌو أُكْرِمْهُ

ترجمہ: پس مَنْ: صرف ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثال: مَنْ يُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ: جو میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا۔ یعنی إِنْ يُكْرِمْنِيْ زَيْدٌ أُكْرِمْهُ، وَإِنْ يُكْرِمْنِيْ عَمْرٌو أُكْرِمْهُ: اگر میرا اکرام زید کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا۔ اور اگر عمرو کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا۔

تشریح فا تفصیلیہ ہے۔ یہاں سے اسماء تسعہ کے مواقع استعمال کی تفصیل اور ان کے خصوصی احوال بیان کرتے ہیں۔ پس ان اسماء میں مَنْ تو صرف ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثال من یکرمنی اکرمہ: جو میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا۔ بلحاظ تضمن معنی اِنْ شرطیہ اس کا یہ مفہوم ہوا کہ ان یکرمنی زید اکرمہ، و ان یکرمنی عمرو اکرمہ: اگر میرا اکرام زید کرے گا تو میں زید کا اکرام کروں گا۔ اور اگر عمرو کرے گا تو میں عمرو کا اکرام کروں گا وعلی ہذا خالد، ولید، سعید وغیرہ۔ گویا اس تفصیل میں پڑنے کے بجائے کہ ایک ایک کا نام لے کر مقصد کا اظہار کیا جاتا ایک مختصر اور عام راستہ اختیار کر لیا جس میں بلا تخصیص زید، عمرو، بکر، خالد ولید سب ہی آ گئے۔ مثال مذکور کا لفظ مَنْ اگرچہ موصولہ، موصوفہ، استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے مگر مؤلف کا تعلق بجز معنیٔ شرط اور کسی معنی سے نہیں۔ ہر دو فعل کا مجزوم ہونا اسی صورت سے متعلق ہے کہ مَنْ شرطیہ ہو۔ ورنہ موصولہ، یا موصوفہ ہونے کی تقدیر میں مبتدا ہوگا۔ اور جملۂ اولیٰ موصول کا صلہ، یا موصوف کی صفت ہوگا۔ اور جملۂ ثانیہ خبر۔ لہٰذا دونوں مرفوع ہوں گے۔ اور بر تقدیر استفہام جملۂ اولیٰ میں فعل مضارع مرفوع، اور جملۂ ثانیہ میں بر بنا بر جواب استفہام مجزوم ہوگا۔ استفہامیہ کی صورت میں جملۂ اولیٰ خبر مبتدا ہوگا اور جملۂ ثانیہ جواب استفہام — خوب سمجھ لیں۔

ترکیب: فمن؛ و هو لا یستعمل الا فی ذوی العقول: فا، تفصیلیہ۔ لفظ مَنْ، مبتدا، خبر محذوف۔ ھو، مبتدا۔ لا، حرفِ نفی۔ یستعمل، فعل مضارع مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع من کی طرف نائب فاعل۔ اِلّا، حرف استثناء۔ فی، جار۔

Marfat.com

ذوی العقول، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق لا یستعمل سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے ثانی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ نحو من یکرمنی اکرمہ ؛ نحو، مضاف۔ منؔ، شرطیہ۔ یکرمنی، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکرمہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مفسَّر۔ ای ان یکرمنی زید اکرمہ. وان یکرمنی عمرٌو اکرمہ؛ ای حرفِ تفسیر۔ ان، حرف شرط۔ یکرم، فعل مضارع معروف۔ نون، وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکرم، فعل مضارع واحد متکلم۔ ہٗ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ واؤ، عاطفہ۔ ان یکرمنی الخ، شرط۔ اکرمہ، جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَمَا: وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِيْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ غَالِبًا ؛ نَحْوُ: مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ: أَيْ إِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ أَشْتَرِ الْفَرَسَ؛ وَإِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ الثَّوْبَ ؛

ترجمہ:۔ ما: بیشتر غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: مَا تَشْتَرِ، اَشْتَرِ ؛ جو تم خریدو گے وہ میں خریدوں گا یعنی: اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ اَشْتَرِ الْفَرَسَ؛ اگر تم گھوڑا خریدو گے تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا۔ اور اِنْ تَشْتَرِ الثوبَ اَشْتَرِ الثَّوبَ ؛ اگر تم کپڑا خریدو گے تو میں بھی کپڑا خریدوں گا۔

تشریح:۔ دوسرا اسم مَا ہے۔ جس کا بیشتر غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے۔ گا ہے اس کا خلاف بھی ہوتا ہے کہیں ذوی العقول کو کسی خاص وجہ سے غیر ذوی العقول قرار دے کر لفظِ ما استعمال کر دیتے ہیں۔ نحو ما تشتر اشتر اب بلحاظِ تضمن معنیٰ اِنْ، اس کا مطلب واضح کرتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

متکلم نے بات کو مختصر کرنے کے لئے لفظ ما کو۔ (جس میں دو، بہ عمر کی تفصیلات سما سکتی ہیں۔) اختیار کیا ہے۔ مثلاً: اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ اَشْتَرِ الْفَرَسَ، وَاِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ اَشْتَرِ الثَّوْبَ، اِلٰی غیر ذلک — یعنی یہ مختصر سا جملہ ان تمام تفصیلات کے قائم مقام ہے کہ اگر تم گھوڑا خرید وگے تو میں بھی گھوڑا خرید وں گا۔ اگر تم کپڑا خرید وگے تو میں بھی کپڑا خرید وں گا وغیر ذلک۔

ترکیب وھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول غالبًا: ھو، مبتدا۔ لا، نافیہ۔ یستعمل، فعل مضارع مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر ذو الحال۔ غالبًا، حال۔ ذو الحال حال سے مل کر فاعل۔ اِلَّا، حرف استثنا۔ فی، جار۔ غیر الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مستثنا سے مفرغ ہو کر متعلق ہوا لا یستعمل ہے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔

وَاَیٌّ: وَھُوَ لَا یُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِیْ ذَوِی الْعُقُوْلِ، وَتَلْزَمُہُ الْاِضَافَۃُ: مِثْلُ اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ: اَیْ اِنْ یَضْرِبْنِیْ زَیْدٌ اَضْرِبْہُ، وَاِنْ یَضْرِبْنِیْ عَمْرٌو اَضْرِبْہُ

ترجمہ:۔ اَیٌّ: ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے اضافت لازم ہے۔ جیسے: اَیُّھُمْ الخ ان میں سے جو مجھ کو مارے گا میں اسے ماروں گا۔ یعنی اگر زید مجھے مارے گا تو میں زید کو ماروں گا۔ اور عمرو مارے گا تو عمرو کو ماروں گا۔

تشریح اسمائے تسعہ کا تیسرا اسم اَیٌّ ہے جو ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے اضافت لازم ہے۔ کیونکہ اَیٌّ ایک مبہم اسم ہے۔ مضاف الیہ سے ابہام رفع ہو کر تعیین پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً: اَیٌّ کا اردو ترجمہ کون، کونسا، جونسا ہے اس میں انسان، حیوان، وقت، مکان سب شامل ہیں۔ کونسا آدمی، کونسا جانور، کونسی جگہ، کونسا وقت، جب یوں کہا اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ، یا اَیُّ الْفَرَسِ یا اَیُّ حِیْنٍ، یا اَیُّ مَکَانٍ، تب معلوم ہوا کہ یہاں فلاں چیز مراد ہے۔

لہ لیکن جب یہ بات ہے کہ اضافت سے رفع ابہام ہوتا ہے تو یہ کہنا غلط ہو جائے گا کہ اَیٌّ صرف ذوی العقول ہی میں مستعمل ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

لفظ أيٌّ شرطیہ ہونے کے علاوہ استفہامیہ، موصولہ، موصوفہ بھی آتا ہے۔ اَيُّهُمْ اَخُوْكَ: استفہامیہ ہے یعنی ان میں کونسا تیرا بھائی ہے۔۔ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا میں اَيٌّ موصولہ ہے۔ پوری آیت یہ ہے۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ ......آہ۔ پھر ہم ضرور ضرور نکال دیں گے ہر گروہ سے ان لوگوں کو جو رحمان کے مقابلہ میں زیادہ سرکش ہوں گے۔۔ موصوفہ کی مثال یا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ! (اے وہ شخص جو کہ انسان ہے) مگر یہاں صرف شرطیہ سے بحث ہے۔۔ جس میں ان شرطیہ کے معنی پڑے ہوئے ہیں۔ مثل: اَيُّهُمْ يَضْرِبُنِيْ اَضْرِبْهُ: ان میں جو مجھ کو مارے گا میں اسے ماروں گا۔ یعنی اگر زید مجھے مارے گا تو میں زید کو ماروں گا۔ اور عمرو مارے گا تو عمرو کو ماروں گا۔

ترکیب:- و تلزمه الاضافة: واؤ، عاطفہ۔ تلزم، فعل مضارع۔ ہ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ الاضافة، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ــــ مثل ايهم يضربنى، اضربه: مثل، مضاف۔ ایٌّ، شرطیہ لازم الاضافت یضرب، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ نون، وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل در مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اضربہ، جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مفسَّر۔ ای ان یضربنی زید، اضربه. و ان یضربنی عمرٌو، اضربه حسب ترکیب سابق مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَمَتٰى: وَهُوَ لِلزَّمَانِ: مِثْلُ مَتٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ: أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ اَذْهَبِ الْيَوْمَ: وَإِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا.

ترجمہ:- متیٰ: زمانہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَتٰى تَذْهَبْ الخ جب تو جائے گا تب ہی میں جاؤں گا۔ یعنی تو اگر آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا۔ ادر اگر کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا۔

تشریح:- جوازم مضارع میں چوتھا اسم متیٰ ہے۔ اور یہ استغراق زمانہ کے لئے آتا ہے۔ بالخصوص جب کہ اس کے آخر میں ما ابہامیہ لگ جائے تو استغراق اور ابہام اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ مثل: مَتٰى تَذْهَبْ اَذْهَبْ: جب تو جائے گا تب میں

جاؤں گا۔ یعنی تو اگر آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا۔ اور اگر کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا۔

وَأَيْنَمَا: وَ هُوَ لِلْمَكَانِ، مِثْلُ: أَيْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ: أَيْ إِنْ تَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ أَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ: وَإِنْ تَمْشِ إِلَى السُّوْقِ أَمْشِ إِلَى السُّوْقِ

ترجمہ:۔ اینما: مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: اینما... آہ۔ یعنی جس جگہ تم چلوگے میں بھی چلوں گا۔ یعنی اگر تم مسجد چلوگے تو میں مسجد چلوں گا۔ اگر تم بازار چلوگے تو میں بازار چلوں گا۔

تشریح انہی تسعہ جوازم میں اینما ہے۔ جو استغراق مکان کے لئے آتا ہے مثل اینما ... آہ یعنی جس جگہ تم چلوگے میں بھی چلوں گا اس کے عموم میں مسجد، بازار، صحرا، باغ، سفر، حضر کی تمام منزلیں داخل ہیں۔ یعنی اگر تم مسجد چلوگے تو میں مسجد چلوں گا اگر تم بازار چلوگے تو میں بازار چلوں گا۔

وَأَنّٰى: وَ هُوَ أَيْضًا لِلْمَكَانِ: مِثْلُ أَنّٰى تَكُنْ أَكُنْ: أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ أَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ: وَإِنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ أَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ

ترجمہ:۔ اَنّٰی: بھی مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ: جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا۔ اگر تو شہر میں رہے گا تو میں شہر میں رہوں گا۔ اور اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں جنگل میں رہوں گا۔

تشریح اور انھیں میں اَنّٰی بھی ہے۔ اور یہ بھی اینما کی طرح مکان کے لئے آتا ہے۔ اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ: جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا۔ اگر تو شہر میں رہے گا تو میں شہر میں رہونگا۔ اور اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں جنگل میں رہوں گا ۔۔۔ کون: کا ترجمہ رہنا، ہونا دونوں آتے ہیں۔ بادیہ: کھلے میدان اور جنگل کو کہتے ہیں۔

صاحب ضوء نے مصباح کی شرح میں اَنّٰی تکن اَکُنْ کو بمعنی کَیْفَ لے کر استغراق احوال پر آتا ہے۔ یعنی جس حال پر تم ہوگے میں بھی اسی حال پر رہوں گا۔ یعنی اگر تم شہر میں مقیم ہوگے تو میں بھی مقیم ہوں گا۔ اور اگر سفر کی حالت میں ہوگے تو میں بھی اسی حال میں

Marfat.com

ہوں گا۔۔ اقامت اور سفر دونوں احوال ہیں ــــ اس تقدیر پر اَنّٰی ترکیب میں ظرف نہ ہوگا۔ بلکہ ضمیر فاعل سے حال ہوگا۔ ــــ اصل یہ ہے کہ اَنّٰی: کَیْفَ، اور اَیْنَ دونوں معنی میں مستعمل ہے۔ مگر ہم معنیٰ اَین ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس سے قبل لفظ مِن ہو۔ خواہ ملفوظ ہو یا مقدر۔ مثال مذکور میں اَنّٰی جب کہ اَین کے معنی میں ہے تو شارح کو تشریحِ مثال کے سلسلہ میں تقدیرِ مِنْ کا اشارہ کرنا لازم تھا۔ یوں کہنا چاہیے تھا اَی مِنْ اَیْنَ تَکُنْ اَکُنْ: اس کے بعد تضمن معنیٰ اِنْ کے لحاظ سے اس کی مذکورہ تشریح فرماتے۔

وَمَهْمَا: وَهُوَ لِلزَّمَانِ: مِثْلُ مَهْمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ: أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ: وَإِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا

ترجمہ: مہما: زمان کے لئے آتا ہے۔ مثال: مَهْمَا تَذْهَبْ... آہ۔ جس وقت تم جاؤ گے میں جاؤں گا۔ اگر تم آج جاؤ گے تو میں آج جاؤں گا۔ اور اگر تم کل جاؤ گے تو میں کل جاؤں گا۔

تشریح انھیں میں مہما بھی ہے۔ اور یہ زمان کے لئے آتا ہے۔ مثال: مَهْمَا تَذْهَبْ آہ جس وقت تم جاؤ گے میں جاؤں گا اگر تم آج جاؤ گے تو میں آج جاؤں گا اور اگر تم کل جاؤ گے تو میں کل جاؤں گا ــــ علامہ زمخشری کو اس پر سخت اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مہما، کو ان لوگوں نے جو عربیت کی دستگاہ نہیں رکھتے ہیں اپنے اصلی مقلم سے ہٹا کر تحریف کر دی ہے۔ اصل میں مہما بمعنی ما ہے۔۔ نہ بمعنی مَتٰی۔ ــــ علامہ عبد الرسول نے اس پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ مصنف نے متفق علیہ و کثیر الاستعمال معنی چھوڑ کر ایک ایسے معنی اختیار کئے جو اگر ثابت بھی ہوں تو بہت قلیل اور نادر ہونگے ــــ لیکن امامِ لغت علامہ مجد الدین فیروز آبادی نے اپنی مشہور کتاب قاموس میں مہما کے تین معنی بیان فرمائے ہیں۔ اس میں مصنف کے بیان کردہ معنی بھی شامل ہیں۔۔ (۱) ــــ ایک غیر زمانی متضمن معنی شرط: مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ اٰيَةٍ: بمعنی اَيُّمَا تَأْتِنَا بِهِ: یعنی مِنْ اٰيَةٍ، مَهْمَا کا بیان ہے۔۔ آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔ جو آیت بھی تم لاؤ ہم تمھاری بات ماننے والے نہیں ہیں۔ (۲) ــــ دوسرے معنی وہی ہیں جو مصنف نے بیان کئے ہیں۔ یعنی مہما زمان اور شرط کے لئے آتا ہے۔۔ مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔۔

وَإِنَّكَ مَهْمَا تُعْطِ بَطْنَكَ سُؤْلَهُ ... وَفَرْجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الذَّمِّ اَجْمَعَا

یعنی اگر تو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی مانگ پوری کرتا رہا تو تو برائیوں کی آخری حد تک پہنچ جائے گا۔ (۳) —— تیسرے استفہام کے معنی بیان کئے ہیں۔ بہرحال مصنفؒ کے پیش کردہ معنی بھی مستعمل معنی ہیں۔ اور یہاں زیر بحث یہی معنی ہیں۔ دوسرے معانی سے کوئی غرض نہیں۔

وَحَيْثُمَا : وَهُوَ لِلْمَكَانِ ,مِثْلُ : حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ ؛ أَيْ إِنْ تَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ أَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ ؛ وَإِنْ تَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ أَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ

ترجمہ:۔ حیثما: مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے۔ حیثما تقعد… آہ۔ جہاں تم بیٹھو گے وہاں میں بیٹھوں گا۔ یعنی اگر تم گاؤں میں بیٹھو گے تو میں گاؤں میں بیٹھوں گا۔ اور شہر میں بیٹھو گے تو شہر میں بیٹھوں گا۔

تشریح:۔ حیثما: مکان کے لئے آتا ہے یعنی ظرف مکان ہے۔ اور حسب تصریح صاحب مغنی اللبیب زمانہ کے لئے بھی آتا ہے۔ مگر مصنفؒ نے غلبہ کا اعتبار کیا۔ مثال میں بلحاظ معنی شرط یوں کہا جائے گا کہ اگر تم گاؤں میں بیٹھو گے تو میں گاؤں میں بیٹھوں گا اور شہر میں بیٹھو گے تو شہر میں بیٹھوں گا۔ غرض جہاں تمہارا قعود ہوگا وہیں میرا ہوگا۔

فائدہ حیثما کا ما، کافہ ہے۔ جو اس کو اضافت سے روک رہا ہے۔ کیونکہ اِنْ شرطیہ کے تضمن کے لئے ابہام کی ضرورت ہے اور اضافت سے ابہام ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ تعیین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ما کافہ کا اضافہ ضروری ہوا۔ —— اور یہ جو کہا گیا کہ اِنْ شرطیہ کے لئے ابہام کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تردد کے معنی باقی رہیں۔ جس کے لئے لفظ اگر کا استعمال ہوتا ہے۔ یعنی آخری بات متعین نہ ہو۔ اگر مگر رہے۔

وَإِذْمَا : وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ فِي غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ ؛ مِثْلُ : إِذْ مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ ؛ أَيْ إِنْ تَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ أَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ وَإِنْ تَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ أَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ

ترجمہ:۔ اِذْ مَا: کا استعمال غیر ذوی العقول ہی میں ہوتا ہے۔ جیسے: اِذْ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ

جو تم کروگے میں کروں گا یعنی اگر تم درزی گیری کروگے تو میں درزی گیری کروں گا۔ اور اگر تم کاشتکاری کروگے تو میں کاشتکاری کروں گا۔۔

تشریح اور ان میں کا اِذْمَا ہے۔ جو غیر ذوی العقول میں مستعمل ہوتا ہے۔۔ مصنف نے یہ نہیں بتایا کہ اس کا تعلق زمان سے ہے یا مکان سے۔ مثال کی شرح میں بجز پیشوں کی تفصیل کے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا استعمال غیر ذوی العقول اشیاء میں ہوتا ہے مثل درزی گیری، کاشتکاری وغیرہ زمان و مکان کا اشارہ تک نہیں۔ — دوسرے حضرات نے یہ بتایا ہے کہ لفظ اِذْ کے آخر میں ما کافہ لگنے سے یعنی اِذْمَا بننے کے بعد اس کا تعلق زمان سے ہوتا ہے جیسا کہ حیثما کا تعلق مکان کے ساتھ ہے۔ ممکن ہے مصنف کی رائے میں اِذْمَا: لفظ اِذْ، اور ما سے مرکب ہو۔۔ اور یہ ما وہی ہو جو غیر ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ — سیبویہ اِذْمَا کو مستقل کلمہ شرط مانتا ہے۔ — اور دوسروں کے نزدیک اِذْ ظرفیہ، اور مائے کافہ سے اس کی ترکیب ہوتی ہے۔ مائے کافہ نے اس کو اضافت سے روک کر معنیٰ شرط کے لئے تیار کیا۔ ورنہ اصل سے اِذْ، اور حَیْثُ: دونوں لازم الاضافت ہونے کی بنا پر قابل مجازات نہیں۔ یعنی شرط و جزا کے معنی پیدا کرنے کیلئے جس ابہام کی ضرورت ہے وہ اضافت کی صورت میں مفقود ہے۔ لہٰذا ما کافہ آخر میں بڑھایا گیا۔ تاکہ اضافت کا خطرہ نہ رہے۔ اور معنی شرط کی مناسبت کہ اس میں شیٔ کے وجود و عدم دونوں کا احتمال لابدی ہے۔ بربنا ابہام پیدا ہو سکیں۔۔۔ واللہ اعلم۔

خیاطۃ: سلائی۔ زراعۃ: کاشتکاری۔۔

> وَاِنْ کَانَ الْفِعْلُ الثَّانِیْ مُضَارِعًا دُوْنَ الْاَوَّلِ: فَالْوَجْهَانِ فِی الْمُضَارِعِ: اَلْجَزْمُ، وَالرَّفْعُ مِثْلُ: اِذْ مَاکَتَبْتَ اَکْتُبُ

ترجمہ:۔ اگر فعل ثانی مضارع ہو نہ اول، تو مضارع میں جزم اور رفع کے دونوں عمل جائز ہیں۔ جیسے اِذْ مَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ:۔

تشریح:۔ اس کا عطف شروع بحث میں فان کان الفعلان مضارعین پر ہے۔ یعنی اگر ثانی فعل مضارع ہو، نہ اول۔ تو مضارع میں جزم اور رفع کے دونوں عمل جائز ہیں۔ چنانچہ اِذْ مَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ: میں اکتب پر جزم و رفع دونوں

لاسکتے ہیں۔ جزم تو بتقاضائے تضمن معنی اِنْ۔ اور رفع اس بناپر کہ عامل اور معمول کے مابین کَتَبْتَ فعلِ ماضی کے حائل ہونے سے اس کا اثر ضعیف ہوگیا۔ یا سیبویہ کے قول کے مطابق اصل میں اکتبُ اِذْ مَا کتبتَ تھا۔ یعنی عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے اکتب: مضارع اِذْمَا سے مقدم ہے۔ لہٰذا اِذْمَا کا عمل جزم اس میں نہ ہوسکا۔ واللہ اعلم

ترکیب: و ان کان الفعل الثانی مضارعًا دون الاول: واؤ، عاطفہ۔ کان، فعل ناقص۔ الفعل الثانی، مرکبِ توصیفی اسم۔ مضارعًا، خبر۔ دون الاول، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط — فالوجھان فی المضارع، الجزم، و الرفع: فا، جزائیہ۔ الوجھان مبدل منہ۔ الجزم، و الرفع، معطوف معطوف علیہ مل کر بدلِ کل۔ مبدل منبدل سے مل کر مبتدا۔ فی، جار۔ المضارع، مجرور۔ جار مجرور ظرفِ مستقر ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا۔ شرطِ جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ — مثل اِذْمَا کتبتَ، اکتبُ: مثل، مضاف۔ اِذْمَا، کلمہ شرط۔ کتبت، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔ اکتبُ، جزا۔ شرط جزا سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ

اَسْمَاءٌ تَنْصِبُ الْاَسْمَاءَ النَّكِرَاتِ عَلَى التَّمْيِيْزِ. وَهِيَ اَرْبَعَةُ اَسْمَاءٍ

ترجمہ: نوع ثامن: وہ اسماء ہیں جو نکرہ اسموں کو بربنائے تمیز نصب دیتے ہیں۔ وہ چار اسم ہیں

تحقیق: نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر متعین شی کے لئے وضع ہو۔ **تمیز**: کے معنی ایک کو دوسرے سے الگ کرنے کے ہیں۔ ایسا کرنے سے تعین پیدا ہوکر ابہام رفع ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اصطلاحی معنیٰ یہ ہوئے کہ کسی ذاتِ مذکورہ یا مقدرہ سے ابہام رفع کرنا۔ جو اسم ابہام کو رفع کرتا ہے اس کو تمیز، ممیِّز، مبیِّن وغیرہ کہتے ہیں۔

ترکیب: النوع الثامن، اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز: النوع الخ، مرکب توصیفی مبتدا۔ اسماء، موصوف۔ تنصبُ، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسماء الخ، مرکب توصیفی مفعول بہ۔ علی التمییز،

Marfat.com

جار مجرور متعلق تنصب سے. فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــــ

ھی اربعۃ اسماء :: واؤ، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ اربعۃ، عدد ممیز مضاف۔ اسماء، تمیز مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلْاَوَّلُ: لَفْظُ عَشَرٍ، اَوْ عِشْرُوْنَ، اَوْ ثَلٰثُوْنَ، اَوْ اَرْبَعُوْنَ، اَوْ خَمْسُوْنَ، اَوْ سِتُّوْنَ، اَوْ سَبْعُوْنَ، اَوْ ثَمَانُوْنَ، اَوْ تِسْعُوْنَ اِذَا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ، اَوِ اثْنَيْنِ، اَوْ ثَلٰثٍ، اَوْ اَرْبَعٍ، اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ، اَوْ سَبْعٍ، اَوْ ثَمَانٍ، اَوْ تِسْعٍ

ترجمہ:۔ اول لفظِ عشر۔ (دس)۔ یا عشرون۔ (بیس)۔ یا ثلثون۔ (تیس)۔۔۔۔۔ اربعون (چالیس)۔ یا خمسون۔ (پچاس)۔ یا ستون۔ (ساٹھ)۔ یا سبعون (ستر) ثمانون۔ (اسّی)۔ یا تسعون۔ (نوّے)۔ جب کہ ان کو احد۔ (ایک) یا اثنین (دو) ثلث۔ (تین)۔ یا اربع۔ (چار)۔ یا خمس۔ (پانچ)۔ یا ست۔ (چھ)۔ سبع۔ (سات) یا ثمان۔ (آٹھ)۔ یا تسع۔ (نو)۔ کے ساتھ ترکیب دیجائے یعنی مذکورہ سابق دہائیوں کے ساتھ ان اکائیوں کو جوڑا جائے۔)۔

تشریح یعنی اسمائے عدد عشر تا تسعون کا اسم منکر کے لئے بربنائے تمیز ناصب ہونا اس پر موقوف ہے کہ ان دہائیوں کے ساتھ اکائیاں شامل کی گئی ہوں۔ سو لفظ عشر کا اپنے مابعد نکرہ کے لئے ناصب ہونا ضرور ترکیب پر موقوف ہے۔ مگر عشرون تا تسعون بدونِ ترکیب بھی اپنے مابعد اسم منکر میں نصب ہی کا عمل کرتے ہیں مگر عند المؤلف ان کا شمار عوامل قیاسیہ میں ہے۔ اور یہاں بحث سماعی عوامل کی ہے۔ گویا قیاسی طور پر تو عقود مابعد العشر خود بھی ناصب ہیں۔ مگر سماعی عوامل کے سلسلہ میں ان کا ناصب ہونا اسی شرط پر موقوف ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ اس موقع پر صرف لفظ عشر کا ذکر ہوتا۔

رہی یہ بات کہ مصنفؒ نے لفظِ عشر کو بدونِ تا کیوں ذکر کیا۔ عشرۃ کیوں نہ کہا؟ جیسا کہ صاحبِ مصباح نے کیا ہے۔۔ ــــ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ عدد میں دو صورتیں

Marfat.com

ہیں۔ (۱) ــ ایک مطلق گنتی کے معنی جیسے ایک، دو، تین، چار، دس، بیس وغیرہ۔ (۲) ــ ا
ایک اس چیز کو شامل رکھتے ہوئے جن کو شمار کرنا مقصود ہے۔ مثلاً۔ ایک لوٹا۔ دو چادر،
تین پلنگ، دس روپیہ وغیرہ۔ صورت اولی میں ان اعداد کا استعمال علی الاطلاق تا
کے ساتھ ہوتا ہے اس وقت تمیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بربنار علمیت وتانیث
اعداد غیر منصرف ہوں گے۔ اور ان پر کسرہ وتنوین لانا ممتنع ہوجائے گا۔ اور صورت ثا
میں یعنی جبکہ شمار میں معدود کا لحاظ ہو تو بدونِ تا ان کا استعمال ہوگا۔ یعنی معدود
مؤنث ہونے کی تقدیر پر۔ (له یہ قول ضعیف ہے، دیکھئے رتبی شرح کافیہ عَلَم کی بحث ۱۲ س)

بہر حال مصنفؒ عشر کو بدونِ تا لاکر اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ان کا ناص
ہونا اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ ان کا استعمال معدود میں ہو۔ کیونکہ مطلق عددی
معنی کے لحاظ سے تو تا کا ہونا لازمی ہے۔ اور معدود کی صورت میں بدونِ تا استعمال
کی صورت موجود ہے لہذا اسی پر محمول کیا جائے گا۔

رہا بجانب ترکیب عشرون اور اس کے مابعد کے عقود کا از جملہ عوامل سماعی
ہونا: تو اس کی وجہ ان کی ترکیبی خصوصیات ہوسکتی ہیں کہ معدودِ مذکر میں جزوِ اول
کے ساتھ تا کا استعمال؛ اور ثانی جزر کا بلا تا استعمال، اور مؤنث میں اس کا برعکس، اور
اَحَدَ عَشَرَ، اور اِثْنَا عَشَرَ، میں عمل کا دوسرا طریق اور آگے جزاول کا معدود کے برخلاف ہونا
یہ سب ایسے امور ہیں کہ محض نقل ہی پر ان کا مدار ہے۔ قانون وقیاس تو اسمارِ عدد میں بھی تذکیر و
تانیث کے اس عام اصول کی رعایت چاہتا ہے جو اعداد سے باہر ہر مقام پر رائج ہے۔

ترکیب: الاوّل؛ لفظ عشر، او عشرون، او ثلثون، او اربعون، او خمسون
او ستون، او سبعون، او ثمانون، او تسعون: الاول، مبتدا۔ لفظ،
مضاف، عشر، معطوف علیہ۔ او، حرف عطف، عشرون تا تسعون، معطوفات۔
معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ...... ــ اذا رکب مع اَحَدٍ، او اثنینِ، او ثلثٍ، او
اربعٍ، او خمسٍ، او ستٍ، او سبعٍ، او ثمانٍ، او تسعٍ: اذا، ظرف زمان مضاف۔
رُکِبَ، فعل ماضی مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع لفظ کی طرف نائب فاعل۔ مع، مضاف
لفظ احد، معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ اثنین تا تسعٍ، معطوفات۔ معطوف علیہ معطوفات

سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ لفظ إذا مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا فعل محذوف ینصب کا۔ ینصب، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر راجع لفظ کی طرف فاعل۔ فعل مقدر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَإِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَطَرِيقُ التَّرْكِيبِ فِي لَفْظِ أَحَدٌ وَاثْنَانِ مَعَ عَشَرٍ اَنْ تَقُوْلَ: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ؛ وَاثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ؛ بِتَذْكِيرِ الْجُزْئَيْنِ.. وَإِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا: فَتَقُوْلُ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً وَاثْنَتَا عَشْرَةَ امْرَأَةً بِتَأْنِيثِ الْجُزْئَيْنِ ؛؛

ترجمہ: پس اگر ممیز (بکسریا) مذکر ہو تو لفظ اَحَد اور اثنان کے عشر کے ساتھ ترکیب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ: اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ؛ بتذکیر جزئین کہا جائے۔ ــــ یعنی لفظ اَحد اور اثنان، اور لفظ عشران دونوں کو ملا تا لایا جائے۔ اور اگر ممیز مؤنث ہو تو دونوں جزؤں کا مؤنث لانا ضروری ہے۔ مثلاً: اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً ؛۔ گیارہ عورتیں ؛۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ امْرَأَةً ؛۔ بارہ عورتیں ــــ احدیٰ میں الف تانیث کی علامت ہے اور اثنتا: میں تا۔

ترکیب:- فان کان الممیز مذکرًا ؛ فا تفصیلیہ۔ ان کان الخ، بترکیب سابق شرط فطریق الترکیب فی لفظ احد و اثنان مع عشر: فا، جزائیہ۔ طریق مضاف۔ الترکیب، مصدر۔ فی، جار۔ لفظ، مضاف۔ احد، معطوف علیہ۔ واؤ، عاطفہ اثنان، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق الترکیب سے۔ مع، مضاف۔ عشر، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ الترکیب کا۔ مصدر مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ ــــ ان تقول: احد عشر رجلا و اثنا عشر رجلا ؛ ان، ناصبہ مصدریہ۔ تقول، فعل مضارع۔ انت، ضمیر مستتر فاعل اَحَدَ عشر، مرکب بنائی عدد ممیز۔ رجلًا، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ، عاطفہ اثنا عشر الخ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ــــ بتذکیر الجزئین

بار، جار۔ تذکیر الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرفِ مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ عنبر بہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ——— وان کان مؤنثا: واؤ، عاطفہ۔ اِنْ، حرفِ شرط۔ کان، فعل ناقص ھو ضمیر مستتر راجع الممیز کی طرف اسم۔ مؤنثا، خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ——— فتقول: احدی عشرۃ امرأۃً۔ و اثنتا عشرۃ امرأۃ فا، جزائیہ۔ تقول، فعل مضارع۔ انت، ضمیر فاعل، احدی عشرۃ، مرکب بنائی عدد ممیز امرأۃً، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ، عاطفہ۔ اثنتا عشرۃ الخ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ——— بتانیث الجزئین: بار، جار۔ تانیث الخ مجرور۔ جار مجرور ظرفِ مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ قول کا۔ تقول، فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ۔

وَطَرِيْقُ تَرْكِيْبِ غَيْرِهِمَا إِلٰى تِسْعٍ مَعَ عَشَرٍ. اَنْ تَقُوْلَ فِي الْمُذَكَّرِ: ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا: وَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا: إِلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا: بِتَأْنِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ، وَ تَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الثَّانِي. وَفِي الْمُؤَنَّثِ: ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: إِلٰى تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَ تَأْنِيْثِ الْجُزْءِ الثَّانِي

ترجمہ:۔ اور احد اور اثنان: کے علاوہ کی ترکیب تسع تک عشر کے ساتھ اس طرح ہوگی کہ مذکر میں ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا: اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا) تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا: تک۔ کہ جزءِ اول کو مؤنث، اور جزءِ ثانی کو مذکر لائیں گے۔ اور مؤنث میں ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً: یعنی پہلا جز مذکر اور دوسرا جز، مؤنث لائیں گے۔

تشریح:۔ حاصل یہ ہے ثلثۃ۔ لغایت تسعۃ۔ کے عشر کے ساتھ ترکیب دینے کی صورت

Marfat.com

میں ممیز کی تذکیر و تانیث کا پتہ جزوِ ثانی کی تذکیر و تانیث سے چلایا جائے گا۔ یعنی عشر کی حالت سے کہ بالتار ہو تو مؤنث کا معاملہ سمجھیں۔ اور بدونِ تا ہو تو مذکر کا معاملہ خیال کریں جزو اول یعنی اکائی کا حصہ مذکر میں بالتار اور مؤنث میں بدون تا ہوگا۔ گویا جزو اول میں قبل از ترکیب کی حالت کو قائم رکھا گیا کہ مذکر کے لئے بالتار اور مؤنث کے لئے بدون تا استعمال ہوتا تھا۔ مذکر میں جزوِ اول کے بالتار ہونے کی ایک نہایت مضبوط دلیل یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اسم عدد: اصل معنیٔ عددی کے اعتبار سے بالتار ہی موضوع ہوا ہے۔ جس کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔۔ اور کیونکہ تذکیر و تانیث میں مذکر اصل ہے۔ اور مؤنث اس کی فرع۔ لہذا جب معدود مذکر ہیں بلحاظ اصل عدد کی اصلی شکل جو کہ بالتار تھی استعمال ہوگئی تو اب مؤنث میں تذکیر و تانیث کا فرق قائم رکھنے کی غرض سے تا کا حذف لابدی ہوا۔ جزوِ ثانی کی تذکیر میں اس امر کا لحاظ ہے کہ کلمۂ واحدہ میں ایک جنس کی دو تانیث کا اجتماع قبیح سمجھا گیا ہے۔ یعنی ثلثۃ عشر۔۔ الی تسعۃ عشر: مرکب ہو کر ایک کلمہ بن گیا۔ اور یہ بات اس کے عددی مفہوم سے واضح ہے۔ ــــ ثلثۃ عشر کا مفہوم ایک خاص عدد ہے۔ یعنی ۱۳ نہ کم، نہ بیش۔ اس کا ترجمہ یوں نہیں کیا جاتا کہ تین اور دس۔ ایسا کہنے والا غلط گو اور جاہل قرار دیا جاتا ہے۔ جس طرح نو اور دس خاص خاص اعداد کے نام ہیں۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ سات اور دو، یا تین اور سات۔ بلکہ سیدھا نو اور دس کہتے ہیں۔۔ ــــ بہرحال اس ترکیبی وحدت کے بعد اگر ثَلٰثَۃَ عَشَرَۃَ: کہا جاتا تو ایک سی دو تانیث کی علامتیں۔ یعنی دو تا ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں گی۔ اور یہ حد درجہ مستقبح ہے۔

لیکن تمہیں اِحْدٰی عَشَرَۃَ، اور اِثْنَتَا عَشَرَۃَ: سے یہ دھوکہ نہ لگنا چاہیے کہ یہاں کلمۂ واحدہ میں دو دو تانیث کی علامتیں جمع ہیں۔ ــــ بات یہ ہے کہ اثنتا عشرۃ: میں اگرچہ دونوں علامتیں ایک ہی جنس کی معلوم ہوتی ہیں۔ کہ دونوں تا ہیں۔ مگر اثنتا کی تا: دو جہتیں ہے خالص تانیث کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ ثِنْتَانِ میں تا: بعوض یا آتی ہے۔ اصل میں ثِنْیٌ سے ماخوذ ہے۔ لہذا یہ تا خالص تانیث کی نہ ہوئی۔۔ اور اِثْنَتَانِ: اسی پر محمول ہے۔ اور اِحْدٰی عَشَرَۃَ میں: دونوں علامتیں

ایک جنس کی نہیں ہیں۔ اِحدٰی: میں الف علامت ہے اور عشرۃ میں تا۔ فافہم۔۔
اور مؤنث میں جزو اول کی تذکیر، اور جزو ثانی کی تانیث اس بنا پر رہی کہ جزو اول میں تو وہی قبل از ترکیب کا طریق باقی رہا۔ — اور جزو ثانی میں علامتِ تانیث کے لانے سے کوئی مانع موجود نہ تھا۔ لہٰذا تانیث کی عام علامت لا کر ممیز کا مؤنث ہونا ظاہر کر دیا۔۔ واللہ اعلم۔۔۔

ترکیب: وطریق ترکیب غیرھما الی تسع مع عشر: واو، عاطفہ۔ طریق، مضاف۔ ترکیب، مصدر، مضاف الیہ مضاف۔ غیرھما، مرکب اضافی ذوالحال۔ الی، جار۔ تسع، مجرور۔ جار مجرور ظرفِ مستقر (متعلق منتھیاً مقدر) ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مع، مضاف۔ عشر، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب، مصدر اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ طریق کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا — ان تقول: فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً: اَنْ، ناصبہ۔ تقول، فعل مضارع۔ اَنْتَ، ضمیر مستتر فاعل۔ فی، جار۔ المذکر، مجرور۔ جار مجرور متعلق تقول سے۔ ثلثۃ عشر، مرکب بنائی عدد ممیز۔ رَجُلاً، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ — واربعۃ عشر رجلاً: مثل ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ہے — اِلٰی تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلاً: الیٰ، جار۔ تِسْعَۃَ الخ مجرور محلاً۔ جار مجرور ظرف مستقر (متعلق منتھیاً) ہو کر حال اول — بتانیث الجزء الاول: با، جار۔ تانیث، مصدر مضاف۔ الجزء الاوّل، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ — وتذکیر الجزء الثانی: معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر (متعلق متلبسا مقدر) ہو کر حال ثانی — ذوالحال دونوں حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔

فائدہ: مذکورہ حال کا نام، حال مترادفہ ہے — جس میں ایک ذوالحال سے متعدد حال واقع ہوں۔۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ: ثلثۃ عشر الخ، ذوالحال۔ الی تسعۃ عشر الخ، متعلق منتھیا مقدر کے۔ اسم فاعل مقدر، ھُوَ ضمیر ذوالحال۔ بتانیث الجزء الخ، ظرف مستقر ہو کر

حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل منتھیًا مقدر کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔

فائدہ: اس حال کا نام، حال متداخلہ ہے ــــ جس میں ایک ذوالحال سے ایک حال واقع ہو اور پھر اس حال سے کوئی دوسرا حال واقع ہو۔

الغرض تقول، فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہٖ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ــــ وفی المؤنث: ثلث عشرۃ امرأۃً: واو، عاطفہ۔ (تقول، فعل با فاعل مقدر) فی المؤنث، جار مجرور متعلق تقول مقدر سے۔ ثلث عشرۃ، مرکب بنائی عدد ممیز۔ امرأۃً، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ ــــ و اربع عشرۃ امرأۃً: معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ــــ (منتھیا) الی تسع عشرۃ امرأۃ ــــ (متلبسًا) بتذکیر الجزء الاول، وتانیث الجزء الثانی: حسب ترکیب مذکور احوال مترادفہ، یا احوال متداخلہ۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل فاعل مقدر اور مقولہ (مفعول بہٖ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

> وَاَمَّا طَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِى الْوَاحِدِ وَ الْاِثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَّعَ عِشْرُوْنَ وَاَخَوَاتِهٖ اِلٰى تِسْعِيْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْعَطْفِ:

ترجمہ: بہرحال: واحد، اثنین، ــــ (ثلثۃ) ــــ لغایت تسع کے عشرون اور اس کے اخوات (ثلثون، اربعون وغیرہ۔) ــــ تسعون تک کے ترکیب دینے کا طریق علی العطف ہے۔ یعنی عطف کے طریق پر۔

تشریح: یعنی عشرون، اور ثلثون، اربعون، خمسون، ستون، سبعون، ثمانون، تسعون، کے واحد لغایت تسعہ اکائیوں کی ترکیب اس طرح ہوگی کہ: اکائی اور عشرات کے مابین واو عطف لایا جائے گا۔ مثلاً یوں کہیں گے احد وعشرون، اثنان وعشرون، ثلث وعشرون، اربع وثلثون، خمس واربعون، ست وخمسون، سبع وستون، ثمان وسبعون، تسع وثمانون، احد وتسعون وغیرہ۔ ــــ غرض یہاں امتزاجی ترکیب نہ ہوگی۔ جس میں دونوں عدد اس طرح ملا دیئے جاتے ہیں کہ ان کی دوئی

Marfat.com

ختم ہو جاتی ہے اور مجموعہ ایک شی معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہاں عاطف کا فصل ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رہا ہے۔

اس عبارت میں مع عشرون: بالواو واقع ہے۔ بظاہر تبقاضائے اضافت عشرین، بالیاء ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح شروع لفظ عشر کے بعد او عشرون: بالواو واقع ہے۔ حالانکہ عشرون... آہ معطوفات ہیں عشر کے۔ اور عشر مضاف الیہ ہے لفظ کا تو مجرور ہوا۔ تو بقاعدۂ عطف معطوفاتِ مجرور بھی مجرور ہوتے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ دونوں مقام پر لفظ عشرون مراد ہے۔ یعنی مع لفظ عشر، ومع لفظِ عشرون و ثلثون وغیرہ۔ پھر وہی لفظِ عشرون: جو سابق میں آچکا ہے، بطور حکایت و نقل یہاں اٹھا کر رکھ دیا۔ لہٰذا اعرابی تبدیلی نہیں کی گئی۔

ترکیب: واما طریق الترکیب فی الواحد والاثنین: واوٌ، مستانفہ۔ امّا، حرفِ شرط برائے تفصیل۔ طریق، مضاف۔ الترکیب، مصدر۔ فی، جار۔ الواحد والاثنین: معطوف معطوف علیہ مل کر معطوف علیہ۔ (ومازاد علیہما، مقدر) واو، عاطفہ۔ ما، موصولہ۔ زاد، فعل ماضی معروف۔ ھو، ضمیر مستتر ذوالحال ــــ علیہما، جار مجرور زاد سے متعلق ــــ الی تسع: الی، جار۔ تسع، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق الترکیب مصدر سے۔۔ مع عشرون واخواتہ: مع مضاف۔ عشرون، معطوف علیہ۔ واوٌ، عاطفہ۔ اخواتہ، مرکب اضافی ذوالحال۔ الی تسعین: جار مجرور ظرفِ مستقر (یعنی منتھیۃً سے متعلق) ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مع مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا الترکیب کا۔ مصدر اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا متضمن معنیٔ شرط ــــ علی سبیل العطف: علی، جار۔ سبیل العطف، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر متضمن معنیٔ جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (شرطیہ) ہوا۔

فَإِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا. فَتَقُوْلُ: فِي تَرْكِيْبِ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ لَا فِي غَيْرِهِمَا اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا: وَاثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا: بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ... وَإِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ: اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً: وَاثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً، بِتَانِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ:

ترجمہ:۔ پھر اگر ممیز مذکر ہو تو صرف واحد اور اثنین کی ترکیب میں، نہ ان دونوں کے علاوہ میں جزواول کی "تذکیر کے ساتھ احد وعشرون رجلا: واثنان وعشرون رجلاً: کہوگے۔ اور اگر ممیز مؤنث ہو تو جزواول کی تانیث کے ساتھ احدٰی وعشرون امرأة: واثنتان وعشرون امرأة کہوگے۔

تشریح یعنی ممیز کے مذکر ہونے کی تقدیر پر عشرون اور اس کے اخوات کے ساتھ واحد اور اثنین کی ترکیب میں جزواول کو مذکر لایا جائے گا۔ جزو ثانی یعنی عشرون مثلاً تو ہر حالت میں عشرون ہی رہے گا۔ اور در صورت ممیز کے مؤنث ہونے کے جزواول کی تانیث کے ساتھ احدٰی وعشرون امراۃً: اور اثنتان وعشرون امراۃً: کہیں گے۔ مگر یہ طریق عمل کہ مذکر میں جزواول مذکر، اور مؤنث میں مؤنث صرف واحد اور اثنین ہی میں ہوگا۔ ان کے غیر کا حکم آگے آرہا ہے کہ وہاں حسب دستور مذکر میں جزواول مؤنث ہوگا، اور مؤنث میں مذکر۔ رہا عشرون، ثلثون، وغیرہ عقود کا معاملہ: تو یہ ہر صورت میں مذکر ہی رہیں گے۔ یعنی کسی موقعہ پر بھی ان کے ساتھ تاء تانیث کا اتصال نہ ہوگا۔

ترکیب:۔ فان کان الممیز مذکراً: فا، تفصیلیہ۔ ان کان الخ حسب ترکیب مذکور شرط۔ فتقول فی ترکیب الواحد و الاثنین لا فی غیرھما: فا، جزائیہ۔ تقول، فعل مضارع معروف۔ انت ضمیر فاعل۔ فی، جار۔ ترکیب، مصدر مضاف۔ الواحد و الاثنین، معطوف معطوف علیہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ لا، حرف عطف۔ فی، جار۔ غیرھما، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے

مل کر متعلق تقول سے ـــ احد و عشرون رجلاً: ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واثنان و عشرون رجلاً: حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ـــ بتذکیر الجزء الاول: بار، جار۔ تذکیر، مصدر مضاف الجزء الاول۔ مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل فاعل متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ ـــ وان کان الممیز مؤنثا: واو، عاطفہ۔ ان کان الخ شرط ـــ

فتقول: احدی وعشرون امرأة: فا، جزائیہ۔ تقول، فعل با فاعل احدی وعشرون امرأة، ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ ـ واثنتان و عشرون امرأة: معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال ـــ بتانیث الجزء الاول: حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ۔

وَفِی تَرْکِیْبِ غَیْرِ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ اِلٰی تِسْعٍ مَعَ عِشْرِیْنَ تَقُوْلُ فِی الْمُمَیَّزِ الْمُذَکَّرِ: ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا: وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا: بِتَاْنِیْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ۔ـ وَفِی الْمُمَیَّزِ الْمُؤَنَّثِ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَاَةً: وَاَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَاَةً: بِتَذْکِیْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ: : : وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسُ اِلٰی تِسْعٍ وَّتِسْعِیْنَ

ترجمہ: ماورائے واحد و اثنین، لغایت تسع مع عشرون ـــ (اور اس کے اخوات)۔ کی ترکیب میں۔ ممیز مذکر کی صورت میں جزو اول کی تانیث کے ساتھ ثلثة وعشرون رجلا: اور اربعة وعشرون رجلا: کہوگے۔۔ اور ممیز مؤنث کی صورت میں جزو اول کی تذکیر کے ساتھ ثلث وعشرون امرأة: اور اربع وعشرون امرأة (کہوگے)۔ اور اسی پر قیاس ہے۔ (خمس وعشرون سے) تسع وتسعون تک۔۔۔

تشریح: یہ جو کہا کہ مذکر میں جزو اول مؤنث ہوگا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ باتا ہوگا۔ کو ثلثة سے عشرة تک باتا ہونا تذکیر کی علامت ہے۔ اور بغیر تا ہونا تانیث

Marfat.com

کا نشان ہے۔ مگر یہ معدود کی ذکوریت اور انوثیت کی پہچان ہے۔۔ نہ عدد من حیث العدد کی۔ پس ماورائے واحد واثنین کے مذکر میں ثلثۃ وعشرون رجلاً ۃ بتانیث جزء اول کہیں گے۔ اور مؤنث میں ثلث وعشرون امراۃً ۃ بتذکیر جزء اول اور اسی پر قیاس ہے (خمس وعشرون سے لگاکر) تسع وتسعون تک کے اعداد کا۔

یعنی امثلۂ مذکورہ فی الشرح سے ممیز کے مذکر اور مؤنث کی تفریق کے سلسلہ میں جو اصول بیان ہوا کہ: درصورتِ تذکیر ممیز جزء اول کا بالتا رہونا، اور درصورتِ تانیث، جزء اول کا بغیر تا ہونا، پھر ہر دو جزء کے طریق وضع کی ترتیب کہ: اکائیاں یعنی احاد کو پہلے رکھا جائے گا۔ اور دہائیاں یعنی عشرات (از عشرون تا تسعون) کو بعد میں بطریق عطف ذکر کیا جائے گا۔ یہی طریقہ بقیہ احاد وعشرات میں بھی جاری ہے۔ البتہ مات، اور الوف میں یعنی سینکڑوں، اور ہزاروں کے عدد میں اختیار ہوگا۔۔ کہ خواہ اول سب سے بڑا عدد رکھیں اس کے بعد علی الترتیب چھوٹے عدد رکھتے چلے آئیں۔ مثلاً: یوں کہیں کہ الف و مائۃ وعشرون و واحد، ۱۱۲۱ یا ابتدا ر احاد سے کرکے بتدریج مات اور الوف تک پہونچادیں مثلاً: ثلثۃ وعشرون ومائتان والف رجل ۱۲۲۳ ۃ لیکن ثلثۃ الی تسعۃ اعداد کی اضافت بسوئے مائۃ میں تا کا حذف وجوبی ہے۔ ثلث مائۃ کہا جائے گا۔ ثلثۃ مائۃ ۃ نہ کہا جائے گا۔ یہاں ممیز کے مذکر اور مؤنث ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔ ثلث مائۃ رجل ۃ اور ثلث مائۃ امراۃ ۃ یکساں ہے۔ اور اضافت الی الالف میں اثبات تا لازم ہوگا۔ ممیز کیسا ہی ہو۔ مثلاً: ثلثۃ آلاف رجل ۃ اور ثلثۃ آلاف امراۃ ۃ

ترکیب: وعلی ہذا القیاس الی تسع وتسعین ۃ واو، عاطفہ۔ علی، جار۔ ہذا بشرح سابق اسم اشارہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم۔ القیاس، مصدر۔ الی، جار۔ تسع وتسعین، مجرور۔ جار مجرور متعلق القیاس سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: ایک اور ترکیب ص ۱۶۳ پر آرہی ہے

> وَالثَّانِیْ کَمْ: مَعْنَاہُ عَدَدٌ مُّبْہَمٌ. وَہُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُہُمَا اِسْتِفْہَامِیَّۃٌ اِنْ کَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَی الْاِسْتِفْہَامِ وَہُوَ یَنْصِبُ

Marfat.com

التَّمْيِيْزَ: مِثْلُ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهٗ؛ وَالثَّانِيْ خَبَرِيَّةٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ. وَهُوَ يَنْصِبُ الْمُمَيِّزَ اِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ. مِثْلُ كَمْ عِنْدِيْ رَجُلًا؛ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ فَمُمَيِّزُهٗ مَجْرُوْرٌ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ. مِثْلُ كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ وَ كَمْ غِلْمَانٍ اِشْتَرَيْتُ؛

ترجمہ:۔ دوسرا اسم کم ہے۔ اس کے معنی عدد مبہم کے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ایک استفہامیہ اگر کم معنیٰ استفہام کو متضمن ہو۔ اور یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهٗ: کتنے آدمی ہیں مردوں کی قسم کے جنھیں تم نے مارا ہے؟ (۲) اور دوسرا کم خبریہ ہے۔ اگر استفہامی معنیٰ کو متضمن نہ ہو۔ یہ اپنے ممیز کو اس صورت میں نصب دے گا جب کہ کم اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی چیز فاصل ہو۔ جیسے۔ كَمْ عِنْدِیْ رجلا: میرے پاس بہت سے ہیں مردوں کی قسم کے۔ اور اگر کم اور اس کے ممیز کے مابین کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کا ممیز مجرور بالاضافت ہوگا۔ جیسے: كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ: میں نے کتنے ہی آدمیوں کو مارا ہے۔ اور كَمْ غِلْمَانٍ اشْتَرَيْتُ: میں نے بہت سے غلام خریدے ہیں۔

تشریح:۔ یعنی کم بیان عدد کے لئے آتا ہے لیکن وہ عدد مبہم ہوتا ہے۔ اس میں قلیل وکثیر ہر عدد آسکتا ہے۔ کسی جہت کی تعیین نہیں ہوتی، نہ مقدار کی۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک استفہامیہ، اور دوسرا خبریہ۔ ــــ کم استفہامیہ: میں استفہام کے معنی ہوتے ہیں۔ یعنی متکلم مخاطب سے عدد معلوم کرنا چاہتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ متکلم کو وہ عدد معلوم ہو لیکن اکثر لاعلمی ہی ہوتی ہے۔ البتہ بزعم متکلم مخاطب کو اس کا علم ضرور رہتا ہے خواہ واقعہ ایسا ہو، یا نہ ہو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ معدود[1] کا مخاطب کو کوئی علم نہ ہو، اسی باعث متکلم کو رفع ابہام کی غرض سے تمیز لانی پڑتی ہے۔

---

[1] معدود: شمار کیا گیا۔ یعنی وہ چیز جس کو ہم عدد سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً: دو عدد ٹ اور آدمی، یا کپڑے اس کا معدود ہیں۔ ۱۲ منہ

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ: اگر معنیٔ استفہامی کو متضمن ہو تو وہ کم استفہامیہ ہے۔
اور یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے جو کہ ہمیشہ مفرد ہی ہوگی۔ کیونکہ اس کا تعلق مبہم عدد سے ہوتا ہے۔ اور بربنائے ابہام چھوٹے سے چھوٹا، اور بڑے سے بڑا ہر عدد محتمل ہے۔ لہذا بقاعدۂ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا: کہ: درمیانی چیز اچھی ہوتی ہے۔ اعداد متوسط لے لئے گئے۔ جو گیارہ سے شروع ہو کر ننانوے تک چلتے ہیں۔ چھوٹے یعنی ایک سے دس تک، اور بڑے یعنی سو سے زائد کے اعداد چھوڑ دیئے گئے۔ کیونکہ ابہامی حالت میں ادنیٰ یا اعلیٰ کا اختیار ایک بے وجہ کی ترجیح کا الزام لینا ہوتا کہ عدد، عدد سب برابر ہیں۔ اور متوسط اعداد تو طرفین سے تعلق رکھتے ہیں کہ نہ بالکل ادنی ہی ہیں۔ اور نہ بہت اونچے۔ لہذا وہاں ترجیح بلا مرجح کا سوال پیدا نہ ہوگا۔
جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اعدادِ متوسطہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ تو کم استفہامیہ کی تمیز بھی مفرد منصوب ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ انھیں اعدادِ متوسطہ سے کنایہ ہے۔ جن کی تمیز مفرد منصوب ہے۔ واللہ اعلم۔
اس کی وجہ بھی سن لیجئے کہ اعدادِ متوسطہ کی تمیز کیوں مفرد منصوب ہوتی ہے۔ — سو مفرد تو اس بناء پر ہوتی ہے کہ تمیز کا مقصد رفع ابہام ہے۔ پس کوئی مفسّر ہونا چاہئے۔ جس سے ابہام ہٹ کر تعیین پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے مفرد کافی ہے۔ جمع کی حاجت نہیں۔ لہذا مفرد کو چھوڑ کر۔ (جو اصل بھی ہے۔ اور اخف بھی)۔ بلا ضرورت جمع کا اختیار کرنا (جو بمقابلہ مفرد کے اثقل بھی ہے، اور خلاف اصل بھی)۔ قطعاً غیر معقول ہوگا —
اور منصوب اس بناء پر کہ مجرور ہو تو عدد کی اضافت ہوگی۔ ورنہ اور کیا صورت مجرور ہونے کی نکل سکتی ہے؟ سو اضافت کیجئے تو چونکہ مضاف مضاف الیہ بہ تعلق جزئیت شیٔ واحد کا حکم رکھتے ہیں اس لئے اکھٹے تین اسماء کا ایک اسم کرنا لازم آئے گا اور یہ بھی اچھا نہیں۔
اور اگر اس میں استفہامی معنیٰ کا تضمن نہ ہو تو وہ کم خبریہ ہے۔ —
کم استفہامیہ کی طرح کم خبریہ کا معدود بھی عند المخاطب مجہول ہوگا۔
یہ اپنے ممیز کو اس صورت میں تو نصب دے گا جبکہ کم اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی چیز فاصل ہو۔ — کیونکہ فصل کے باعث اضافت ناممکن ہو جائیگی

جس کی بنا پر ممیز مجرور رہوتا۔ لہٰذا بطور کم استفہامیہ اس کا عمل نصب متعین ہوگیا۔ اس میں بجائے استفہامی معنی کے اخباری معنیٰ پائے جاتے ہیں اس لئے اس کا نام کم خبریہ ہوا۔

اور اگر کم خبریہ اور اسکے ممیز کے مابین کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کا ممیز مجرور بالاضافۃ ہوگا خواہ ممیز مفرد ہو۔ جیسے: کم رجلٍ ضربت: میں نے کتنے ہی آدمیوں کو مارا ہے۔ یا جمع ہو۔ جیسے، کم غلمان اشتریت: میں نے بہت سے غلام خریدے ہیں۔

کم خبریہ اور استفہامیہ کے درمیان فرق: گویا کم خبریہ اور استفہامیہ کا ایک فرق تو یہ ہوا کہ خبریہ کا ممیز مفرد، اور جمع دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور استفہامیہ کا ممیز اور مبیّن صرف مفرد ہی ہوتا ہے ـــ اور دوسرا فرق یہ ہوا کہ استفہامیہ کا مبیّن ہمیشہ منصوب ہوگا۔ اور خبریہ کا ممیز مجرور، ـــ مگر بصورتِ فصل منصوب ہوگا۔ ـــ اصل میں کم خبریہ اور جر میں ایک خاص مناسبت ہے۔۔ کم خبریہ میں عددی تکثیر ہے۔ اس لحاظ سے یہ رُبَّ کا مدّ مقابل ہے کہ اس میں عددی تقلیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ رُبَّ لِلتَّقْلِیْلِ: سے واضح ہے۔ اور رُبَّ: اپنے مابعد اسم پر جر چاہتا ہے۔ لہٰذا کم خبریہ کا مابعد اسم منکر مجرور ہی ہونا چاہیئے ـــ مُتَقَابِلَیْنِ: میں عرب اس کا زیادہ لحاظ رکھتے ہیں۔۔ جہاں ,, حَمْلُ النَّظِیْرِ عَلَی النَّظِیْرِ،، کا اصول چلتا ہے کہ دو مماثل چیزوں میں حتی الوسع عمل کی یکسانیت رہے۔ وہاں ,, حَمْلُ الضِّدِّ عَلَی الضِّدِّ ،، کا اصول بھی مسلم ہے۔ کہ ضِدَّیْن اور مُتَقَابِلَیْن اشیاء میں صوری اور عملی یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ایک ضد کو دوسری ضد پر محمول کر لیتے ہیں فافهم. البتہ جہاں کسی مانع کے باعث اضافت متعذر ہو جاوے وہاں ,,حمل النظیر علی النظیر،، کے اصول پر کم خبریہ کو کم استفہامیہ پر حمل کرتے ہوئے ممیز کو منصوب لائیں گے۔ فافهم

ترکیب: والثانی، کم۔ الثانی، مبتدا۔ لفظِ کم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ معناہ عددٌ مبهم: معناہ، مرکب اضافی مبتدا۔ عددٌ مُبْهَمٌ، مرکب توصیفی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وهو علی نوعین: هو، مبتدا علی نوعین، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــ احدهما

Marfat.com

استفهامیۃ: احدھما، مرکب اضافی مبتدا۔ استفھامیۃ، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا — ان کان متضمنا لمعنی الاستفھام: اِنْ، حرفِ شرط۔ کان، فعل ماضی ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع کم کی طرف اسم۔ متضمنًا، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر فاعل۔ لام، جار معنی الاستفھام، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متضمنًا سے متعلق اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ جزا محذوف۔ (فھو استفھامیۃ) جملہ متقدمہ قرینۂ جزا ہے۔ شرط مذکور جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا — وھو ینصب التمییز: ھو، ضمیر مرفوع منفصل راجع کم کی طرف مبتدا۔ ینصب، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ التمییز، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل کَمْ رجلًا ضَرَبْتَہٗ: مثل، مضاف۔ کم، ممیز۔ رجلًا، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ ضربت، فعل با فاعل۔ ہ، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

والثانی خبریۃ: مبتدا، خبر۔

اِن کان بینھما فاصلۃ: ان، حرفِ شرط۔ کَانَ، فعل ماضی ناقص۔ بینھما مرکب اضافی ظرفِ مستقر خبر مقدم۔ فاصلۃ، اسم۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — دوسری ترکیب یہ ہے کہ کان، فعل تام (بمعنی ثبت، وَقَعَ) بینھما، مفعول فیہ۔ فاصلۃ، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — جزا محذوف۔ شرط جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فممیزہ مجرور بالاضافۃ: فا، جزائیہ۔ ممیّز، مضاف۔ ہ، ضمیر مجرور متصل راجع کَم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مجرور، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر راجع مُمَیَّز کی طرف نائبِ فاعل۔ با، جار۔ الاضافۃ، مصدر۔ الیہ، جار مجرور متعلق الاضافۃ سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مجرور سے۔ اسم مفعول نائبِ فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر وان لم تکن کی جزا ر — مثل

کم رجلٍ ضربتُ: مثل، مضاف۔ کم، ممیز مضاف۔ رجل، تمیز مضاف الیہ۔ ممیز تمیز سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مفعول مقدم ضربتُ، فعل با فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

> وَالثَّالِثُ كَأَيِّنْ: وَهُوَ مُرَكَّبٌ مِنْ كَافِ التَّشْبِيْهِ، وَأَيٍّ. لٰكِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ، لَا الْمَعْنَى التَّرْكِيْبِيُّ. مِثْلُ: كَأَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ: وَقَدْ يَكُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْإِسْتِفْهَامِ نَحْوُ. كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟

ترجمہ:۔ اور تیسرا اسم: کأیّن ہے۔ اور یہ کافِ تشبیہ اور أیٌّ سے مرکب ہے۔ لیکن یہ مرکب۔ (کم خبریہ کی طرح)۔ عدد مبہم پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے ترکیبی معنی مراد نہیں ہوتے۔ جیسے۔ كَأَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ: میں بہت سے مردوں سے ملا ہوں۔ اور کبھی کبھی اس میں استفہامی معنی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے: كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟ کتنے ہیں مردوں کے قسم کے تمہارے پاس ؟

تشریح:۔ کأیّن میں بھی عدد کی ابہام ہوتا ہے اس لئے تمیز کی حاجت پڑتی ہے۔ اور چونکہ اسم مذکور کی تمامیت تنوین کی وجہ سے ہوئی ہے جو کہ بشکل نون مرقوم ہے لہذا ما بعد کے اسم کی طرف اس کی اضافت ممتنع ہوگئی۔ کیونکہ تنوین اور اضافت دو متضاد علامتیں ہیں کہ اول نکارتِ کلمہ کی علامت ہے اور دوسری کلمہ کے معرفہ ہونے کی۔ لہذا کلمۂ واحدہ میں ان کا اجتماع ناممکن ہے۔ اور اضافت ہی سبب تھی مبین کے مجرور ہونے کی۔ پس نصب متعین ہوگیا۔

اور کبھی کبھی اس میں استفہامی معنی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے کاین رجلًا عندك؟ کتنے ہیں مردوں کے قسم کے تمہارے پاس؟ اس صورت میں کاین استفہامیہ ہوگا۔ ابن قتیبہ، ابن عصفور، ابن مالک، کے سوا تمام علماء عربیت اس کے منکر ہیں۔ بہر حال بر سبیل ندرت ہی سہی، استعمال موجود ہے۔ تو ان دونوں میں فارق کی ضرورت پیدا ہو گئی۔ —— تو کأیّن خبریہ میں اس کے مابعد صیغۂ تکلم کا ہونا، اور استفہامیہ کے مابعد الفاظ خطاب کا ہونا۔ یہ استفہامیہ اور خبریہ کو ایک دوسرے سے

Marfat.com

ممتاز کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ترکیب:- وهو مركب من كاف التشبيه، واؤ: واو، مستانفہ۔ هو، مبتدا۔ مرکّب، اسم مفعول۔ هو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ مِنْ، جار۔ کاف التشبیہ مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ أيْ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرکب سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ — لكن المراد منه عددٌ مُبهمٌ۔ لكنّ، حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک۔ ألْ، بمعنی الذی اسم موصول۔ مراد، اسم مفعول۔ هو، ضمیر مستتر راجع ألْ کی طرف نائب فاعل۔ منه، جار مجرور متعلق مراد سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر اسم۔ عدد مبهم، مرکب توصیفی معطوف علیہ — لا المعنی الترکیبی لا، حرف عطف۔ المعنی الترکیبی، مرکب توصیفی معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ لكن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

> وَالرَّابِعُ كَذَا: وَهُوَ مُرَكَّبٌ مِنْ كَافِ التَّشْبِيهِ، وَذَا اسْمِ الْإِشَارَةِ. وَلٰكِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ. وَلَا يَكُونُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْإِسْتِفْهَامِ. مِثْلُ عِنْدِي كَذَا رَجُلًا

ترجمہ:- اور چوتھا اسم کذا ہے۔ جو کہ مرکب ہے کاف تشبیہ، اور ذا اسم اشارہ سے لیکن اس کذا سے عدد مبہم مراد ہوتا ہے۔ اور یہ معنیٰ استفہامی کو متضمن نہیں ہوتا ہے۔ جیسے: عِنْدِي كَذَا رَجُلًا: میرے پاس اتنے عدد ہیں مردوں کے۔

تشریح:- یہاں بھی وہی بات ہے کہ بعد الترکیب نہ تشبیہی معنی قائم رہے، نہ اشارہ کے معنیٰ۔ بلکہ ایک تیسرے معنی حادث ہو گئے۔ اور اس معنوی تغیر کے ساتھ جو ان کے خصوصی احکامات تھے وہ بھی ختم ہو گئے۔ مثلاً: کاف تشبیہ کا مدخول مجرور ہوتا ہے، اور ذا: اسم اشارہ میں تذکیر و تانیث کا فرق ہے۔ یہ سب ختم ہو گئے۔ بجائے جر نصب آگیا۔ اور تذکیر و تانیث کا فرق جاتا رہا۔ اب یہ نہ ہوگا کہ مذکر میں کذا (بالف) ہو تو

مؤنث میں کَذَۃٌ (بالتاء) ہو۔غرض کذا کنایہ عدد مبہم سے ہے۔اس میں اخبار ہوتا ہے۔ معنیٰ استفہامی نہیں ہوتے۔جیسا کہ کَاَیِّنْ میں گا ہے استفہامی معنی بھی ہوتے ہیں اگرچہ اقل قلیل ہی سہی۔

ترکیب:- وھو مرکب من کاف التشبیہ و ذا اسم الاشارۃ: واو، مستانفہ ھو، مبتدا مرکب، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ من، جار کاف التشبیہ، مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ ذا، موصوف۔ اسم الاشارۃ مرکب اضافی صفت۔ موصوف صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرکب سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ ولکن المراد منہ عدد منھم واو اعتراضیہ۔ لکنّ الخ مستدرک۔

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ

اَسْمَاءٌ تُسَمّٰی اَسْمَاءَ الْاَفْعَالِ۔ وَاِنَّمَا سُمِّیَتْ بِاَسْمَاءِ الْاَفْعَالِ لِاَنَّ مَعَانِیَهَا اَفْعَالٌ۔ وَهِیَ تِسْعَةٌ۔ سِتَّةٌ مِنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْاَمْرِ الْحَاضِرِ۔ وَتَنْصِبُ الْاِسْمَ عَلَی الْمَفْعُوْلِیَّةِ

ترجمہ:- عوامل سماعیہ کی نویں قسم چند اسماء ہیں جو اسماء افعال کے نام سے موسوم ہیں۔ اور ان کا اسماء افعال اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ ان کے معانی افعال ہیں۔ اسماء افعال نو ہیں۔ جن میں سے چھ تو امر حاضر کے لئے موضوع ہیں۔ اور وہ صیغہائے امر کی طرح مابعد اسم کو بر بناء مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

تشریح:- یعنی اس مرکب نام کی وجہ یہ ہے کہ، یہ حقیقۃً اسم ہیں اور معنیً فعل۔ اور علمائے نحو کا ایک طریق چلا آ رہا ہے کہ جب کوئی شیٔ بلحاظ معنی کسی دوسری شیٔ سے ملتبس ہو، اور احکام لفظیہ میں اس سے مختلف، تو اس شیٔ پر لفظ اسم بڑھا کر اس دوسری شیٔ کا نام ڈال دیتے ہیں۔ مثلاً: جمع، اور اسم جمع۔ مصدر، اور اسم مصدر صفت، اور اسم صفت۔ اسی طرح یہاں بھی کیا گیا۔

Marfat.com

مواقع افعال میں ان اسمار کا استعمال مختلف فوائد و مقاصد کے پیش نظر ہوتا ہے کہیں مختصر بات کا موقع ہوتا ہے اور ہم معنی فعل کے استعمال میں خواہ مخواہ کی تطویل ہوئی جاتی ہے تو وہاں اس خاص معنی میں اسم فعل کا استعمال کر دیتے ہیں۔ اور مسندات فعل کو اس اسم کا مسند بنا لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر رُوَیْدَ: کو لیجئے جو اُمْهِلْ: امر کا ہم معنی ہے۔ مگر مذکر، مؤنث۔ واحد، تثنیہ، جمع۔ غرض ہر حال میں ایک ہی وضع پر رہتا ہے — برخلاف اُمْهِلْ: کے کہ واحد، تثنیہ، جمع میں برابر وضع بدلتا رہے گا۔ اور اسی طرح مذکر اور مؤنث میں علیحدہ علیحدہ شکل اختیار کرے گا۔ کہیں اَمْهِلْ ہے تو کہیں اَمْهِلِی، کہیں اَمْهِلَا، کہیں اَمْهِلُوْا، کہیں اَمْهِلْنَ — کہیں معنیٔ مطلوب میں مبالغہ کی شان درکار ہوتی ہے، اور تاکید کا موقع ہوتا ہے۔ یا استعجاب منظور ہوتا ہے جو ہم معنی فعل میں اصل وضع کے لحاظ سے حاصل نہیں ہو سکتا تو وہاں انھیں اسمار افعال سے اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ دیکھئے! هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ۔ کہ هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ فعل ماضی ہے۔ جس کے معنی دور ہوا اور شتان بمعنی اِفْتَرَقَ فعل ماضی ہے۔ جس کے معنی جدا ہوا۔ اور سَرْعَانَ: بمعنی سَرُعَ فعل ماضی ہے جس کے معنی جلد ہوا کے ہیں۔ مگر ھیھات سے جس درجہ کا بعد مفہوم ہوتا ہے۔ بَعُدَ میں اس کی ہوا بھی نہیں — قرآن عزیز میں ارشاد ہے۔ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اس کا ترجمہ یوں کریں گے۔ کہ وہ بات بہت دور گئی: اور اس کی جگہ بَعُدَ ہوتا تو سادہ طریق پر یوں کہہ دیتے کہ وہ بات دور ہے۔ اسی طرح سرعان میں تعجب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جو سَرُعَ میں نہیں۔ یعنی زید نے کس قدر جلدی کی کہ حیرت ہوتی ہے — اسی طرح شَتَّانَ ما بینهما: میں افتراق کی شدت ملحوظ ہے نہ کہ مطلق افتراق — فافهم۔

ترکیب: وانما سمیت باسماء الافعال، واو، مستانفہ۔ انما، کلمۂ حصر۔ سُمِّیَتْ، فعل ماضی مجہول۔ ھی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار۔ اسماء الافعال، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق سُمِّیَتْ سے — لان معانیها افعال لام، جار۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ معانیها، مرکب اضافی اسم۔ افعال، خبر۔ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سُمِّیَتْ سے

Marfat.com

فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — ستة منها موضوعة للامر الحاضر۔ ستة، موصوف۔ منها، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ موضوعة، اسم مفعول۔ هی، ضمیر نائب فاعل۔ لام، جار الامر الحاضر، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق موضوعة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ —

وتنصب الاسم علی المفعولیة: واو، عاطفہ۔ تنصب، فعل مضارع معروف هی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسم، مفعول بہ۔ علی المفعولیة، جار مجرور متعلق تنصب سے۔ فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

اَحَدُهَا رُوَيْدَ: فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِأَمْهِلْ. وَهُوَ يَقَعُ فِي أَوَّلِ الْكَلَامِ مِثْلُ: رُوَيْدَ زَيْدًا: أَيْ أَمْهِلْ زَيْدًا

ترجمہ:۔ ان میں کا ایک رُوَيْدَ ہے جو معنی اَمْهِلْ کے لئے موضوع ہوا ہے۔ اور یہ رُوَيْدَ اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا: یعنی اَمْهِلْ زَيْدًا:

تشریح:۔ یہ تصغیر کا وزن ہے جو اِرْوَادٌ مصدر سے بعد حذفِ زوائد بنایا گیا ہے۔ گویا حذفِ زوائد کے بعد مصغر کرنے کا منشا یہ ہے کہ اب اس میں معنیٰ مصدری باقی نہیں۔ اور یہ اپنی اس وضع میں خالص بمعنی اَمْهِلْ موضوع ہوا ہے۔ لہٰذا امر کی طرح مبنی ہوا۔ مگر مبنی بر سکون ہونے سے اجتماع ساکنین ہوتا تھا۔ اس بنا پر مبنی بر فتحہ کر دیا گیا کہ اجتماع ساکنین سے احتراز کے ساتھ کلمہ میں ثقل کی صورت نہ پیدا ہو اور کلمہ ہلکا رہے — اور یہ رُوَيْدَ اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔ برخلاف رُوَيْدَ صفت کے جیسے سَارُوْا سَيْرًا رُوَيْدًا (چلے وہ چال نرم) یا رُوَيْدَ حال کے جیسے سَارَ الْقَوْمُ رُوَيْدًا: اَيْ مُرْوِدِيْنَ: یہاں رُوَيْدًا قوم سے حال واقع ہے یعنی چلی قوم درآں حالیکہ وہ نرمی اختیار کرنے والی تھی۔ کہ یہاں رُوَيْدَ اول کلام میں واقع نہیں۔ کیونکہ یہ رُوَيْدَ وہ رُوَيْدَ نہیں جو بمعنی اَمْهِلْ موضوع ہے۔ یا مثلاً: رُوَيْدَ عَمْرٍو (باضافتِ رُوَيْدَ الی عمرو) کہ یہ رُوَيْدَ مصدر ہے جو عمرو مفعول کی طرف

مضاف ہو رہا ہے۔ یہ رُوَید اگرچہ اول کلام میں واقع ہے مگر یہ بھی وہ رُوَیدٌ نہیں جو بمعنی امہل امر ہو۔ اور اپنے مابعد اسم کو بصورت مفعول نصب دے۔۔ الغرض مؤلف رح کا یہ قول کہ: رُوید اولِ کلام میں واقع ہوتا ہے۔ اپنی جگہ بالکل درست ہے۔۔ ان کا مقصد محض اس رُوَید کا حال بیان کرنا ہے جو بمعنی امہل ہے۔ اور عوامل سماعی میں شمار ہے نہ مطلق رُوَیدٌ کا حال۔۔

ضَوء میں مذکور ہے کہ رُوَیدٌ میں واحد، تثنیہ، جمع کی یکسانیت ایک تو اس وجہ سے ہے کہ اسم فعل، اور اصل فعل میں فرق رہے۔ —— دوسرے اس بنا پر کہ یہ اصل میں مصدر ہے۔ اور مصدر مثنّیٰ اور مجموع نہیں ہوتا۔ اسی طرح مصدر میں تذکیر و تانیث کا فرق بھی نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

ترکیب: فإنه موضوع لامهل: فا، تفصیلیہ۔ إنَّ، حرفِ مشبہ بالفعل۔ ہٗ ضمیر منصوب متصل راجع روید کی طرف اسم۔ موضوع، اسم مفعول، ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ لام، جار۔ لفظ امہل، مجرور محلاً۔ جار مجرور متعلق موضوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ انَّ، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ —— وھو یقع فی اول الکلام: واو، عاطفہ۔ ھو، مبتدا۔ یقع، فعل مضارع معروف ھو، ضمیر مستتر راجع روید کی طرف فاعل۔ فی، جار۔ اول الکلام، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یقع سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ —— مثل رُوَید زیدًا: مثل، مضاف۔ رُوَیدَ، اسم فعل (بمعنی امہل) امر حاضر معروف، انتَ، ضمیر مستتر فاعل۔ زیدًا، مفعول بہٖ۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر —— ای امہل زیدًا: ای، حرف تفسیر۔ اَمْہِل، فعل امر۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ زیدًا، مفعول بہٖ فعل فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔۔

وَثَانِيهَا بَلْهَ: فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِدَعْ.. مِثْلُ بَلْهَ زَيْدًا أَيْ دَعْ زَيْدًا

Marfat.com

ترجمہ:- دوسرا بَلْہَ ہے۔ اس کے معنی دَعْ کے ہیں ۔ (جو امر ہے بمعنی اُترک) جیسے بَلْہَ زَیْدًا، یعنی دَعْ زَیْدًا، چھوڑ زید کو۔

تشریح:- یہ بھی رُوَیْد کی طرح واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث، ہر موقع میں بلاتفریق کام دیتا ہے۔ اور کبھی بمعنی مصدر مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ بَلْہَ زَیْدٍ، بمعنی تَرْکُ زَیْدٍ (زید کا چھوڑنا) کہتے ہیں۔۔۔ مثال: بَلْہَ زَیْدًا، (چھوڑ زید کو) یہاں زَیْدًا کا نصب بر بنائے مفعولیت ہے۔ بَلْہَ بار کے زبر لام کے سکون اور ہار کے فتح کے ساتھ ہے۔

ترکیب:- مِثْلُ بَلْہَ زَیْدًا: مثل، مضاف۔ بَلْہَ، اسم فعل (بمعنی دَعْ) اَنْتَ، ضمیر مستتر فاعل زَیْدًا، مفعول بہ۔ اسم فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر ای دَعْ زَیْدًا: مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَثَالِثُهَا دُوْنَكَ: فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ. مِثْلُ دُوْنَكَ زَيْدًا: أَيْ خُذْ زَيْدًا

ترجمہ:- تیسرا دُوْنَکَ ہے جو خُذْ، امر کے معنی کے لئے وضع ہوا ہے جیسے دُوْنَکَ زَیْدًا، یعنی زید کو پکڑ۔ خُذْ: اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا کا امر ہے۔

وَرَابِعُهَا عَلَيْكَ: فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ لِأَلْزِمْ. مِثْلُ عَلَيْكَ زَيْدًا: أَيْ أَلْزِمْ زَيْدًا

ترجمہ:- چوتھا عَلَیْکَ ہے، جو اَلْزِمْ کے لئے وضع ہوا ہے یعنی اَلْزِمْ: امر کا اسم قرار پایا ہے عَلَیْکَ زَیْدًا: کے معنی اَلْزِمْ زَیْدًا اچپٹ زید کو، لگے رہو زید کے ساتھ۔ اس کا پیچھا مت چھوڑو۔

تشریح:- دُوْنَکَ: دُوْنَ ظرف، اور کاف خطاب سے مرکب ہے۔۔ اور عَلَیْکَ: علیٰ جارّہ، اور کاف خطاب سے مرکب ہے۔۔ مگر دونوں جگہ معنی ترکیبی متروک ہیں۔ اصل معنی کے لحاظ سے دونوں ظرف ہیں۔ اور لازم الاضافت ہیں۔ مگر اب

وضع ثانی میں دُوْنَکَ : خُذْ کے مقابلہ پر، اور عَلَیْکَ : اَلْزِمْ : کے مقابلہ پر موضوع ہوئے ہیں بالفاظ دیگر یوں کہہ لو کہ دُوْنَکَ : خُذْ امر کا اسم، اور عَلَیْکَ : الزم امر کا اسم قرار پایا۔ کیونکہ ظروف بہ نیابتِ افعال فعل کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو "فعل کا اسم" نام دے دیا گیا۔

> وَخَامِسُهَا حَيَّهَلْ : فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ لِإِيْتِ. مِثْلُ حَيَّهَلَ الصَّلٰوةَ : أَيْ إِيْتِ الصَّلٰوةَ

ترجمہ :۔ پانچواں حَیَّھَلْ ہے جو اِیْتِ : امر کا اسم ہے۔ اور اس کے لئے وضع ہوا ہے چنانچہ حَیَّھَلَ الصَّلٰوۃَ : کے معنی۔ اِیْتِ الصَّلٰوۃَ کے ہیں یعنی آؤ! نماز کو۔

تشریح ایت : اتی، یاتی۔ اتیانا کا امر ہے۔ اتیان کے معنی آنا۔ حَیَّھَلَ الصَّلٰوۃَ : میں حَیَّھَلَ بفتح لام پڑھا جائے گا کسرہ درست نہیں۔ حیھل اگرچہ ایت کا اسم ہے، یا بمعنی ایت ہے۔ مگر حیھل میں برانگیختگی مقصد کی جانب اور استعجال پر دلالت ہے یعنی یہ کام جلد کرو۔ حَیَّھَلَ الصَّلٰوۃَ میں نماز کی جانب ابھارنا مقصود ہے اور یہ کہ جلد آؤ! اِیْتِ کا مفہوم مطلق طلبِ اتیان ہے۔ یعنی آؤ : جلد یا بدیر آؤ اس پر کوئی دلالت نہیں۔

> وَسَادِسُهَا هَا : فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ. مِثْلُ هَا زَيْدًا : أَيْ خُذْ زَيْدًا : وَقَدْ جَاءَ فِيْهِ ثَلٰثُ لُغَاتٍ۔ (۱) هَاءْ : بِسُكُوْنِ الْهَمْزَةِ. (۲) وَهَاءِ : بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَكْسُوْرَةِ (۳) وَهَاءَ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوْحَةِ

ترجمہ :۔ چھٹا کلمہ ھا ہے جو خُذْ کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے ھَا زَیْدًا : کے معنی خُذْ زَیْدًا کے ہیں۔ یعنی زید کو پکڑ۔ اور ھا میں تین لغت آئی ہے (۱) ھَاءْ : ہمزہ ساکنہ کے ساتھ۔ (۲) ھَاءِ : الف کے بعد ہمزۂ مکسورہ کے اضافہ کے ساتھ۔ (۳) ھَاءَ : الف کے بعد ہمزۂ مفتوحہ کے اضافہ کے ساتھ۔

Marfat.com

تشریح:- لغت: بمعنی بولی۔ یعنی اس کو تین طرح پڑھا گیا ہے۔ (۱) ھَأْ: بسکون ہمزہ یعنی ہائے ہوّز کے بعد بجائے الف ہمزہ ساکنہ پڑھا جائے۔ ھَأْ بروزن خَفْ اصل میں ھَاءْ: یعنی ہمزہ اور ھ کے مابین الف کے ساتھ تھا۔ الف بالتقائے ساکنین ساقط ہوگیا، ھَأْ رہ گیا ــــ تصریفہ ھَأْ، ھَاءَا، ھَاءُوْا، ھَائِیْ، ھَا ءَا، ھَأْنَ۔ (۲) ھَاءِ۔ الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اضافہ کے ساتھ۔ ھَاءِ: بروزن رَامِ۔ امر از مُرَامَاۃ۔ بمعنی باہم تیر پھینکنا۔۔ ھَاءِ یَا رَجُلُ: اس کے معنی ہوئے ھَاتِ یا رَجُلُ: یعنی لاؤ اے مرد! تصریفہ: ھَاءِ، ھَائِیَا، ھَاءُوْا، ھَاءِیْ، ھَائِیَا، ھَائِیْنَ: مثل۔ رَامِ، رَامِیَا، رَامُوْا، رَامِیْ، رَامِیَا، رَامِیْنَ (۳) ھَاءَ الف کے بعد ہمزۂ مفتوحہ کے اضافہ کے ساتھ ھَاءَ بروزن ھَاكَ ــــ تصریفہ ھَاءَ، ھَاءُمَا، ھَاؤُمْ، ھَاءِ، ھَاؤُمَا، ھَاؤُنَّ۔ مثل۔ ھَاكَ، ھَاكُمَا، ھَاكُمْ، ھَاكِ، ھَاكُمَا، ھَاكُنَّ

ترکیب:- وقد جاء فیہ ثلاث لغات: واو، مستانفہ۔ قد، حرف تحقیق۔ جاء، فعل ماضی۔ فیہ، جار مجرور متعلق جاء سے۔ ثلاث: عدد ممیز مضاف۔ لغات، تمیز مضاف الیہ۔ ممیز تمیز مرکب اضافی ہو کر فاعل ہوا جاء کا۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ــــ ھَأْ بسکون الھمزۃ۔۔ راحدھا، مرکب اضافی مبتدا محذوف) ھَأْ، خبر ذوالحال۔ با، جار۔ سکون الھمزۃ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ وکذا الباقی۔

> وَلَا بُدَّ لِهٰذِهِ الْاَسْمَآءِ مِنْ فَاعِلٍ. وَ فَاعِلُهَا ضَمِيْرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرُ فِيْهَا

ترجمہ:- ان اسماء ستہ کے لئے فاعل ضروری ہے۔ ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔

تشریح ان اسماء ستہ کے لئے فاعل ضروری ہے۔ کیونکہ فعل کی تمامیت فاعل پر موقوف رہتی ہے۔ اور یہ اسماء، اسماء افعال ہیں۔ لہٰذا ان کو بھی فاعل کی ضرورت ہوئی۔ پس ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔ ــــ مصنفؒ نے دُوْنَكَ، عَلَيْكَ میں کاف کو فاعل نہیں قرار دیا۔ جیسا کہ فرا کہتا ہے۔، اور نہ

Marfat.com

فاعل کو محذوف مانا کہ حذفِ فاعل ناروا ہے بلکہ انھیں اسمار میں ضمیر مخاطب کو جوان
میں مستتر ہے فاعل قرار دیا۔ یہی طریقہ اسلم ہے۔۔ تفصیل مطولات میں دیکھیے۔۔

ترکیب: ولا بد لهذه الاسماء من فاعل ؛ واو، مستانفہ۔ لا، نفی جنس۔
بُدّ، مصدر۔ لام، جار۔ هذه الاسماء، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور
جار مجرور ظرف لغو متعلق بُدّ سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا لائے نفی جنس کا
من، جار۔ فاعل، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ لائے نفی جنس اسم و خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ــــ وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها
واو، عاطفہ۔ فاعلها، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ ضمير المخاطب، مضاف
مضاف الیہ مل کر موصوف۔ المستتر، اسم فاعل۔ هو، ضمیر مستتر راجع ضمیر کی
طرف فاعل۔ فيها، جار مجرور متعلق المستتر سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے
مل کر صفت۔ موصوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف۔

> وَثَلٰثَةٌ مِّنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْفِعْلِ الْمَاضِیْ. وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ بِالْفَاعِلِيَّةِ.

ترجمہ:۔ اور ان اسمار تسعہ میں کے تین اسم فعل ماضی کے لئے موضوع ہیں۔ــ یعنی
معنی ماضی مستعمل ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے مابعد اسم کو بربنائے فاعلیت رفع دیتے ہیں۔

ترکیب: وثلثة منها، موضوعة للفعل الماضی ؛ ثلثة، موصوف۔ من، جار۔
ها، ضمیر مجرور متصل راجع ,, تسعة ،، کی طرف مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر
ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ موضوعة، اسم مفعول۔ هی، ضمیر مستتر
نائب فاعل۔ لام، جار۔ الفعل الماضی، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق موضوعة
سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہو کر معطوف علیہ۔ــــ وترفع الاسم بالفاعلية ؛ واو، عاطفہ۔ ترفع، فعل
مضارع معروف۔ هی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الاسمَ، مفعول بہ۔ بالفاعلية، جار
مجرور متعلق ترفع سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر معطوف۔

Marfat.com

أَحَدُهَا هَيْهَاتَ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِبَعُدَ. مِثْلُ هَيْهَاتَ زَيْدٌ؛ أَيْ بَعُدَ زَيْدٌ

ترجمہ:۔ ان میں سے ایک ہَیْہَاتَ ہے۔ جو بَعُدَ کے معنی کے لئے موضوع ہے جیسے ۔هَيْهَاتَ زَيْدٌ؛ بمعنی بَعُدَ زَيْدٌ؛ زید بہت ہی دور ہوا۔

تشریح هَيْهَاتَ بَعُدَ کے معنی دیتا ہے: مگر محض خبر کے درجہ میں نہیں کہ متکلم مخاطب کو یہ اطلاع دے کہ مقصد کی جگہ دور ہے۔ بلکہ عند المخاطب اپنے اس عقیدہ کا اظہار کرتا ہے کہ یہ بات بہت دور ہے۔ حاصل ہونے والی نہیں۔

وَثَانِيهَا سَرْعَانَ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِسَرُعَ. مِثْلُ. سَرْعَانَ زَيْدٌ؛ أَيْ سَرُعَ زَيْدٌ؛

ترجمہ: ان میں سے دوسرا سَرْعَانَ ہے۔ جو سَرُعَ کے معنی کے لئے موضوع ہوا ہے۔ جیسے سَرْعَانَ زَيْدٌ؛ بمعنی سَرُعَ زَيْدٌ؛ زید نے بہت ہی جلدی کی۔

تشریح سَرْعَانَ۔ سَرُعَ کے معنیٰ ادا کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی علاوہ اِخبارِ سرعت تعجب کے معنیٰ نکلتے ہیں۔ سَرْعَانَ مَا صَنَعْتَ كَذَا؛ اس کے معنی ہیں بہت ہی جلدی آپ نے یہ کام کرلیا۔

وَ ثَالِثُهَا شَتَّانَ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِافْتَرَقَ. مِثْلُ شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو؛ أَيْ اِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

ترجمہ:۔ ان میں سے تیسرا شَتَّانَ ہے۔ جو اِفْتَرَقَ کے معنی کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو؛ بمعنی اِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو؛ زید وعمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

تشریح شَتَّانَ۔ اِفْتَرَقَ کے معنیٰ ادا کرتا ہے۔ مگر افتراق کے لئے تعدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ علیحدگی وجدائی بغیر دو چیزوں کے ــــ (جن میں جدائی واقع ہو۔) ــــ متصور نہیں۔ اس لئے مثال میں شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو؛ بمعنی اِفْتَرَقَ ذکر کیا۔ یعنی زید وعمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ یعنی ایک دوسرے سے بہت دور ہٹ گئے۔

Marfat.com

النَّوْعُ العَاشِرُ

اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ. وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ نَاقِصَةً لِأَنَّهَا لَا تَكُوْنُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ كَلَامًا تَامًّا فَلَا تَخْلُوْ عَنْ نُقْصَانٍ. وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ أَيِ الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ. فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْهَا. وَيُسَمّٰى اسْمُهَا. وَ تَنْصِبُ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْهَا. وَيُسَمّٰى خَبَرَهَا. وَهِيَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ فِعْلًا

ترجمہ:۔ دسویں قسم افعالِ ناقصہ ہیں۔ ان افعال کا نام، افعالِ ناقصہ اس لئے رکھا گیا کہ یہ محض فاعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔ لہٰذا یہ افعال خالی از نقصان نہیں۔ یہ افعال جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر ہی پر داخل ہوتے ہیں۔ جزو اول کو رفع دیتے ہیں جو ان کا اسم کہلاتا ہے۔ اور جزو ثانی کو نصب، جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔ اور یہ کل تیرہ ۱۳ فعل ہیں۔

تشریح:۔ شارح فرماتے ہیں کہ ان افعال کا نام، افعال ناقصہ اس بنا پر تجویز ہوا کہ یہ محض فاعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔ بلکہ تمامیتِ کلام کیلئے مفعول یعنی منصوب کے ذکر کے محتاج رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ افعال خالی از نقصان نہیں۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ، جس کے معنی ہیں زید قائم تھا۔ بدونِ ذکرِ قائما ایک ناقص کلام ہے۔ جس پر سامع کو کوئی اطمینان بخش خبر نہ ملنے کے باعث خاموش رہنے کا موقعہ نہیں۔ وہ لامحالہ پوچھے گا کہ تھا زید، کیا تھا؟ قائم تھا؟ قاعد تھا؟ راکب تھا؟ ماشی تھا؟ تندرست تھا؟ مریض تھا؟ کیا تھا؟ یا ہے زید، کیا ہے؟ عالم ہے؟ جاہل ہے؟ حکیم ہے؟ فلسفی ہے؟ کیا ہے؟ غرض بدونِ ذکرِ خبر سامع کا تردد زائل نہیں ہو سکتا —— برخلاف جَاءَ زَیْدٌ، قَامَ عَمْرٌو ذَھَبَ بَکْرٌ، مَاتَ خَالِدٌ وغیرہ کے۔ کہ ان میں سامع کے لئے ایک مکمل اطلاع موجود ہے اور اسے سننے کے بعد اس کا انتظار ختم ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس خبر سے کچھ پتہ نہیں چلا۔

صاحبِ ضوء نے ان کے افعال ناقصہ کہنے کی وجہ ان کی فعلیت کا نقصان بتایا ہے — فعل میں معنیٔ حَدَثی اور زمانہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ان میں صرف زمانہ ہے

Marfat.com

دلالت علی الحدث نہیں۔ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا: میں قیام زید کا تعلق ماضی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کَانَ نے دلالت علی المضی کے سوا اور کچھ نہیں بتایا لیکن قَامَ زَیْدٌ میں فعل جہاں اس قیام کے زمانۂ ماضی سے متعلق ہونے پر دال ہے وہاں خود فعل قیام جو معنی حدثی ہیں اس پر بھی دال ہے۔ اسی بنا پر کَانَ زَیْدٌ: میں جب کہ کان تامہ ہو معنیٰ حدثی ظاہر کئے جاتے ہیں یعنی وجد زید: وجود معنی حدثی ہیں یعنی پایا جانا۔ ۔۔۔ صاحب ضو فرماتے ہیں کہ افعال ناقصہ سے اس نقصان کو دور کرنے کے لئے خبر کا ذکر ضروری قرار دیا۔ گویا یہ خبر اس نقصان کا بدل ہے۔ ذکر خبر سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان کی تمامیت فاعل یعنی اسم پر نہیں ہوتی۔ بلکہ بطور افعال متعدیہ اپنے مابعد ایک دوسرے منصوب اسم پر ان کی تمامیت کا انحصار ہے۔ جو بمنزلہ مفعول سمجھا جائیگا۔ فافہم

ترکیب: النوع العاشر: مرکب توصیفی مبتدا۔ الافعال الناقصۃ: مرکب توصیفی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔ وانما سمیت ناقصۃ، لانہا لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًّا: واو، عاطفہ۔ انما، کلمۂ حصر۔ سُمّیت: فعل ماضی مجہول۔ ھی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ ناقصۃً، مفعول بہ۔ لام، جار۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ھا، اسم۔ لا، حرف نفی۔ تکون، فعل مضارع ناقص۔ ھی، ضمیر مستتر ذو الحال با، جار۔ مجرّد۔ اسم مفعول مضاف۔ الفاعل، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر اسم ہوا تکون کا۔ کلامًا تامًّا، مرکب توصیفی خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ اَنَّ، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سُمّیت سے۔ فعل نائب فاعل مفعول بہ (ثانی) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

فلا تخلو عن نقصان: فا، نتیجیہ۔ لا تخلو، فعل مضارع۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ عن، جار۔ نقصان، مجرور۔ جار مجرور متعلق لا تخلو سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ ...الخ یہ افعال جملۂ اسمیہ ہی پر داخل ہوتے ہیں۔ جملۂ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔

تشریح:۔ جملۂ اسمیہ (مبتدا اور خبر) کی تفسیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ جملہ کہ جس کا پہلا

Marfat.com

جزو مبتدا ہو اور دوسرا جزو خبر ہو۔

عبدالرسول کے بیان کے مطابق اس تفسیر کا یہ فائدہ ہوا کہ اَقَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ وغیرہ جملہ اسمیہ میں شامل ہیں، مگر افعال ناقصہ کا ان پر داخلہ ممتنع ہے۔ کیونکہ اَقَائِمٌ کا ہمزہ، استفہامی ہونے کی بنا پر صدارت کا مقتضی ہے۔ فعل ناقص کے داخل ہونے سے اس کی صدارت ختم ہو جاتی ہے۔

اب عبارت کے معنیٰ یہ ہوئے کہ یہ افعال براہ راست مبتدا خبر پر داخل ہو کر اس کے عمل کو برطرف کر دیتے ہیں اور اپنا عمل جاری کرتے ہیں۔ یعنی جزو اول کو رفع دیتے ہیں جو ان کا اسم کہلاتا ہے۔ اور جزو ثانی کو نصب، جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔ اور یہ کل تیرہ فعل ہیں۔ یعنی اصول۔ باقی ان کے ملحقات ہیں۔

اَلْاَوَّلُ کَانَ: وَ هِیَ قَدْ تَکُوْنُ زَائِدَةً. مِثْلُ. اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْدًا؛ وَحِیْنَئِذٍ لَا تَعْمَلُ. و قَدْ تَکُوْنُ غَیْرَ زَائِدَةٍ. وَ هِیَ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ: نَاقِصَةٍ، و تَامَّةٍ. فَالنَّاقِصَةُ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ: اَحَدُهُمَا: اَنْ یَثْبُتَ خَبَرُهَا لِاِسْمِهَا فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ سَوَاءٌ کَانَ مُمْکِنَ الْاِنْقِطَاعِ. مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا اَوْ مُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ. مِثْلُ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا؛ وَ ثَانِیْهِمَا: اَنْ یَکُوْنَ بِمَعْنَی صَارَ مِثْلُ کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا: اَیْ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا؛ وَ التَّامَّةُ: تَتِمُّ بِفَاعِلِهَا فَلَا تَحْتَاجُ اِلَی الْخَبَرِ فَلَا تَکُوْنُ نَاقِصَةً. وَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ بِمَعْنَی ثَبَتَ مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ؛ اَیْ ثَبَتَ زَیْدٌ

ترجمہ:۔ پہلا فعل کَانَ ہے۔ یہ کبھی زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے۔ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْدًا؛ (بیشک ان سب میں زید افضل ہے) زائدہ ہونے کے وقت یہ عمل نہیں کرتا۔ اور کبھی غیر زائدہ ہوتا ہے۔ غیر زائدہ دو معنوں کیلئے آتا ہے۔ ناقصہ، تامہ۔ پھر ناقصہ دو معنوں کیلئے آتا ہے۔ ایک یہ کہ خبر کا ثبوت اسم کیلئے زمانہ ماضی میں ہوا ہو۔ خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو

Marfat.com

جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) یا انقطاع ممکن نہ ہو۔ جیسے۔ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ تعالیٰ خوب جانتے والے بڑے حکمت والے ہیں) ـــــ دوسرا کان بمعنی صَارَ ہوتا ہے۔ جیسے کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا، کے معنی صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا کے ہیں۔۔ یعنی فقیر غنی ہوگیا۔۔ ـــــ اور کَانَ تامّہ اپنے فاعل پر تمام ہوجاتا ہے۔۔ پس وہ خبر کا محتاج نہ ہوگا لہٰذا ناقصہ بھی نہ ہوگا۔ اور اس وقت میں جب کہ وہ تامہ ہو ثَبَتَ کے معنیٰ میں ہوگا۔۔ مثال کَانَ زَیْدٌ، بمعنی ثَبَتَ زَیْدٌ۔ زید ثابت ہے، یا موجود ہے، یا حاضر ہے۔

تشریح لغتِ عرب میں کَانَ کا استعمال مختلف صورتوں میں ہوا ہے۔ یہ کبھی زائد ہوتا ہے کہ اس کے ذکر یا عدم ذکر سے معنیٰ پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ لفظاً اس کا کوئی عمل ظاہر ہوتا ہے جیسے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِہِمْ کَانَ زَیْدًا میں لفظ کَانَ زائد ہے۔ جس کا نہ کوئی عمل ہے اور نہ اس کے ذکر سے ماضی پر دلالت ہی مقصود ہے مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ بے شک ان سب میں زید افضل ہے۔ زید کا نصب اِنَّ کی وجہ سے ہے کہ زید اس کا اسم ہے۔ اور مِنْ اَفْضَلِہِمْ خبر مقدم۔ کَانَ زائد ہے جو مثال مذکور میں اسم و خبر کا مقتضی نہیں ہے

بعض لوگوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ "زید گذشتہ زمانہ میں ان سب سے افضل تھا"۔ اور ترکیب میں زیدًا کو اسم اِنَّ، اور کَانَ کو خبر اِنَّ، اور من افضلھم کو خبر کَانَ ظاہر کیا ہے۔ ـــــ یہ کھلی غلطی ہے۔ خبر اِنَّ کی تقدیم اسم اِنَّ پر ظروف کے علاوہ میں ناجائز ہے۔ اور کان من افضلھم: ظرف نہیں۔ البتہ من افضلھم ظرف ہے اور مثال مذکور میں اِنَّ کی خبر مقدم واقع ہے۔

الغرض کَانَ کبھی زائدہ ہوتا ہے اور کبھی غیر زائدہ۔ غیر زائدہ میں دو صورتیں ہیں کَانَ ناقصہ، اور کان تامّہ ـــــ یہ پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ ناقصہ اور تامّہ کا مدار ان کے معانی پر ہے۔ اسی لئے شارحؒ نے وَھِیَ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ۔ کی تعبیر اختیار فرمائی۔ ورنہ عَلٰی وَجْھَیْنِ تقسیم کے موقع کے زیادہ مناسب تھا۔ خیر۔ اب فرماتے ہیں کہ ناقصہ میں دو معنیٰ آئے ہیں۔ یعنی بلحاظِ معنی اس میں دو صورتیں نکلتی ہیں۔۔ ایک تو یہ ہے کہ کَانَ یہ بتائے کہ اس کے اسم سے خبر کا تعلق زمانہ ماضی میں رہا ہے۔ خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو

Marfat.com

یعنی زمانۂ حال تک اس کا ثبوت مستمر نہ رہا ہو۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا: میں قیام کا تعلق زید سے ماضی میں رہا۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ تا زمانۂ تکلم یہ سلسلہ ممتد رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ماضی میں ایسا ہوا ہو۔ اس کے بعد ختم ہو گیا ہو۔ یا وہ اسم ایسا ہو کہ اس سے کسی حال میں بھی خبر کا انقطاع ممکن نہ ہو۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا: میں کہ اللہ تعالیٰ کا علیم و حکیم ہونا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ الحاصل کسی کا یہ کہنا کہ کَانَ میں استمرار اور دوام پر دلالت ہوتی ہے کہ پورے زمانہ ماضی میں خبر کَانَ کا اسم کَانَ سے تعلق رہا ہے، یہ ایسا ہی غلط ہے جیسا یہ سمجھنا کہ کان کے لئے انقطاع لازم ہے اور کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۔ کا یہ مفہوم قرار دینا کہ معاذ اللہ! خدا پہلے علیم و حکیم تھا، اب نہیں۔ غرض استمرار و دوام یا انقطاع یہ دونوں امر کَانَ کے مدلول سے زائد اور باہر کی چیزیں ہیں۔ جن کا مقامی طور پر تعین قرائن سے ہو سکے گا، ویسے کچھ نہیں۔

قولہ وَثَانِیْھِمَا اَنْ یَکُوْنَ بِمَعْنٰی صَارَ... آہ۔ کَانَ ناقصہ میں دوسرے معنیٰ صَارَ کے ہوتے ہیں یعنی تبدیلِ احوال پر دلالت ہوتی ہے۔ کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا: کے معنیٰ صَارَ الفقیر غنیًّا: کے ہیں۔ یعنی فقر کے حال ... ن رغنا کے حال میں پہنچ گیا۔

ترکیب: مثل اِنَّ مِنْ افضلھم کان زَیْدًا: مثل، مضاف۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل من، جار۔ افضلھم، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ کان، زائدہ۔ زیدًا، اسم مؤخر۔ اِنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ — وحینئذٍ لا تعمل: حینئذ حسب ترکیب سابق مفعول فیہ مقدم۔ لا تعمل، فعل، ھی، ضمیر مستتر راجع کَانَ کی طرف فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — وھی تجیئ علی معنیین ناقصۃٍ وتامۃ واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ تجیئ، فعل۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ علیٰ، جار۔ معنیین، مبدل منہ۔ ناقصۃٍ، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ تامۃٍ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر بدلِ کل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تجیئ سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

احدھما، ان یثبت خبرھا لاسمھا فی الزمان الماضی: احدھما مرکب اضافی

مبتدا۔ اَنْ، ناصبہ مصدریہ۔ یثبت، فعل مضارع معروف۔ خبرھا، مرکب اضافی فاعل۔ لام، جار۔ اسمھا، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یثبت سے۔ فی، جار۔ الزمان الماضی، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق (ثانی) یثبت سے۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — سواء کان ممکن الانقطاع: سواء، بمعنی مستو، خبر مقدم کان، فعل ناقص (جو صرف معنیٰ حدثی پر دلالت کرتا ہے) ھو، ضمیر مستتر اسم۔ ممکن الانقطاع، مرکب اضافی معطوف علیہ — او ممتنع الانقطاع: معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر کان کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ والتامۃ ... آہ۔ اور کَانَ تامہ اپنے فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ خبر کا محتاج نہ ہوگا تو ناقصہ بھی نہ ہوگا۔ اور اس وقت میں جب کہ وہ تامہ ہو ثَبَتَ کے معنیٰ میں ہوگا۔ مثال۔ کَانَ زَیْدٌ: بمعنی ثَبَتَ زَیْدٌ: زید ثابت ہے، یا موجود ہے۔ یا حاضر ہے۔

تشریح: یعنی کَانَ تامہ میں ناقصہ کی طرح ثبوت للغیر نہیں ہوتا۔ تاکہ دوسرے جزو کی ضرورت پڑے یعنی خبر کی۔ بلکہ خود فاعل کا ثبوت یعنی اس کا تحقق اور وجود ہوتا ہے۔ کَانَ زَیْدٌ: کے معنی زید موجود ہے، یا ثابت ہے۔ نہ یہ کہ زید موجود کے لئے قیام، قعود، یا مجئ و ذہاب کا ثبوت ہو رہا ہے۔ اسی طرح کَانَ ناقصہ بھی ثبوت للغیر کے معنیٰ سے قطع نظر کرنے کے بعد تامہ بن جاتا ہے۔ مثلاً کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا: میں کَانَ ناقصہ ہے۔ کیونکہ مثال کی تشریح اس طرح کی جاتی ہے کہ: زید کے لئے قیام ثابت ہے — اور اگر تشریح بدل کر یوں کی جائے کہ قیامِ زید متحقق ہے تو پھر یہ ناقصہ، تامہ ہو گیا۔ اسی لئے شارح نے "فَلَا تَكُوْنُ نَاقِصَةً"، کا جملہ بڑھا دیا۔ جو بظاہر غیر ضروری سا معلوم ہو رہا ہے۔ یعنی جب خبر کی حاجت نہ ہو اور مضمون جملہ یعنی خبر کا مصدر مضاف باسم کا ثبوت مقصود ہو تو پھر وہ بھی تامہ ہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ثبوت الشئ للشئ جو ناقصہ کی شرط ہے وہ صورت مذکورہ میں باقی نہ رہی۔ کَانَ زَیْدٌ میں اگر زید فاعل کا تحقق ہے تو کَانَ قِیَامُ زَیْدٍ میں بھی فاعل ہی کا تحقق ہے کیونکہ قیام زید جو کہ مضمون ہے

Marfat.com

زید قائم کا وہ فاعل واقع ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم۔

ترکیب:- والتامة تتم بفاعلها: التامة، مبتدا۔ تتم، فعل مضارع۔ هی، ضمیر مستتر فاعل۔ با، جار۔ فاعلها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق تتم سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — فلا تحتاج الی الخبر۔ فا، فصیحیہ۔ لا تحتاج، فعل۔ هی، ضمیر مستتر فاعل الی الخبر، جار مجرور متعلق لا تحتاج سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَالثَّانِیْ صَارَ.. وَهِیَ لِلْاِنْتِقَالِ. اَیْ لِاِنْتِقَالِ الْاِسْمِ مِنْ حَقِیْقَةٍ اِلٰی حَقِیْقَةٍ اُخْرٰی. نَحْوُ صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا: اَوْمِنْ صِفَةٍ اِلٰی صِفَةٍ اُخْرٰی. مِثْلُ صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا: وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّةً بِمَعْنَی الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ اٰخَرَ وَحِیْنَئِذٍ تَتَعَدّٰی بِاِلٰی. نَحْوُ صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ

ترجمہ:- دوسرا فعلِ ناقص صَارَ ہے۔ اور اس میں انتقال کے معنٰی ہوتے ہیں خواہ اسم کا یہ انتقال ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف ہو جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا: گارا ٹھیکرا بن گیا۔ — (طین اور خزف دو جداگانہ حقیقتیں سمجھی جاتی ہیں:) یا محض ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ہو۔ جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا: زید مالدار ہوگیا — (یعنی فقر و افلاس کی حالت سے نکل کر غنی اور تونگری کی حالت میں آگیا۔ حقیقت زیدِ غنی اور زیدِ فقیر کی ایک ہے۔ صرف حالات کا تبدل ہوا ہے۔ پہلے صفتِ فقر کا موصوف تھا۔ اب صفت غنی کا موصوف بن گیا۔) — اور صَارَ کبھی تامہ ہوتا ہے۔ انتقالِ مکانی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اس وقت متعدی بالٰی ہوتا ہے۔ جیسے۔ صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ: زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوا۔

تشریح:- حاصل یہ ہے کہ صَارَ ماضی اور حال کی حالت ایک دوسرے سے مختلف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کے اسم کے لئے جو چیز اس وقت حاصل ہے وہ اس سے مختلف ہے جو اس سے پہلے وقت میں اسے حاصل تھی۔ مٹی نے طینیت چھوڑ کر صورت خزف

حاصل کرلی۔۔ زید سابق زمانہ میں فقیر تھا اب غنی ہوگیا۔ لیکن کانَ حال میں سابق کی تبدیلی یا عدم تبدیلی سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ وہ تو صرف گذشتہ کے حال سے بحث کرتا ہے کہ زید مثلاً سابق زمانہ میں مریض تھا، یا مسافر تھا، اب کیا ہے۔، اس سے سکوت — انتقال اور تبدیلی خواہ ذوات کی ہو یا صفات کی جب تک سابق اور لاحق دونوں حالوں کا ذکر نہ ہو کلام تام نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اسم کے بعد خبر کے ذکر کی ضرورت باقی ہے

اگر یہ کہا جائے کہ انتقال من صفۃ الیٰ صفۃ اخریٰ، اور انتقال من مکانٍ الیٰ مکانٍ آخر میں کیا فرق ہے کہ اِس کو تامہ اور اُس کو ناقصہ کہا جاتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک بظاہر دونوں انتقال یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ مگر واقعۃً ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انتقال من ذاتٍ اور من صفۃٍ میں منتقل الیہ ذات یا صفات کا حصول اسم کے لئے لازم ہے جو پہلے سے نہ تھا۔ لیکن انتقال من مکان الیٰ مکانٍ میں یہ تعلق بالمکان ایسا سمجھو جیسا کہ افعال کا مفاعیل سے ہوا کرتا ہے کہ حَدَث: یعنی معنی مصدری کی اسناد الی الفاعل تو لابدی ہوتی ہے۔ لیکن تعلق بالمفعول پیدا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ طین خزف بن گئی۔ یا زیدِ فقیر مالدار ہوگیا۔ یہ تغیر تو فاعل یا اسم کی ذات وصفات کا ہے جو اس کے ساتھ لازم ہے۔ لیکن انتقال من دارٍ الیٰ دارٍ کا تغیر نہ ذاتِ فاعل کے لئے لازم ہے، اور نہ وصفِ لازم کی حیثیت میں ہے۔ ایک خارجی شئ ہے۔ واللہ اعلم۔

کبھی صَارَ ذہاب اور انتقالِ مکانی کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس وقت اسے خبر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور وہ تامہ ہوتا ہے۔ اور متعدی بالیٰ ہوتا ہے۔ صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلیٰ بَلَدٍ: زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوا۔۔

ترکیب وھی، للانتقال۔ ھی، ببتدا۔ لام، جار۔ الانتقال، مفسر — ای - لانتقال الاسم من حقیقۃ الیٰ حقیقۃ اخریٰ۔ ای، حرفِ تفسیر لام، جار۔ انتقال، مصدر مضاف۔ الاسم، مضاف الیہ۔ من حقیقۃٍ، جار مجرور متعلق انتقال سے۔ الیٰ، جار۔ حقیقۃٍ اخریٰ، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق انتقال ہے۔ انتقال مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ — او مِن صفۃ الیٰ صفۃ اخریٰ: او، حرفِ عطف۔ (انتقال الاسم مقدر) من صفۃٍ،

Marfat.com

متعلق اول۔ الی صفة الخ، متعلق ثانی۔ انتقال، مع مضاف الیہ مقدر اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسّر۔ مفسّر مفسّر مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر خبر۔ — وقد تکون تامة*، بمعنی الانتقال من مکان الی مکان آخر: واو، عاطفہ۔ قد تکون، فعل مضارع ناقص، ھی، ضمیر مستتر اسم۔ تامة، موصوف۔ با، جار۔ معنیٰ، مضاف۔ الانتقال، مصدر۔ من مکان، جار مجرور متعلق اول الانتقال سے۔ الی مکان الخ، متعلق ثانی۔ الانتقال دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — وحینئذ تتعدی بالی: واو، عاطفہ۔ حینئذٍ، حسب ترکیب مذکور مفعول فیہ مقدم۔ تتعدی، فعل۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ با، جار۔ لفظ الی، مجرور جار مجرور متعلق تتعدی سے۔ فعل فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ نحو صار زید من بلد الی بلد: نحو، مضاف۔ صار، فعل۔ زید، فاعل۔ من بلدٍ، متعلق اول۔ الی بلدٍ، متعلق ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَالثَّالِثُ أَصْبَحَ، وَالرَّابِعُ أَضْحٰى، وَالْخَامِسُ أَمْسٰى، فَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِأَوْقَاتِهَا الَّتِىْ هِىَ الصَّبَاحُ وَالضُّحٰى وَالْمَسَاءُ. نَحْوُ أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا: مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِىْ وَقْتِ الصَّبَاحِ۔ وَنَحْوُ أَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا مَعْنَاهُ حَصَلَ الْحُكُوْمَةُ فِىْ وَقْتِ الضُّحٰى .. وَنَحْوُ أَمْسٰى زَيْدٌ قَارِيًا: مَعْنَاهُ حَصَلَ قِرَاءَتُهٗ فِىْ وَقْتِ الْمَسَاءِ:

ترجمہ:۔ اور تیسرا فعل ناقص اَصْبَحَ ہے۔ چوتھا اَضْحٰی، اور پانچواں اَمْسٰی۔ یہ تینوں مضمونِ جملہ کی قربت اور مقارنت اپنے اپنے (مدلولہ) اوقات کے ساتھ۔

(مع لحاظ ماضی وحال اور استقبال۔) بتاتے ہیں۔ وہ اوقات یہ ہیں صَبَاح۔ (جو مدلول ہے اَصْبَحَ کا) ۔یعنی صبح کا وقت۔ اور ضُحٰی۔ (جو مدلول ہے اَضْحٰی کا) یعنی چاشت کا وقت۔ اور مَسَاء۔ (جو مدلول ہے اَمْسٰی کا۔) یعنی شام کا وقت جیسے۔ اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا: یعنی۔ (ماضی میں)۔ صبح کے وقت زید کو غنا حاصل ہوا اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا: چاشت کے وقت زید کو حکومت حاصل ہوئی۔ اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِیًا زید شام کے وقت قاری ہوا۔

تشریح:۔ یہ اوقات تو ان کے مادہ کا مدلول ہوئے ــــ دوسرے وہ اوقات ہیں جو ان کی ہیئت ترکیبی اور صورت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً اَصْبَحَ کی صورت سے ماضی، اور یُصْبِحُ کی صورت سے حال واستقبال۔ ایسے ہی اَضْحٰی یضحی، اَمْسٰی یُمْسِی۔

ترکیب:۔ فهٰذه الثلثة لاقتران مضمون الجملة باوقاتها التی هی الصباح، والضحیٰ، والمساء۔ فا، تفصیلیہ۔ هذه، اسم اشارہ موصوف۔ الثلثة مشارٌ الیہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ لام، جار۔ اقتران، مصدر مضاف۔ مضمون الجملة، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ با، جار۔ اوقاتها، مرکب اضافی موصوف التی، اسم موصول۔ هی، مبتدا۔ الصباح، اپنے دونوں معطوفات سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اِقتران سے۔ اِقتران اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

> وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ قَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰی صَارَ مِثْلُ اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا: وَاَمْسٰی زَيْدٌ كَاتِبًا: وَاَضْحٰی الْمُظْلَمُ مُنِيْرًا:

ترجمہ:۔ یہ تینوں فعل ناقص کبھی صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا: اس کے معنی صَارَ الفقیر غنیًّا کے ہیں۔ اَمْسٰی زَيْدٌ كَاتِبًا: زید کاتب ہو گیا اَضْحٰی الْمُظْلَمُ مُنِيْرًا: ہو گیا تاریک منور۔ یعنی ظلمت سے نور کی طرف منتقل ہو گیا۔ (مُظْلَم: بفتح لام، تاریک۔ مُنِیر بمعنی منور و روشن)

Marfat.com

تشریح:- یعنی مجرد انتقال کے معنی کے لئے ان کا استعمال ہوتا ہے۔ وہ خصوصی اوقات جو ان کے مواد میں شامل ہیں زیر نظر نہیں آتے۔

ترکیب:- و هذه الثلثه، قد تكون بمعنى صار: هذه الثلثة، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مبتدا۔ قد تکون، فعل ناقص، ھی، ضمیر مستتر اسم۔ با، جار معنی صار، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

> وَقَدْ تَكُوْنُ تَامَّةً مِثْلُ أَصْبَحَ زَيْدٌ: بِمَعْنَى دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ.. وَأَمْسٰى عَمْرٌو: أَيْ دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسَاءِ. وَأَضْحٰى بَكْرٌ: أَيْ دَخَلَ بَكْرٌ فِي الضُّحٰى

ترجمہ:- یہ افعال ثلثہ کبھی تامہ ہوتے ہیں۔ (جب کہ ان کے معانی دخول فی الماخذ کے ہوں)۔ چنانچہ اَصْبَحَ زَيْدٌ: کے معنی زید صبح میں داخل ہوا۔ (یعنی زید پر صبح آئی) اَمْسٰى عَمْرٌو: کے معنی عمرو شام میں داخل ہوا۔ (یعنی شام کا وقت ہو گیا۔) اَضْحٰى بَكْرٌ: کے معنی بکر چاشت میں داخل ہوا۔ (یعنی بکر کے لئے چاشت کا وقت آگیا)

تشریح:- جیسے اظهر: دَخَلَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ۔ اَعْتَمَ: دَخَلَ فِي الْعُتْمَةِ. یعنی فی العشاء۔ ـــــ معنیٰ اولیٰ کی رو سے یہ تینوں ناقصہ تھے اسی وجہ سے وہاں خبر کا ذکر لازم تھا۔ مثلاً اسی مثال میں بلحاظ معنیٰ اول یوں کہتے اَصْبَحَ زَيْدٌ ذَامَالٍ: یعنی زید صبح کے وقت مالدار ہو گیا۔ یا اَمْسٰى عَمْرٌو مَرِيْضًا: عمرو کو بیماری شام کے وقت لگی۔ یا اَضْحٰى بَكْرٌ مُسَافِرًا: بکر چاشت کے وقت مسافر ہوا ـــــ اور اَصْبَحَ زَيْدٌ بمعنی دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ کی صورت میں اسے خبر کی حاجت نہیں۔ اس کے تو صرف اتنے ہی معنیٰ ہیں کہ زید کو صبح ملی، شام میسر آئی، دوپہر بھی نصیب ہوئی، عشاء کا وقت پایا، یہ دخول فی الزمان ایسا ہی ہے جیسا کہ دخول فی المکان مثلاً اَعْرَقَ: عراق میں داخل ہوا، اور اَنْجَدَ: نجد میں پہنچا۔ کہ وہ بھی فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور یہ بھی۔

> وَالسَّادِسُ ظَلَّ، وَالسَّابِعُ بَاتَ، وَهُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ

الْجُمْلَةِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ. نَحْوُ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا: أَيْ حَصَلَ كِتَابَتُهُ فِي النَّهَارِ- وَبَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا: أَيْ حَصَلَ نَوْمُهُ فِي اللَّيْلِ.. وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى صَارَ مِثْلُ ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا: وَبَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا.

ترجمہ:- (افعال ناقصہ کا) چھٹا فعل ظَلَّ، اور ساتواں بات ہے۔ یہ دونوں بھی اپنے جملہ کے مضمون کو دن اور رات کے ساتھ مقارن ظاہر کرتے ہیں جیسے ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا: زید کو دن میں کتابت حاصل ہوئی۔ بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا: زید کو رات میں نیند آئی۔ ــــ اور کبھی یہ دونوں صَارَ کے معنی میں آتے ہیں۔ (یعنی وہی تبدیلی احوال کے لئے۔)۔ جیسے ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا: بچہ بالغ ہوگیا۔ بَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا جوان بوڑھا ہوگیا۔

تحقیق:- ظَلَّ: ظَلَّ يَظَلُّ ظُلُولًا. از سمع.. بات: بَاتَ يَبِيتُ بَيْتُوتَةً: رات گذارنی، از ضرب- یا بَاتَ يَبَاتُ جیسے هَابَ يَهَابُ از سمع.ــــ شَبَاب: جوانی- شَيْخُوخَة: بڑھاپا۔

ترکیب:- هما، لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل: هما، مبتدا- لام، جار- اقتران، مضاف- مضمون الجملة، مرکب اضافی مضاف الیہ با، جار- النهار، معطوف علیہ- والليل، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق اقتران سے۔ اقتران مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور- جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر- مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّامِنُ مَادَامَ وَهِيَ لِتَوْقِيتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا. فَلَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ أَوِ اسْمِيَّةٌ نَحْوُ اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا: وَزَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا

ترجمہ:- آٹھواں مَادَامَ ہے۔ اور یہ آتا ہے کسی شئی یا کسی کام کی تحدید اور تعیین وقت

کے لئے اس مدت کے ساتھ کہ جس میں اس کے اسم کے ساتھ اس کی خبر ثابت رہے۔
پس ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی جملہ ہو۔ اسمیہ، یا فعلیہ۔ (جملہ فعلیہ کی) مثال: اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا: تو بیٹھ! جب تک کہ زید بیٹھا ہے۔ (جملہ اسمیہ کی) مثال: زَیْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا: زید قائم ہے جب تک کہ عمرو قائم رہے۔

تشریح:۔ یعنی کسی فعل یا کسی امر کی اس طرح حد بندی کرنا کہ جب تک فلاں چیز (مثلاً خبر مادام) فلاں کے (مثلاً اس کے اسم کے) لئے ثابت رہے، یا فلاں کے ساتھ قائم رہے اس وقت تک تمھیں یہ کام کرنا ہے۔ پس یہاں دو چیزیں ہوئیں۔ (۱) ایک وہ شئی کہ جس کے زمانہ فعل کی توقیت وتحدید کرنا چاہتے ہیں۔۔ (۲) اور دوسری وہ چیز جس کو مادام کے تحت شئی اول کی حد بندی کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی کو شارح فرماتے ہیں کہ "یہ ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی جملہ ہو۔ اسمیہ ہو، یا فعلیہ"۔۔۔ کیونکہ مادام تو ظرف زمان کی حیثیت میں آگیا۔ یہ تو فعل کا وقت بتائے گا۔ پھر جب تک وہ فعل مذکور نہ ہو نرے ظرف سے تو کوئی کلام تام ہو نہیں سکتا اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا: جملہ فعلیہ کی مثال ہے۔ اس کا ترجمہ ہے تو بیٹھ! جب تک کہ زید بیٹھا ہے۔ مخاطب سے جلوس کی خواہش کرتا ہے یا اس کو جلوس کا امر کرتا ہے۔ کتنے وقت میں؟ اس کی تحدید کردی مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا کے ساتھ۔ یعنی تمھارے جلوس کی مدت اتنی ہو جتنی کہ زید کے جلوس کی یعنی تمھیں زید کے بیٹھے رہنے تک بیٹھنا ہوگا۔۔۔ زَیْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا: زید قائم ہے جب تک عمرو قائم ہے۔ یعنی قیام زید کی مدت قیام عمرو کے بقدر ہے۔

ترکیب:۔ وھی: لتوقیت شئ بمدۃ ثبوت خبرھا لاسمھا: واو، عاطفہ۔ ھی، مبتدا۔ لام، جار۔ توقیت، مصدر مضاف۔ شئ، مضاف الیہ۔ با، جار۔ مدۃ، مضاف۔ ثبوت، مضاف الیہ مضاف۔ خبرھا، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ لام، جار۔ اسمھا، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے۔ ثبوت اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق توقیت سے توقیت مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔ فلابُدَّ من ان یکون قبلھا جملۃ فعلیۃ او اسمیۃ

Marfat.com

فا فصیحیہ۔ لا، برائے نفی جنس۔ بُدّ، اسم۔ من، جار۔ ان، ناصبہ۔ یکون، فعل
مضارع ناقص۔ قبلھا، مرکب اضافی ظرفِ مستقر ہو کر خبر مقدم۔ جملۃ، موصوف
فعلیۃ۔ معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ اسمیۃ، معطوف۔ معطوف علیہ معطو
سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل
جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ لا، نفی جنس
اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو اجلس مادام زید جالسًا
نحو، مضاف۔ اِجْلِس، فعل امر، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ مادام، فعل ناقص۔
زید، اسم۔ جالسًا، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ظرف
(مفعول فیہ)۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ
۔ وَزَیْدٌ قَائِمٌ، مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا: واو، عاطفہ۔ زید، مبتدا۔ قائم، اسم فاعل
ہو، ضمیر مستتر زید کی طرف راجع فاعل۔ مادام، حسب ترکیب سابق مفعول فیہ۔
اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا
نحو مضاف کا۔

وَالتَّاسِعُ مَازَالَ، وَالْعَاشِرُ مَا بَرِحَ، وَالْحَادِيْ عَشَرَ مَا انْفَكَّ
وَالثَّانِيْ عَشَرَ مَا فَتِئَ، وَقَدْ يُقَالُ مَا فَتَأَ، وَمَا أَفْتَأَ. وَكُلُّ
وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ الْأَرْبَعَةِ لِدَوَامِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا
لِاسْمِهَا مُذْ قَبِلَهُ وَيَلْزَمُهَا النَّفْيُ. مِثْلُ مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا،
وَمَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا، وَمَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا، وَمَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا.

ترجمہ:۔ نواں مَازَال، دسواں مَابَرِحَ، گیارہواں مَا انْفَكَّ، اور بارہواں مَافَتِئَ
۔ (بکسر تا اور آخر میں ہمزہ۔ جیسے عَلِمَ، از باب سمع بمعنی بَرِحَ۔) ہے۔ اور کبھی
اس کو مافَتَأَ۔ (بفتح تا، اور آخر میں ہمزہ۔)۔ اور مَا اَفْتَأَ (بروزن ما اَکْرَمَ از
بابِ افعال۔) بھی کہتے ہیں۔ ۔ اور افعال اربعہ میں کا ہر ایک یہ بتاتا ہے کہ جس
وقت سے اسم میں خبر کی قابلیت پیدا ہوئی ہے یا اس نے خبر کو قبول کیا ہے۔ اس

Marfat.com

وقت سے برابر یہ خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہے۔ اور ان سب کے لئے نفی لازم ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ عَالِمًا ؛ زید برابر عالم رہا۔ مَابَرِحَ زَیْدٌ صَائِمًا ؛ زید برابر روزہ دار رہا۔ مَافَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا ؛ عمرو برابر فاضل رہا۔ مَاانْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا ؛ بکر ہمیشہ عاقل ہے۔

تشریح: یعنی ان افعال اربعہ کی خبر بطریق استمرار و دوام اپنے اسم کے لئے ثابت ہے۔ کسی وقت منفک نہیں ہوتی۔ مَازَالَ زَیْدٌ اَمِیْرًا ؛ زید جس وقت سے بھی قابل امارت ہوا ہے برابر امیر ہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور ان سب کے ساتھ نفی لازم ہے۔ یعنی زال، انفک، برح، فتئ ماضی۔ اور یزال، ینفک، یبرح، یفتأ پر کوئی نہ کوئی حرف نفی ضرور ہوگا۔ مثلاً ماضی پر ما، اور لا۔ اور مضارع پر لن، یالا، یاما، یالم۔ اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ مقصود ہے استمرار۔ اور وہ بغیر حرف نفی کے ان کلمات پر داخل ہوئے پورا ہوتا نہیں۔ لہذا حرف نفی کا لزوم ضروری ہوا۔ زوال ہو یا انفکاک، براح ہو یا فتا، ان سب میں نفی کے معنی موجود ہیں۔ ہٹنا، ٹلنا، اپنی جگہ چھوڑنا، ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ یہی ان سب کے مشترک معانی ہیں۔ اور سب میں نفی کا مضمون موجود ہے۔ یعنی سابق حالت کی نفی ہو رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثباتی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب نفی نہیں تو اثبات ہوگا۔ اور جب نفی کسی وقت نہیں تو اثبات ہر وقت ہوا۔ یہی معنی استمرار کے ہیں۔ لیکن اس کا مدار سماع پر ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں اور جس کلمہ میں نفی کے معنی دیکھے وہاں ما نافیہ، یا اس کے دیگر اخوات کلمہ پر داخل کر کے استمرار پر دلالت کرالی۔ مثلاً انفصال، مفارقت ان میں بھی وہی نفی موجود ہے۔ اب استمرار پیدا کرنے کے لئے کوئی یوں کہنے لگے مَاانْفَصَلَ زَیْدٌ ضَارِبًا ؛ یا مَافَارَقَ زَیْدٌ ضَارِبًا ؛ تو یہ غلط ہوگا۔ بلکہ مقصود استمرار کی غرض سے تعبیر مَاانْفَصَلَ زَیْدٌ مِنَ الضَّرْبِ ؛ یا مَافَارَقَ زَیْدٌ مِنَ الضَّرْبِ ؛ ہوگی۔

الحاصل ان کلمات اربعہ میں افادۂ استمرار کی خاطر مائے نافیہ، یا دیگر حروف نفی کا لانا ضروری ہے۔ اہل زبان سے اسی طرح مسموع ہوا ہے۔ مَازَالَ زَیْدٌ عَالِمًا زید برابر عالم رہا۔ ویسے ترجمہ یوں کریں گے۔ عالمیت زید سے کسی وقت زائل نہیں ہوئی

Marfat.com

مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا :- زید برابر روزہ دار رہا۔ لفظی ترجمہ یوں کریں گے۔ روزہ کی حالت کبھی زید سے جدا نہیں ہوئی۔ اسی طرح مَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا :- اور مَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا :- عمرو برابر فاضل رہا۔ اور بکر ہمیشہ عاقل ہے۔

ترکیب :- وقد يقال مَا فتأ، وما افتأ :- واو، عاطفہ۔ قد یقال، فعل مضارع مجہول لفظ ما فتأ، معطوف علیہ۔ وما افتأ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر نائب فاعل۔ فعل مجہول نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وكل واحد من هذه الافعال الاربعة :- واو، عاطفہ۔ کل، مضاف۔ واحد، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ من، جار۔ هذه، اسم اشارہ موصوف۔ الافعال الاربعة، مرکب توصیفی مشار الیہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ لدوام ثبوت خبرها لاسمها منذ قبله :- لام، جار۔ دوام، مصدر مضاف۔ ثبوت، مضاف الیہ مضاف خبرها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ لام جار۔ اسمها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت مصدر سے۔ مُذ، ظرف زمان مضاف۔ قَبِلَ، فعل ماضی معروف۔ هو، ضمیر مستتر راجع اسم کی طرف فاعل۔ ہ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ثبوت کا۔ ثبوت مضاف الیہ مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ — ويلزمها النفي :- واو، عاطفہ۔ یلزم، فعل مضارع معروف۔ ها، مفعول بہ۔ النفي، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

> وَالثَّالِثُ عَشَرَ لَيْسَ : وَهِيَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِيْ زَمَانِ الْحَالِ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِيْ كُلِّ زَمَانٍ. مِثْلُ لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا

ترجمہ :- تیرہواں لَيْسَ ہے۔ جو زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی بتاتا ہے۔ اور عند البعض

Marfat.com

ہر زمانہ میں۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا ؛ قول جمہور کے مطابق اس کا ترجمہ یوں ہوگا۔ کہ زید اس وقت قائم نہیں۔ ماضی میں ہو، اس سے بحث نہیں۔ اور قول بعض کے مطابق حال کی قید نہیں لگائی جائے گی۔ بس اتنا ہی ترجمہ ہوگا کہ زید قائم نہیں ہے۔

وَاعْلَمْ ؛ اَنَّ تَقْدِيْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ عَلٰى اَسْمَائِهَا جَائِزٌ بِاِبْقَاءِ عَمَلِهَا مِثْلُ كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ ؛ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فِى الْبَوَاقِىْ۔ وَاَيْضًا تَقْدِيْمُ اَخْبَارِهَا عَلٰى نَفْسِهَا جَائِزٌ سِوٰى لَيْسَ وَالْاَفْعَالِ الَّتِىْ كَانَ فِىْ اَوَائِلِهَا مَا ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : تَقْدِيْمُ الْاَخْبَارِ عَلٰى هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَيْضًا جَائِزٌ سِوٰى مَادَامَ۔ اَمَّا تَقْدِيْمُ اَسْمَائِهَا عَلَيْهَا فَغَيْرُ جَائِزٍ۔

ترجمہ:۔ جانیے : کہ افعال ناقصہ کی خبروں کی تقدیم ان کے اسماء پر جائز ہے ان کے عمل کو باقی رکھتے ہوئے۔ جیسے کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ ؛ اور (کان کے سوا)۔ باقی افعال کو بھی اسی قیاس پر سمجھ لیں۔ ـــــ نیز اخبار کی تقدیم خود افعال ناقصہ پر بھی جائز ہے۔ لَیْسَ، اور ان افعال کے علاوہ ہیں جن کے اوّل میں ما آتا ہے۔۔ اور بعض نحویوں کا قول ہے کہ : ان افعال پر بھی ان کے اخبار کی تقدیم جائز ہے۔۔ مَادَامَ کو چھوڑ کر۔ لیکن ان کے اسماء کی تقدیم ان کے افعال پر (کسی حال میں بھی) جائز نہیں۔۔

تشریح:۔ یعنی اعرابی عمل کہ خبر منصوب ہوتی ہے اور اسم مرفوع۔ بصورت تقدیم خبر بر اسم ان کا یہ عمل باقی رہے گا تاکہ ظاہر طور پر مقدم کا خبر ہونا معلوم رہے۔ مثلاً کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ ؛ اور کَانَ کے سوا باقی افعال کو بھی اسی قیاس پر سمجھ لیں۔ اور ان کی مثالیں بنالیں۔۔

نیز اخبار کی تقدیم خود افعال ناقصہ پر بھی جائز ہے لَیْسَ اور ان افعال کے علاوہ جن کے اول میں ما آتا ہے، کہ ان پر کسی شئی کی تقدیم جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ ما[1] کے لئے صدارت

---

[1] ما یا نافیہ ہوگا تو وہ صدارت چاہتا ہے یا مصدریہ ہوگا۔ تو معمول مصدر کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں۔۔ ۱۲ منہ

لازم ہے، تقدیم خبر کی صورت میں صدارت باطل ہو جائے گی۔
لیس میں متقدمین بصریین کا خیال تو یہ ہے کہ وہ بحکم کان ہے۔ اور کوفیین اس کو مافی اوّلہ ما کے ساتھ ملحق کر رہے ہیں۔ چنانچہ شارح نے بھی سوی لیس، والافعال التی کان فی اوائلہا ما۔ کہہ کر اپنا رجحان خاطر کوفیین کے مذہب کے ساتھ ظاہر کر دیا۔ اکثر متاخرین اسی جانب ہیں۔ پس مُنْطَلِقًا لَیْسَ زَیْدٌ کہنا جائز نہ ہوگا۔
قولہ وقال بعضھم ؛ یہ ابن کیسان کا قول ہے۔ وجہ یہ بیان کی ہے کہ لیس تو اس بنا پر بحکم کان ہے کہ اس کے اول میں صورۃً ما نافیہ نہیں۔ اور جن افعال کے اول میں ما نافیہ ہے وہ ما نافیہ کے باعث مثبت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ نفی پر نفی کے داخل ہونے سے اثباتی معنیٰ پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہ بھی بمنزلہ کان ہو گئے۔ اور کان پر خبر کی تقدیم کا جواز مسلم ہے۔ تو ان افعال پر جو کہ بلحاظ معنیٰ کان کے درجہ میں ہیں، تقدیم خبر کا عدم جواز بے معنیٰ ہے۔
قولہ اما تقدیم اسمائھا علیھا فغیر جائز: لیکن ان کے اسماء کی تقدیم ان کے افعال پر وہ کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ اسماء بمنزلہ فاعل افعال ہیں۔ اور فاعل کی تقدیم فعل پر جائز نہیں۔ یعنی اسم، اسم رہتے ہوئے مقدم نہیں ہو سکتا۔ یہ کہ وہ اسم ہی نہ رہے۔ مثلاً زَیْدٌ کَانَ قَائِمًا: میں زید مبتدا ہے۔ کان کا اسم نہیں۔ کان کا اسم ضمیر ہے جو راجع بسوئے زید ہے۔

ترکیب: واعلم ان تقدیم اخبار ھذہ الافعال علی اسمائھا جائز بابقاء عملھا: واو، مستانفہ۔ اِعْلَمْ، امر حاضر معروف۔ انت ضمیر مستتر فاعل۔ انّ حرف مشبہ بالفعل۔ تقدیم، مصدر مضاف۔ اخبار، مضاف الیہ مضاف۔ ھذہ، اسم اشارہ الافعال، مشار الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا تقدیم کا۔ علی، جار۔ اسمائھا، مرکب اضافی مجرور متعلق تقدیم سے۔ تقدیم مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم۔ جائز، اسم فاعل۔ ھو ضمیر مستتر راجع تقدیم کی طرف فاعل۔ با۔ جار۔ ابقاء، مصدر مضاف۔ عملھا، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق جائز سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر

Marfat.com

مفعول بہ۔ اعلم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

— وعلی ھذا القیاس فی البواقی: واو، عاطفہ۔ علی، جار۔ ھذا القیاس، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ فی البواقی، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر یکون محذوف کی۔ یکون محذوف اسم اور خبر سے مل کر مبتدا موخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

ایضاً، مفعول مطلق فعل محذوف آض کا۔ فعل محذوف فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — تقدیم اخبارھا علی نفسھا جائز سوی لیس والافعال التی کان فی اوائلھا ما: تقدیم، مصدر مضاف۔ اخبارھا، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ علی نفسھا، جار مجرور متعلق تقدیم سے۔ مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا۔ جائز، اسم فاعل۔ ھو ضمیر مستتر فاعل۔ سوی، ظرف مضاف لیس، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الافعال، موصوف۔ التی، اسم موصول۔ کان فعل ناقص۔ فی، جار۔ اوائلھا، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم لفظ ما، اسم موخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جائز کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ —

وقال بعضھم: تقدیم الاخبار علی ھذہ الافعال ایضاً جائز سوی مادام: قال، فعل بعضھم، مرکب اضافی فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ قولیہ۔ تقدیم الاخبار علی ھذہ الافعال، حسب ترکیب مذکور مبتدا — جائز الخ، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ — اما

تقدیم اسمائھا علیھا، فغیر جائز: اما، حرف شرط۔ تقدیم ... الی علیھا، حسب ترکیب مذکور مبتدا متضمن معنیٰ شرط۔ فا، جزائیہ۔ غیر جائز، مرکب اضافی خبر متضمن معنیٰ جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاعْلَمْ! اَنَّ حُکْمَ مُشْتَقَّاتِ ھٰذِہِ الْاَفْعَالِ کَحُکْمِ ھٰذِہِ الْاَفْعَالِ فِی الْعَمَلِ

Marfat.com

ترجمہ:۔ جانئے کہ دربارۂ عمل ان کے مشتقات کا حکم وہی ہے جو خود ان افعال کا۔ (یعنی بحیثیت اعراب، وجواز تقدیم اخبار براسمار، وبرافعال، وعدم جواز تقدیم اسمار برافعال)

تشریح: مشتقات سے ان کے متصرفات مراد ہیں۔ یعنی ان افعال میں تصرف کے باعث جو مختلف شکلیں پیدا ہو رہی ہیں۔ مثلاً: کَانَ میں یکون، کُنْ، لاتکُنْ، کائن، کون وغیرہ۔ ایسے ہی۔ یُصْبِحُ، مُصْبِحٌ، یُمْسِیْ، مُمْسِیْ، یُضْحِیْ، مُضْحِیْ۔

ترکیب:۔ واعلم: ان حکم مشتقات هذه الافعال، کحکم هذه الافعال فی العمل: واو، مستانفہ۔ اعلم، فعل امر، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ حکم مشتقات هذه الافعال، اسم۔ کاف، جار۔ حکم، مضاف هذه الافعال، مضاف الیہ۔ فی العمل، متعلق حکم سے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ اَنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ۔ وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّهَا تَدُلُّ عَلَى الْمُقَارَبَةِ وَهِيَ اَرْبَعَةٌ

ترجمہ:۔ (سماعی عوامل کی) گیارہویں نوع افعال مقاربہ ہیں۔ اور یہ افعال مقاربہ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے ہیں کہ ان میں مقاربت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور یہ چار فعل ہیں۔

تشریح: یعنی ان افعال میں اس امر پر دلالت ہوتی ہے کہ ان کی خبریں اپنے اسمار کے لئے قریب الحصول ہیں۔ خواہ یہ قربت متکلم کی رجار اور امید کے لحاظ سے ہو، یا متکلم کو اس کا جزم ہو کہ یہ خبر اپنے اسم کے لئے قریب وقت میں حاصل ہونیوالی ہے یا متکلم کو اس امر کا جزم ہو کہ فاعل تحصیل خبر کا کام شروع کر چکا ہے — اور یہ چار فعل

Marfat.com

ہیں (اور کچھ ان کے ملحقات ہیں۔)

ترکیب:۔ و انما سمیت بھٰذ الاسم ؛ واو، مستانفہ۔ اِنما، کلمۂ حصر۔ سُمِّیت، فعل ماضی مجہول۔ ھی، ضمیر مستتر راجع افعال المقاربۃ کی طرف نائب فاعل۔ با، جار۔ ھٰذا الاسم، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سمیت سے۔ لانھا تدل علی المقاربۃ ؛ لام، جار برائے تعلیل۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ھا، اسم۔ تدل، فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ علی المقاربۃ، جار مجرور متعلق تدل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق (ثانی) سمیت کا۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الأَوَّلُ عَسٰی. وَهُوَ فِعْلٌ لِدُخُولِ تَاءِ التَّأْنِيثِ السَّاكِنَةِ فِيهِ. نَحْوُ عَسَتْ ؛ وَغَيْرُ مُتَصَرِّفٍ إِذْ لَا يُشْتَقُّ مِنْهُ مُضَارِعٌ، وَاسْمَا فَاعِلٍ، وَمَفْعُولٍ، وَأَمْرٌ، وَنَهْيٌ مَثَلًا:

ترجمہ:۔ اول عَسٰی ہے۔۔ یہ فعل (ماضی) ہے۔ کیونکہ تائے تانیث ساکنہ اس کے ساتھ لگتی ہے۔ جیسے عَسَتْ ۔۔ البتہ یہ متصرف فعل نہیں ہے۔ کیونکہ عَسٰی سے مضارع اسم فاعل، اسم مفعول، امر، اور نہی وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے۔

تحقیق:۔ عَسٰی: بروزن رَمٰی۔ اس کو اگرچہ بعض علماء حرف کہتے ہیں کہ: اس میں متکلم کی جانب سے قربِ خبر کی توقع اور امید کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا یہ از قبیل انشارات ہوا۔ اور باب انشاء میں حروف اصل ہیں۔۔ دیکھئے! اصل معنی ترجی کے لئے لعل موضوع ہوا ہے۔ اور وہ حرف ہے۔ تمنی، ترجی، استفہام وغیرہ انشارات تمام کے تمام حروف ہیں۔ لہٰذا عسٰی بھی حرف ہونا چاہئے ۔۔ لیکن عندالاکثر یہ فعل ماضی ہے۔۔ کیونکہ تائے تانیث ساکنہ ۔ (جو فعل کی مخصوص علامت ہے) ۔۔ اس کے ساتھ لگتی ہے۔ چنانچہ عَسَتْ۔ بروزن رَمَتْ کا استعمال ہے۔ البتہ افعال متصرفہ میں اس کا شمار نہیں۔ اور اس کی وجہ وہی اس کا انشار طبع کے لئے

Marfat.com

ہوتا ہے۔ اور یہ کہ انشارات میں اصل حروف ہیں۔ جو متصرف نہیں ہوتے کیونکہ عسیٰ سے مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر، نہی، ظرف، آلہ وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے اور صیغہا ئے ماضی میں بھی بجز معروف صیغوں کے مجہول نہیں آتا۔ غرض عسیٰ میں مشابہت حرف کا پورا اثر موجود ہے اور یہیں سے فریق اول کو اس کے حرف ہونے کا دھوکہ لگا۔

ترکیب: هو فعل لدخول تاء التانيث الساكنة فيه: ھو، مبتدا۔ فعل، مصدر۔ لام، جار۔ دخول، مصدر مضاف۔ تاء، مضاف۔ التانیث، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ الساکنۃ، صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ فیہ، جار مجرور متعلق دخول مصدر سے۔ دخول مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل سے، فعل مصدر اپنے متعلق سے ملکر معطوف علیہ وغیر متصرف: مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــ اذ لا يشتق منه مضارع، و اسما فاعل و مفعول، وامر و نهي۔ اذ، برائے تعلیل۔ لا یشتق، فعل مضارع مجہول۔ منہ، متعلق لا یشتق سے۔ مضارع، معطوف علیہ مع معطوفات نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔ ــــ واضح ہو کہ اذ لا یشتق الخ "غیر متصرف" کی تعلیل ہے ــــ مثلاً: (مَثَّلْتُ فعل با فاعل محذوف) مثلاً مفعول مطلق۔ فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

وَعَمَلُهٗ عَلٰی نَوْعَیْنِ. اَلْاَوَّلُ: اَنْ تَرْفَعَ الْاِسْمَ وَ هُوَ فَاعِلُهٗ وَ یَنْصِبُ الْخَبَرَ وَ یَکُوْنُ خَبَرُهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ وَحِیْنَئِذٍ یَکُوْنُ بِمَعْنٰی قَارَبَ. نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ فَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ اِسْمُهٗ وَ فَاعِلُهٗ. وَاَنْ یَخْرُجَ فِیْ مَوْضِعِ النَّصَبِ بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ بِمَعْنٰی قَارَبَ زَیْدٌ الْخُرُوْجَ. وَیَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ خَبَرُهٗ مُطَابِقًا لِاِسْمِهٖ فِی الْاِفْرَادِ، وَالتَّثْنِیَةِ، وَالْجَمْعِ وَالتَّذْکِیْرِ، وَالتَّاْنِیْثِ. نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ: وَعَسٰی

الزَّيْدَانِ اَنْ يَقُوْمَا؛ وَعَسَى الزَّيْدُوْنَ اَنْ يَقُوْمُوْا؛ وَعَسَتْ هِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ؛ وَعَسَتِ الْهِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا؛ وَعَسَتِ الْهِنْدَاتُ اَنْ يَقُمْنَ؛ وَهٰذَا: اَىْ كَوْنُ الْخَبَرِ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ اِذَا كَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا؛ اَمَّا اِذَا كَانَ مُضْمَرًا فَلَيْسَتِ الْمُطَابَقَةُ بَيْنَهُمَا شَرْطًا

ترجمہ:- عَسٰی کے دو قسم کے عمل ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ اس کا فاعل ہوتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس کی خبر فعل مضارع مع اَنْ ہوگی اس عمل کے وقت عَسٰی بمعنیٰ قَارَبَ ہوگا۔ جیسے عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ: زید نکلنے کے قریب ہے۔ پس (اس مثال میں) زید مرفوع ہے۔ اس لئے کہ وہ عَسٰی کا اسم اور اس کا فاعل ہے۔ اور اَنْ يَخْرُجَ محل نصب میں ہے اس لئے کہ یہ عَسٰی کی خبر ہے۔ یعنی قَارَبَ زَيْدٌ الْخُرُوْجَ یہ ضروری ہے کہ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث میں عَسٰی کی خبر اسم کے مطابق ہو۔ جیسے عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَقُوْمَ الخ اور یہ یعنی خبر کا فاعل کے مطابق ہونا اس وقت ضروری ہے جب کہ فاعل اسم ظاہر ہو۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو اسم و خبر کے مابین مطابقت شرط نہیں۔

تشریح عَسٰی کے دو قسم کے عمل ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد اسم کو بر بنائے فاعلیت رفع دیتا ہے۔ اور خبر کو مشابہت مفعول کی بنا پر نصب دیتا ہے۔ خواہ نصب لفظوں میں ظاہر ہو جیسے عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا: غُوَيْر: غار کی تصغیر ہے۔ اور اَبْؤُسٌ بُؤس کی جمع ہے۔ بُؤس شدت اور مصیبت کو کہتے ہیں ــــ کچھ لوگ غار میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ مگر بالآخر وہ غار ان کی ہلاکت کا سامان ہوگیا۔ اس سے یہ مثل بن گئی۔ یہ ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں بظاہر خیر معلوم ہو اور اس کے باطن میں شر مضمر ہو۔ یعنی وہ ظاہری خیر شر کی جانب منتج ہو۔ مثال کا ترجمہ ہے خطرہ ہے کہ یہ چھوٹا غار بڑی مصیبت نہ بن جائے۔ غرض اَبْؤُسًا کا نصب لفظی ہے) اور خواہ یہ نصب تقدیری ہو جیسے عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ میں اَنْ يَخْرُجَ منصوب محل نصب میں ہے۔ الغرض اس صورت میں اس کی خبر

Marfat.com

فعل مضارع مع اَنْ ہوگی۔ اور عسٰی بمعنی قارَبَ ہوگا۔ کہ قارَبَ کی طرح اسے مرفوع، اور منصوب کی حاجت ہوگی۔ اگرچہ قارَبَ کا منصوب اس کا مفعول ہوتا ہے اور عسٰی کا منصوب اس کی خبر۔ اصل میں معنیٔ ترجی کی تقویت کے لئے اَنْ کا ذکر معین سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ اَنْ ناصبہ خالصًا استقبال کے لئے آتا ہے۔ اور عسٰی سے مستقبل میں قرب خبر کی امید ظاہر کی جاتی ہے۔ پس نظر بر مقصد عسٰی فعل مضارع با اَنْ کا خبر ہونا ضروری قرار پایا۔

قولہ وَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى قَارَبَ: یعنی اس عمل کے وقت کہ اسم مرفوع اور خبر منصوب ہو۔ عسٰی میں قارَبَ کے معنی ہوں گے۔ عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ: زید نکلنے کے قریب ہے۔ گویا متکلم یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا۔ پس اس مثال میں زید اس لئے مرفوع ہے کہ عسٰی کا اسم اور اس کا فاعل ہے اور اَنْ يَخْرُجَ محل نصب میں ہے۔ اس لئے کہ یہ عسٰی کی خبر ہے۔ حاصل معنیٰ قَارَبَ زَيْدٌ نِ الْخُرُوْجَ یعنی اَنْ يَخْرُجَ بتاویل مصدر ہو کر عسٰی کی خبر واقع ہو رہا ہے۔ اس صورت میں عسٰی ناقصہ ہوگا۔

ایک اشکال:۔ لیکن اس میں ایک اشکال ہے۔ وہ یہ ہے کہ: عسٰی کا اسم و خبر اصل میں مبتدا اور خبر ہیں۔ اور خبر مبتدا پر محمول ہوا کرتی ہے اور زَيْدٌ نِ الْخُرُوْجَ میں الخروج کا حمل زید پر صحیح نہیں۔ کیونکہ الخروج مصدر ہے اور زید ذات۔ مصدر کا حمل ذات پر صحیح نہیں ہوتا۔ زید خارج ہے خروج نہیں۔ زید قائم ہوتا ہے۔ مگر زید قیام نہیں ہوتا۔ البتہ ذو قیام، یعنی قیام والا ہوتا ہے۔ پس زَيْدٌ قَائِمٌ، اور زَيْدٌ ذُوْ قِيَامٍ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ قائم بھی وہی ذات ہوتی ہے جو ذو قیام ہو۔ یعنی جس میں قیام پایا جاوے۔

جواب:۔ اس کا حل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جانب اسم، یا جانب خبر میں مضاف مقدر مانا جائے۔ یعنی عَسٰى حَالُ زَيْدٍ نِ الْخُرُوْجَ یا عَسٰى زَيْدٌ ذَا الْخُرُوْجِ یا بطریق زَيْدٌ عَدْلٌ بطور مبالغہ خروج کا حمل زید پر مانا جاوے۔ یعنی زید کثرت خروج کے باعث مجسم خروج بن گیا۔

خبر عسٰی میں اختلاف:۔ (۱) عند البعض:۔ فعل مضارع خبر نہیں ہے بلکہ اس کا نصب بمشابہت مفعول ہے۔ اس صورت میں عسٰی تامہ

Marfat.com

ہوگا۔ کیونکہ معنیٰ مصدری یعنی خروج قائم بالفاعل ہے۔ مفعول سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ بمعنی قَرُبَ خُرُوْجُ زَیْدٍ: خروج زید نزدیک آپہنچا۔ کیونکہ خروج زید خود زید کا حال ہے۔

(۲) عندالکوفیین:۔ اَنْ یَخْرُجَ: محل رفع میں بدل اشتمال واقع ہے عَسیٰ زَیْدٌ کا ابہام اَنْ یَخْرُجَ سے رفع کیا گیا ہے اس صورت میں بھی عَسیٰ تامہ ہوگا۔

قولہ وَیَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ خَبَرُہٗ مُطَابِقًا لِاسْمِہٖ: یہ ضروری ہے کہ افراد، تثنیہ، جمع، نیز تذکیر و تانیث میں عَسیٰ کی خبر اسم کے مطابق ہو۔

تشریح:۔ چنانچہ مفرد میں عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ: اور تثنیہ میں عَسیٰ الزَّیْدَانِ اَنْ یَقُوْمَا (یَقُوْمَانِ، تثنیہ کا نون اَنْ مصدریہ کی وجہ سے گر گیا۔) ایسے ہی عَسیٰ الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَقُوْمُوْا:۔ عَسَتْ ھِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ: واحد مونث میں۔ ایسے ہی تثنیہ، جمع مونث میں عَسَتِ الْھِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا: اور عَسَتِ الْھِنْدَاتُ اَنْ یَقُمْنَ۔

قولہ وھذا... آہ۔ یہ خبر اور فاعل کی مطابقت اس وقت ضروری ہے جب کہ فاعل اسم ظاہر ہو۔ اگر فاعل مضمر ہو تو اسم و خبر کی مطابقت شرط نہیں۔

تحقیق:۔ مضمر: سے مراد مستتر ہے مثلاً۔ الزیدان عَسیٰ اَنْ یَخْرُجَ: عَسیٰ کا فاعل ھو ضمیر ہے جو راجع بسوئے الزیدان (تثنیہ) ہے ـــ لیکن اگر فاعل ضمیر بارز ہو تو مطابقت شرط رہے گی۔ مثلاً۔ عَسَیْتَ، یا عَسَاکَ اَنْ تَخْرُجَ: یا عَسَیْتُمَا، یا عَسَاکُمَا اَنْ تَخْرُجَا یا عَسَیْتُمْ، یا عَسَاکُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا:

ترکیب:۔ الاوّل، ان یرفع الاسم وھو فاعلہ: الاوّل، مبتدا۔ ان یرفع، فعل ضمیر مستتر فاعل۔ الاسم، ذوالحال۔ واو، حالیہ ھوالخ، جملہ اسمیہ خبریہ حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ـــ وینصب الخبر: معطوف۔ معطوف، علیہ معطوف بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ـــ یکون خبرہ، فعلا مضارعًا مع ان: یکون، فعل ناقص۔ خبرہ، مرکب اضافی اسم۔ فعلاً مضارعًا، مرکب توصیفی خبر۔ مَعَ اَنْ، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر

Marfat.com

جملہ فعلیہ خبریہ۔ وَحِیْنَئِذٍ یکون بمعنی قَارَبَ: حینئذ، مفعول فیہ مقدم۔ یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر اسم۔ با، جار۔ معنی قَارَبَ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فزید مرفوع بانہ اسمہ وفاعلہ: فا، تفصیلیہ۔ زید، مبتدا۔ مرفوع، اسم مفعول با، جار۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ہ، اسم۔ اسمہ وفاعلہ، معطوف علیہ با معطوف خبر اَنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع کے اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ — وان یخرج، فی موضع النصب بانہ خبرہ: واو، عاطفہ۔ لفظ ان یخرج، مبتدا۔ فی، جار۔ موضع النصب، مرکب اضافی۔ بانہ خبرہ، حسب ترکیب مذکور متعلق موضع کے۔ موضع مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف — بمعنی قارب زید الخروج: (ھو، مبتدا محذوف) با، جار۔ معنی، مضاف۔ قارب کا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — یجب ان یکون خبرہ مطابقا لاسمہ فی الافراد والتثنیۃ والجمع، والتذکیر، والتانیث: یجب، فعل۔ ان یکون، فعل ناقص خبرہ، اسم۔ مطابقاً، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ لام، جار۔ اسمہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق (اول) مطابقاً کا۔ فی، جار۔ الافراد، معطوف علیہ مع معطوفات مجرور۔ جار مجرور متعلق (ثانی) مطابقاً کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ھذا: ای کون الخبر مطابقا للفاعل. اذا کان الفاعل اسمًا ظاھرًا: ھذا، اسم اشارہ مفسَّر۔ اَیْ، حرف تفسیر۔ کون، مصدر مضاف۔ الخبر، مضاف الیہ اسم۔ مطابقا للفاعل، خبر۔ کون اسم وخبر سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر مبتدا۔ اذا، ظرف زمان مضاف کان الخ حسب ترکیب معلوم جملہ فعلیہ خبریہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — اَمَّا اذا کان مضمرًا، فلیست المطابقۃ بینھما شرطًا: اَمَّا، حرف شرط برائے تفصیل۔ اذا الخ، حسب ترکیب مذکور مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم قائم مقام شرط۔ فا، جزائیہ۔ لیست، فعل ناقص۔ المطابقۃ، مصدر

بیهما، مرکب اضافی مفعول فیہ المطابقۃ کا۔ مصدر یا مفعول فیہ اسم۔ شرطًا، خبر فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قائم مقام جزا۔

> اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ، مِنَ النَّوْعَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ، اَنْ یَّرْفَعَ الْاِسْمَ وَحْدَہٗ، وَ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ اسْمُہٗ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ. فَیَکُوْنُ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ اَنْ فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ بِاَنَّہٗ اسْمُہٗ، وَ یَکُوْنُ عَسٰی حِیْنَئِذٍ بِمَعْنٰی قَرُبَ. مِثْلُ عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ. اَیْ قَرُبَ خُرُوْجُہٗ. فَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ھٰذَا الْوَجْہِ اِلَی الْخَبَرِ، بِخِلَافِ الْوَجْہِ الْاَوَّلِ، لِاَنَّہٗ لَا یَتِمُّ الْمَقْصُوْدُ فِیْہِ بِدُوْنِ الْخَبَرِ. فَیَکُوْنُ الْاَوَّلُ نَاقِصًا، وَ الثَّانِیْ تَامًّا.

ترجمہ:۔ عسٰی کے عمل کے متعلق جن دو نوعوں کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے ان میں کی نوع ثانی (یعنی عسٰی کے عمل کا دوسرا طریق) ـــ یہ ہے کہ صرف اسم کا رافع ہو۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ اس کا اسم فعل مضارع مع اَنْ ہو۔ سو وہ فعل مضارع محل رفع میں ہوگا۔ اس لئے کہ وہ اس کا اسم ہے۔ اس صورت میں عسٰی بمعنی قَرُبَ ہوگا جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ یعنی قَرُبَ خُرُوْجُ زَیْدٍ (زید کا خروج قریب ہے) اس صورت میں اسے خبر کی حاجت نہ ہوگی۔ برخلاف پہلی صورت کے (کہ اسے خبر کی ضرورت تھی) ـــ کیونکہ پہلی صورت میں ذکر خبر کے بغیر مقصد پورا نہیں ہوتا۔ تو پہلی قسم ناقصہ ہوئی اور دوسری قسم تامہ۔

تشریح:۔ عسٰی کے عمل کا دوسرا طریق یہ ہے کہ وہ صرف اسم کا رافع ہو۔ یعنی مابعد عسٰی فاعل ہونے کی بنا پر محل رفع میں ہو۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ اس کا اسم فعل مضارع مع اَنْ ہو۔ سو وہ فعل مضارع بتاویل مصدر محل رفع میں ہوگا اس لئے کہ وہ اس کا اسم[1] ہے۔ اور اسم مرفوع ہوتا ہے۔ اس صورت میں عسٰی بمعنی قَرُبَ (بمعنی

---

[1] اس مقام پر یہ تعبیر غیر مناسب ہے۔ یوں کہنا چاہیے تھا کہ وہ اس کا فاعل ہے۔ کیونکہ اسم کا اطلاق تو اس بات کو چاہتا ہے کہ اس کی خبر بھی ہو۔ اور جب اسم وخبر دونوں کی حاجت ہوئی تو ناقصہ ہوا۔ پھر اس کو تامہ کہنا غلط ہوگا۔ حالانکہ شارح اس استعمال میں عسٰی کو تامہ کہہ رہے ہیں ـــ ہاں البتہ فاعل پر توسعًا اسم کا اطلاق ہو سکتا ہے ۱۲

قَارَبَ) ہوگا۔ اور اسے خبر کی حاجت نہ ہوگی۔ عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ، کے معنیٰ ہوں گے
قَرُبَ اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ۔ یعنی زید کا خروج قریب ہے۔

عسٰی تامہ اور ناقصہ میں فرق

صورت اولیٰ میں عَسٰی بمعنی قَارَبَ تھا۔ اسے خبر کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہاں مقصد کی تمامیت ذکر خبر پر موقوف تھی۔ وہاں مقصد تھا قربِ خبر للاسم کا اثبات۔ تو لابد خبر کی حاجت ہوئی۔ لہذا وہ ناقصہ ہوا۔ اور یہاں اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ یہ مجموعہ بتاویل مصدر ہو کر شئ واحد ہو گیا۔ یعنی خروج زید۔ کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ تعلق جزئیت کے باعث ایک ہی شئ سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہ مجموعہ عسٰی کا فاعل ہے۔ مفعول کا کوئی ذکر نہیں۔ لہذا یہ عسٰی تامہ ہوا۔

بعض حضرات کے نزدیک عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ، اور عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ، میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں تامہ ہیں۔ اور بعض کے نزدیک دونوں ناقصہ ہیں۔ شارح نے اول کا ناقصہ ہونا، اور دوسرے کا تامہ ہونا دلیل سے ثابت کر دیا۔

ترکیب: النوع الثانی، من النوعین المذکورین؛ ان یرفع الاسم وحدہ؛ النوع الثانی، مرکب توصیفی ذوالحال۔ من، جار۔ النوعین المذکورین، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال مل کر مبتدا۔ ان یرفع، فعل۔ ھو، فاعل۔ الاسم، ذوالحال۔ وحدہ، بتاویل منفردًا حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ذلك اذا کان اسمه فعلًا مضارعًا مع ان؛ ذلك، مبتدا۔ اذا، مضاف۔ کَانَ، فعل ناقص۔ اسمُهٗ، اسم۔ فعلًا مضارعًا، خبر۔ مع ان، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فیکون الفعل المضارع مع ان فی محل الرفع بانہ اسمہ؛ فا، فصیحیہ۔ یکون، فعل ناقص۔ الفعل المضارع، ذوالحال۔ مع ان، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر اسم۔ فی محل الخ، حسب ترکیب مذکور خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ

Marfat.com

ویکون عسیٰ حینئذٍ بمعنی قَرُبَ: واو، عاطفہ۔ یکون، فعل ناقص۔ لفظ عسیٰ، اسم۔ حینئذٍ، مفعول فیہ۔ بمعنی الخ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ـــــ مثل عسی ان یخرج زید: مثل، مضاف۔ عسیٰ، تامہ۔ ان یخرج الخ، جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل۔ عسیٰ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر ـــــ ای قرب خروجہ: مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر مضاف الیہ مثل مضاف کا ـــــ فلا یحتاج فی ھذا الوجہ الی الخبر بخلاف الوجہ الاول: فا، فصیحیہ۔ لا یحتاج، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر ذوالحال ـــــ فی، جار۔ ھذا الوجہ، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اول لا یحتاج کا۔ الی الخبر، متعلق ثانی ـــــ با، جار۔ خلاف، مصدر مضاف الوجہ الاول، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ لانہ لا یتم المقصود فیہ بدون الخبر: لام، جار۔ انَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ہٗ، اسم۔ لا یتم، فعل مضارع منفی۔ المقصود، فاعل۔ فیہ، جار مجرور متعلق اول لا یتمّ کا۔ با، جار۔ دون الخبر، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر انّ کی خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مجرور۔ جار مجرور متعلق خلاف مصدر سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل لا یحتاج کا۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَالثَّانِیُ كَادَ، وَهُوَ یَرْفَعُ الْاِسْمَ، وَیَنْصِبُ الْخَبَرَ وَخَبَرُهُ فِعْلٌ مُضَارِعٌ بِغَیْرِ اَنْ. وَقَدْ یَكُوْنُ مَعَ اَنْ تَشْبِیْهًا لَهُ بِعَسٰی. مِثْلُ كَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ: فَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهُ اِسْمُ كَادَ. وَیَجِیْئُ، فِیْ مَحَلِّ النَّصْبِ بِاَنَّهُ خَبَرُهُ. مَعْنَاهُ قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ. وَحُكْمُ بَاقِی الْمُشْتَقَّاتِ مِنْ مَصْدَرِهِ كَحُكْمِ كَادَ. مِثْلُ لَمْ یَكَدْ زَیْدٌ یَجِیْئُ: وَلَا یَكَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ

Marfat.com

ترجمہ:- دوسرا کَادَ ہے۔ یہ اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب۔ اس کی خبر فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے۔ لیکن کَادَ ہے عَسٰی کی مشابہت میں خبر پر اَنْ بھی ہوتا ہے۔ مثال۔ کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ: زید کا آنا قریب ہے۔ زَیْدٌ: اس لئے مرفوع ہے کہ وہ کَادَ کا اسم ہے اور یَجِیْئُ: محل نصب میں ہے کہ خبر کَادَ ہے۔ اس کے معنی قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ ہیں۔ اور کَادَ کے مصدر سے باقی دیگر مشتقات کا حکم بھی وہی ہے جو خود کَادَ کا ہے۔ جیسے لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِیْئُ: اور لَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ: زید آنے کے قریب نہیں ہوا۔

تشریح کَادَ میں بھی قربِ حصولِ خبر للاسم پر دلالت ہوتی ہے۔ مگر بطور جزم، نہ بطور رجا۔ اسے اسم و خبر دونوں کی حاجت ہے۔ یہ اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب۔ یہ صرف ناقصہ ہی ہوتا ہے۔ عَسٰی کی طرح اس کی دو حالتیں نہیں ہیں۔ اس کی خبر فعل مضارع بے اَنْ ہوتی ہے۔ لیکن کَاہے عَسٰی کی مشابہت میں خبر پر اَنْ بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ: میں زید مرفوع اس لئے ہے کہ وہ کَادَ کا اسم ہے۔ اور یَجِیْئُ محل نصب میں ہے۔ کیونکہ خبر کَادَ ہے۔ اس کے معنی قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ: ہیں۔ یعنی خبر محض ہے۔ اس میں انشائیت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ متکلم اپنے اس جزم وا ذعان کی خبر دیتا ہے کہ زید کی مجیئت قریب ہے۔

کَادَ اور عَسٰی میں فرق: (۱) الغرض کَادَ میں بلحاظ وضع محض اخباری شان ہے اسی بنا پر صدق اور کذب کے دونوں پہلو جو عموماً اخبار میں چلتے ہیں وہ کَادَ میں بھی جاری ہیں ــــ لیکن عَسٰی میں رجا و طمع ہے۔ انشائیت ہے، لہٰذا وہ صدق اور کذب کی اپنے اندر گنجائش نہیں رکھتا۔

(۲) ایک دوسرا فرق کَادَ، اور عَسٰی میں یہ ہے کہ: کَادَ، حال سے قریب تر ہے۔ اور عَسٰی، استقبال، کی طرف زیادہ مائل ہے۔ کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ: اور عَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَنِیْ الْجَنَّۃَ: سے دونوں کا فرق صاف ظاہر ہے کہ: کَادَ، میں غروب کے غایت قرب پر دلیل ہے۔ اس کا ترجمہ یوں کریں گے کہ آفتاب ڈوبا جا رہا ہے ــ اور عَسٰی رَبِّیْ الخ میں مستقبل میں دخولِ جنت کی امید لگائے ہوئے ہے۔ لہٰذا عَسٰی کی خبر میں مضارع پر اَنْ لایا جاتا ہے کہ وہ معنی استقبالی کو نمایاں کر دیتا ہے۔ اور کَادَ کی خبر پر اَنْ نہیں لایا جاتا، تاکہ حال سے قربت باقی رہے۔

Marfat.com

قولہ وحکم باقی المشتقات... آہ۔ کادؔ کے مصدر سے دیگر باقی مشتقات کا حکم بھی وہی ہے جو خود کادؔ کا ہے یعنی کادؔ کے علاوہ دیگر صیغ ماضی، و مضارع وغیرہ بھی کادؔ کی طرح اسم مرفوع، اور خبر منصوب کو چاہتے ہیں۔ جیسے۔ لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِیْءُ یا لَا یکَادُ زَیْدٌ یَجِیْءُ ؛ زید آنے کے قریب نہیں ہوا۔

ترکیب:۔ خبرہ، فعل مضارع بغیر اَن ؛ خبرہ، مبتدا۔ فعل، موصوف۔ مضارع، صفت اول۔ با، جار۔ غیر ان، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔۔ قد یکون مع ان تشبھالہ بعسیٰ ؛ قد یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر اسم۔ مع ان، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر۔ تشبُّھًا، مصدر۔ لہ، جار مجرور متعلق اول تشبُّھًا سے۔ بعسیٰ، متعلق ثانی۔ تشبھا دونوں متعلقوں سے مل کر مفعول لہٗ فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔۔ حکم باقی المشتقات من مصدرہ، کحکم کاد ؛ حکم، مضاف۔ باقی، مضاف الیہ مضاف۔ المشتقات، اسم مفعول۔ ھیَ، ضمیر مستتر ذوالحال۔ من، جار۔ مصد[ر]... مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ اسم مفعول با نائب فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا حکم کا۔ حکم مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ کاف، جار۔ حکم کاد، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَاِنْ دَخَلَ عَلٰی کَادَ حَرْفُ النَّفْیِ فَفِیْهِ خِلَافٌ ؛ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ حَرْفَ النَّفْیِ فِیْهِ مُطْلَقًا یُفِیْدُ مَعْنَی النَّفْیِ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ لَا یُفِیْدُهٗ، بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰی حَالِهٖ ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ لَا یُفِیْدُ النَّفْیَ فِی الْمَاضِیْ، وَفِی الْمُسْتَقْبَلِ یُفِیْدُهٗ ؛

ترجمہ:۔ اور اگر کادؔ پر حرف نفی داخل ہو تو اس میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض نحاۃ کا قول ہے کہ: حرفِ نفی علی الاطلاق معنیٔ نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ بعض نحاۃ کا قول ہے کہ: حرف نفی (مطلقاً)، معنی نفی کا فائدہ نہیں دیتا۔ بلکہ مثبت بحالہ مثبت ہی رہے گا۔ اور بعض نحویوں

کا کہنا ہے کہ: حرفِ نفی ماضی میں تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا، لیکن مستقبل میں مفید نفی ہے۔

تشریح: یعنی مشتقات کید ودة پر حرف نفی کے داخل ہونے کی صورت میں اختلاف ہوا ہے کہ اس سے معنی میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟ اور ہوتا ہے تو علی الاطلاق ماضی، مضارع سب میں ہوتا ہے یا صرف مستقبل میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں ہوتا؟ — سو اس باب میں محقق بات یہی ہے کہ جس طرح دیگر افعال مثبتہ حرفِ نفی کے داخل ہونے سے منفی بن جاتے ہیں، پھر خواہ ماضی ہوں یا مضارع افادۂ نفی میں حرفِ نفی کا ان سب پر یکساں اثر ہوتا ہے، بعینہ اسی طرح کَادَ اور اس کے مشتقات کا حال سمجھئے کہ یہاں بھی بلا تفریق ماضی، مضارع، نفی سے منفی کے معنی حاصل ہوں گے — یہ جمہور نحاۃ کا مختار ہے۔

بعض نحاۃ کا قول ہے کہ کَادَ، یَکَادُ پر حرفِ نفی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثبت بدستور مثبت ہی رہے گا مَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَہٗ کے معنی یہی ہیں کہ بنی اسرائیل گائے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ذبح کر ڈالی۔ یہ ترجمہ نہیں کرتے کہ وہ لوگ ذبح کرنے کے قریب نہیں تھے۔ اس لئے کہ اس سے قبل فَذَبَحُوْھَا میں ذبح کا اثبات موجود ہے اور نفی اور اثبات متناقضین ہیں۔ ان کا اجتماع ناممکن ہے۔

لیکن یہ محض خام خیالی ہے۔ نفی اور اثبات اس وقت متناقضین ہیں جب کسی محل سے ان کا تعلق بیک وقت مانا جاوے۔ ورنہ ایک وقت میں کسی امر کی نفی ہو اور دوسرے وقت میں اس کا اثبات ہو، اسے کون متناقض کہے گا۔ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے — بے شک بنی اسرائیل ابتداءً افشاءِ راز کے اندیشہ سے گائے ذبح کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اور اس میں طرح بطرح کی کھڑ پیچ نکال کر ٹالنا چاہ رہے تھے۔ جب ساری حجتیں ختم ہو گئیں، اور کوئی حیلہ باقی نہ رہا تو ذبح پر مجبور ہو گئے — یہ نفی اور اثبات دونوں اپنے محل پر صحیح ہیں۔ غرض بعض نحاۃ کا یہ خیال صحیح نہیں کہ کَادَ، حرفِ نفی کے داخل ہونے پر بھی مثبت ہی رہے گا، منفی نہ بنے گا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حرف نفی کَادَ ماضی میں تو نفی کے معنی پیدا نہیں کرتا، لیکن مستقبل میں ضرور اپنا اثر دکھلاتا ہے گویا آدھا تیتر، آدھا بٹیر۔

ترکیب: ان دخل علیٰ کاد حرف النفی: اِن، حرفِ شرط۔ دخل، فعل

Marfat.com

علیٰ، جار۔ کادَ، محلاً مجرور۔ جار مجرور متعلق دخل سے۔ حرفُ النفی، فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ــــ ففیه خلاف: فا، جزائیہ۔ فیه، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ خلاف، مبتدا موخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ ــــ قال بعضهم ان حرف النفی فیه مطلقاً یفید معنی النفی: قال، فعل۔ بعضهم، فاعل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ حرف النفی، موصوف۔ فیه، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر ذوالحال۔ مطلقاً، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر اسم۔ یفید، فعل۔ ھو، مستتر فاعل۔ معنی النفی، مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ــــ قال بعضهم انه لا یفیده، بل الاثبات باقٍ علی حاله: قال، فعل۔ بعضهم فاعل۔ انه لا یفیده، جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ــــ بل، حرف عطف۔ الاثبات، مبتدا۔ باقٍ، اسم فاعل۔ ھو، مستتر فاعل۔ علیٰ، جار۔ حاله، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق باقٍ سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَالثَّالِثُ كَرَبَ، وَهُوَ يَرْفَعُ الْاِسْمَ، وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ. وَخَبَرُهُ يَجِيْئُ فِعْلًا مُضَارِعًا دَائِمًا بِغَيْرِ اَنْ نَحْوُ كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ:

ترجمہ: تیسرا فعل کَرَبَ ہے۔ (یہ بھی قَرُبَ کے معنیٰ دیتا ہے) ۔ اور اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب۔ اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بلا اَنْ ہوتی ہے۔ جیسے کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ: ترجمہ۔ قریب ہے زید نکلنے کے۔

ترکیب: خبرہ، یجئ فعلاً مضارعاً دائماً بغیر ان: خبرہ، مرکب اضافی مبتدا۔ یجئ، فعل۔ ھو، مستتر ذوالحال۔ فعلاً مضارعاً، مرکب توصیفی حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ (زماناً، موصوف محذوف) دائماً، صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول فیہ۔ بغیران، جار مجرور متعلق یجئ سے۔ فعل فاعل مفعول فیہ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ــــ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ــــ کرب زید یخرج کَرَبَ، فعل مقارب۔ زید، اسم۔ یخرج، فعل مضارع خبر فعل مقارب اسم و خبر سے مل کر جملہ

Marfat.com

فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَالرَّابِعُ أَوْشَكَ ، وَهُوَ يَرْفَعُ الاِسْمَ ، وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ ، وَخَبَرُهُ فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعَ اَنْ ، اَوْ بِغَيْرِ اَنْ . مِثْلُ اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِيْءَ ، اَوْ يَجِيْءُ

ترجمہ:۔ چوتھا فعل اَوْشَکَ ہے۔ یہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔۔ اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے (جو اکثر تو) مع اَنْ (ہوتی ہے) اور (قلت کے ساتھ) بدونِ اَنْ (بھی آتی ہے۔) جیسے اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیْءَ :۔ (اَن کی صورت میں) یا (اَوْشَکَ زَیْدٌ) یَجِیْءُ :۔ (بضم آخر۔ غیرِ اَنْ کی صورت میں) یعنی زید لگ گیا آنے میں ۔۔۔ (خبر کا نصب تقدیری ہوگا)۔

تحقیق:۔ اصل میں اوشک کے معنی دوڑنے اور جلدی کرنے کے آتے ہیں۔ لیکن افعال مقاربہ میں اس کے معنی شروع کرنا، اور لگ جانا ہوتے ہیں۔

ترکیب:۔ خبرہ، فعل مضارع مع ان ، او بغیران :۔ خبرہ ، مبتدا فعل ، موصوف مضارع ، صفت اول ۔ مع اَن ، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر معطوف علیہ او حرف عطف ۔ با ، جار غیران ، مرکب اضافی مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر معطوف معطوف علیہ با معطوف صفت ثانی ۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر ۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔۔۔ اوشک زید ان یجیءَ او یجیءُ :۔ اوشک ، فعل مقارب زید ، اسم ۔ ان یجیءَ ، فعل مضارع مع اَنْ معطوف علیہ ۔ او ، حرف عطف ۔ یجیءُ ، معطوف ۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ۔ فعل مقارب اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّ اَفْعَالَ الْمُقَارَبَةِ سَبْعَةٌ . هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ الْمَذْكُوْرَةُ ، وَجَعَلَ ، وَطَفِقَ ، وَ أَخَذَ . وَ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ مُرَادِفَةٌ لِكَرَبَ ، وَمُوَافِقَةٌ لَهٗ فِي الْاِسْتِعْمَالِ

ترجمہ:۔ بعض ۔ (یعنی ابن حاجب وغیرہ) ۔ کا قول ہے کہ افعال مقاربہ سات ہیں۔ چار تو یہی ، جن کا ذکر آچکا ۔ اور ۔ (تین اور ہیں) ۔ جَعَلَ ، اَخَذَ ، طَفِقَ ۔ یہ تینوں

...رَبَ، کے مرادف۔ (یعنی ہم معنیٰ) ہیں۔ (یعنی جعَلَ، طَفِقَ، اَخَذَ۔ ان تینوں کے معنی ...رَعَ، ہوئے) ــــ اور استعمال میں (یہ تینوں) کَرَبَ، کے موافق ہیں۔ ــــ (کہ ...ن کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بدونِ اَن ہوگی۔)۔ واللہ اعلم ....

...رکیب: قال بعضهم: ان افعال المقاربة سبعة: قال، فعل۔ بعضهم، فاعل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ افعال المقاربة، مرکب اضافی اسم۔ ...سبعة، مبدل منہ ــــ هذه الاربعة المذكورة وجعل، وطفق، واخذ: ...ذه، اسم اشارہ موصوف۔ الاربعة المذكورة، مرکب توصیفی مشار الیہ صفت۔ موصوف صفت ...ل کر معطوف علیہ۔ جعل، طَفِقَ اور اَخَذَ، معطوفات۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات ...سے مل کر بدلِ کل ــــ مبدل منہ بدل سے مل کر خبر۔ اِنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ...خبریہ ہو کر مقولہ۔ فعل فاعل اور مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

النَّوعُ الثَّانِی عَشَرَ

اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ ، وَهِیَ اَرْبَعَــــــہٌ

...ترجمہ: بارہویں قسم افعال مدح وذم ہیں ــــ (یعنی وہ افعال کہ جن سے کسی شخص کی مدح یا ذم کا قصد ہو۔) یہ چار ہیں۔

> اَلْاَوَّلُ نِعْمَ ؛ اَصْلُهُ نَعِمَ ، بِفَتْحِ الْفَاءِ ، وَكَسْرِ الْعَيْنِ . فَكُسِرَتِ الْفَاءُ اِتْبَاعًا لِلْعَيْنِ ، ثُمَّ اُسْكِنَتِ الْعَيْنُ لِلتَّخْفِيْفِ . فَصَارَ نِعْمَ وَهُوَ فِعْلُ مَدْحٍ

ترجمہ: اول نِعْمَ ہے جو اصل میں نَعِمَ۔ (بفتح فا، وکسر عین)۔ تھا۔ اول تو عین کے اتباع میں فا کو کسرہ دیا۔ اس کے بعد اجتماع کسرتین کو ثقیل سمجھتے ہوئے، عین کو تخفیفاً ساکن کر دیا تو نِعْمَ (بکسر نون، وسکونِ عین)، ہو گیا۔ اور یہ فعل مدح ہے۔

تحقیق: نِعْمَ فعل مدح ہے۔ بصریین کا آخری قول یہی ہے کہ یہ فعل ماضی ہے۔ کسائی بھی ان کی موافقت میں ہے۔ فَرّاء نِعْمَ، اور بِئْسَ دونوں کو اسم مانتا ہے ــــ بہر حال تائے تانیث ساکنہ کا لحوق، اور ضمائر بارزہ کا ان کے ساتھ

اتصال، یہ اس کے فعل ہونے کے مرجحات میں سے ہیں۔ نِعْمَتْ، نِعْمَا، نِعْمُوْا، بِئْسَتْ وغیرہ بولا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جب کسی کی عمومی طور پر مدح، یا مذمت مقصود ہوتی ہے اور یہ دکھلانا منظور ہوتا ہے کہ شخص ممدوح، یا مذموم میں یہ خوبیاں یا برائیاں اس درجہ راسخ اور مستمر ہیں کہ نہ اس سے کبھی مدح ہٹ سکتی ہے، اور نہ اس سے مذمت جدا ہو سکتی ہے۔ تو اس مقصد کے لئے عرب لفظِ نِعْمَ، یا بِئْسَ بصیغۂ ماضی استعمال کرتے ہیں تاکہ رسوخِ احوال اور استقرارِ مدح وقدح پر دلیل بن سکے ــــ مضارع کا صیغہ بوجہ احتمالِ حال واستقبال کسی پائدار حالت کا پتہ نہیں دیتا۔ اس کے دونوں معنیٰ متزلزل اور ناپائدار ہیں۔۔ نہ حال برقرار ہے۔ نہ استقبال کا بھروسہ۔ استقبال تو ابھی آیا ہی نہیں۔ اور حال بے چارہ ویسے ہی کالعدم سا رہتا ہے۔ کہ کچھ ماضی سے لگا ہوا ہے اور کچھ مستقبل سے ــــ برخلاف ماضی کے، کہ وہ ایک حالت پر قائم ہے۔ لہٰذا معائب یا محاسن کا رسوخ بتانے کے لئے فعل ماضی سے بڑھ کر کوئی دوسرا فعل نہیں ہو سکتا۔

خلاصۂ بحث الغرض نِعْمَ، اور بِئْسَ، علی التحقیق دونوں فعل ماضی ہیں۔ اور دونوں کو دو، دو مرفوع اسم درکار ہیں۔ جن میں کا ایک ایک تو فاعل ہوگا۔ اور دوسرا مرفوع مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم کہلائے گا۔ ــــ پھر فاعل یا مظہر ہوگا۔ یا مضمر، بر تقدیرِ اول فاعل میں احد الامرین کا ہونا لازم ہے۔۔ یا وہ اسم خود معرف بلام جنس ہو۔ یا ایسی شیٔ کی طرف مضاف ہو کہ جس میں لام جنس موجود ہو۔ تفصیل ذیل میں آرہی ہے۔

ترکیب:- اصلہ نَعِمَ بفتح الفاء، وکسر العین: اصلہ، مبتدا۔ لفظ نَعِمَ، ذو الحال۔ با، جار۔ فتح الفاء، مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ کسر العین، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ــــ فکسرت الفاء اتباعاً للعین۔ فا، عاطفہ۔ کسرت، فعل ماضی مجہول۔ الفاء، نائب فاعل۔ اتباعاً، مصدر۔ للعین، جار مجرور متعلق اتباعاً سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل نائب فاعل اور مفعول لہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ــــ ثم اسکنت العین للتخفیف: ثم، حرف عطف برائے ترتیب مع التراخی۔ اسکنت، فعل

ماضی مجہول۔ العین، نائب فاعل۔ للتخفیف، جار مجرور متعلق اسکنت سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

وَفَاعِلُهُ، (۱) قَدْ يَكُونُ اسْمَ جِنْسٍ مُعَرَّفًا بِاللَّامِ. مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ؛ فَالرَّجُلُ، مَرْفُوعٌ، بِأَنَّهُ فَاعِلُ نِعْمَ. وَزَيْدٌ مَخْصُوصٌ بِالْمَدْحِ، مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ مُبْتَدَأٌ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُهُ، مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ، أَوْ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ خَبَرُ مُبْتَدَإٍ مَحْذُوفٍ أَوْ هُوَ الضَّمِيرُ. تَقْدِيرُهُ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ؛ فَيَكُونُ عَلَى التَّقْدِيرِ الْأَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْدِيرِ الثَّانِي جُمْلَتَيْنِ

ترجمہ:۔ نِعْمَ کا فاعل کبھی اسم جنس معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ؛ (نیک ہے مرد، زید) الرجل، اس وجہ سے مرفوع ہے کہ نِعْمَ کا فاعل ہے۔ اور زیدٌ مخصوص بالمدح اس بنا پر مرفوع ہے کہ وہ مبتدا ہے اور نِعْمَ الرَّجُلُ (فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر) مبتدا کی خبر مقدم ہے۔ یا زید کا رفع بر بناء خبریت ہے اور اس کا مبتدا محذوف ہے اور وہ ضمیر ہے۔ اس تقدیر پر نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ کی اصل ہوگی نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ اور وہ پہلی صورت میں (یعنی جب کہ زید کا رفع مبتدا مؤخر ہونے کی وجہ سے ہو) ایک جملہ ہوگا۔ (یعنی جملہ اسمیہ انشائیہ) اور دوسری صورت میں (یعنی جب کہ زید مبتدا محذوف کی خبر ہو) دو جملے ہوں گے۔ (پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ اور دوسرا اسمیہ خبریہ)۔

ملحوظہ:۔ علامہ رضی و دیگر محققین کا مختار پہلی تقدیر ہے۔ ابن حاجب و دیگر بہت سے نحاۃ نے دوسری شکل کو ترجیح دی ہے۔

ترکیب:۔ فاعلهُ قد يكون اسمَ جنسٍ معرفًا باللام؛ فاعله، مبتدا۔ قد یکون، فعل ناقص۔ ھو، مستتر اسم۔ اسم جنس، مرکب اضافی موصوف معرّفًا، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر نائب فاعل۔ باللام، جار مجرور متعلق معرفًا سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ نِعْمَ الرجل زید؛ نِعْمَ،

فعل مدح۔ الرجل۔ فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید
مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ـــ حسب بیان شارح د
ترکیب یہ ہے کہ: فعل مدح فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ مثل مضا
کا۔ (ھو، مبتدا محذوف) زید، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مُبَیِّنَہ ہوا۔ ـــ
فالرجل، مرفوع بانہ فاعل نعم: فا، تفصیلیہ۔ الرجل، مبتدا۔ مرفوع، اس
مشغول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار۔ انّہ الخ حرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے
جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فا
اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ـــ تقدیرہٗ نعم الرج
ھو زید: تقدیرہ، مبتدا۔ لفظ نعم الخ، خبر ـــ معنیٰ کے اعتبار سے ترکیب یوں ہو گ
نعم: فعل مدح۔ الرجل۔ فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ھو زی
جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ اور دونوں جملوں کا مجموعہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا ـــ فیکون علی التقدیر الاول جملۃ واحدۃً؛ وعلی التقدیر الثا
جملتین: فا، نتیجیہ۔ یکون۔ فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع نعم الرجل الخ کی طر
اسم۔ علی، جار۔ التقدیر الاول، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق یکون سے۔ جملۃ
واحدۃً، مرکب توصیفی خبر۔ وعلی التقدیر الخ، متعلق یکون سے بواسطہ عطف ـــ
جملتین، معطوف جملۃ واحدۃً پر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ نتیجیہ ہوا۔

(۲) وَقَدْ يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ اِسْمًا مُضَافًا اِلَى الْمُعَرَّفِ بِاللَّامِ. نَحْوُ نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

ترجمہ: اور کبھی نِعْمَ کا فاعل کوئی ایسا اسم ہو گا جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ۔

تشریح: نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ: میں صَاحِبُ الرَّجُلِ: مضاف مضاف الیہ مل کر نِعْمَ کا فاعل ہے۔ پھر یہ جملہ خبر مقدم ہے زَيْدٌ: مخصوص بالمدح کی، جو کہ مبتدا مؤخر ہے۔ یا بقول ابن حاجب، مبتدا محذوف کی خبر واقع ہو رہا ہے۔ کما مر

Marfat.com

دلیل معرف باللام، یا مضاف الی معرف باللام ہونا کیوں ضروری ہے؟ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابتداءً ایک چیز کو اس کے ہم جنسوں میں رلا ملا کر مبہم طریق سے پیش کرنے میں خواہ مخواہ سامع کو ٹٹول پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی مدح بدرجہ غایت، یا قدح بدرجہ غایت کرنی چاہتا ہے۔ اس سے شوق میں ترقی ہو کر شدید انتظار پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد جب مخصوص بالمدح، یعنی وہ خاص شخص جس کی مدح منظور ہوتی ہے، ذکر کر دیا جاتا ہے تو مشتاق سامع اس کی طرف دوڑتا ہے۔ اور بانشراحِ صدر اس کو قبول کرتا ہے — اسی طرح مخصوص بالذم کو سمجھیے یعنی خاص طور پر جس کی مذمت ہو۔

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ: میں الرَّجُلُ سے کوئی خاص رجل مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ جنس رجل جو بباعثِ معنی جنسی ہر ہر فرد کا محتمل ہے۔ وہ زید بھی ہو سکتا ہے، اور عمرو، خالد، ولید بھی۔ گویا متکلم اس کلام کے ذریعہ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ جنس رجل میں جو جنسی خوبیاں اور کمالات ہو سکتے ہیں وہ زید میں منحصر ہیں۔ لیکن ابتداءً یوں کہتے ہیں کہ نِعْمَ زَیْدٌ: زید اچھا آدمی ہے۔ یہ مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔ وہ تو معمولی سی بات ہو گئی۔ اس میں کلام کا زور اور قوت نہیں۔ بہر حال معرف بلام جنس ہونے کا یہ فائدہ ہے۔

فائدہ یہ یاد رکھیے کہ جنس میں حکم نفس ماہیت اور حقیقتِ شی پر ہوتا ہے۔ افراد سے بحث نہیں ہوتی مثلاً نِعْمَ الرَّجُلُ، میں جنس رجل کی مدح ہے خواہ وہ کسی فرد میں متحقق ہو۔ اور نِعْمَ زَیْدٌ: میں براہ راست زید پر حکم ہے۔

ترکیب:- قد یکون فاعله اسمًا مضافًا الی المعرف باللام: قد یکون، فعل ناقص۔ فاعله۔ اسم۔ اسمًا، موصوف۔ مضافًا، اسم مفعول۔ الی، جار المعرف، اسم مفعول۔ باللام، جار مجرور متعلق المعرف سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مضافًا سے۔ مضافًا ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ — نعم صاحب الرجل زید: نعم، فعل مدح۔ صاحب الرجل، مرکب اضافی فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید، مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

Marfat.com

(۳) وَقَدْ يَكُوْنُ ضَمِيْرًا مُسْتَتِرًا مُمَيَّزًا بِنَكِرَةٍ مَنْصُوْبَةٍ. مِثْلُ: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ: وَالضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ عَائِدٌ اِلٰى مَعْهُوْدٍ ذِهْنِيٍّ

ترجمہ:۔ کبھی نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کا ابہام رفع کرنے کی خاطر نکرہ منصوبہ بطور تمیز لایا جاتا ہے۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ: اور ضمیر مستتر معہود ذہنی کی طرف راجع ہوتی ہے

تشریح:۔ اوپر فاعل کے مظہر ہونے کا بیان تھا۔ اب یہاں سے دوسری شق کا بیان کرتے ہیں۔۔ فرماتے ہیں کہ: کبھی نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جس کا ابہام رفع کرنے کی خاطر نکرہ منصوبہ بطور تمیز لایا جاتا ہے۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ: نِعْمَ میں ضمیر ہے جو معہود ذہنی کی طرف راجع ہے۔۔ یعنی هُوَ: ضمیر مستتر نِعْمَ کا فاعل ہے۔ اور اس کا مرجع ذہنی طور پر معلوم ہے۔ اگرچہ لفظوں میں ابھی مذکور نہیں ہوا۔ بعد میں آئے گا۔ یعنی زید مثلاً۔ کہ ابتدا میں غیر معین تھا۔ مگر مخصوص بالمدح کے ذکر کے بعد متعین ہوگیا۔ گویا یوں سمجھو کہ اصل میں نِعْمَ الرَّجُلُ رَجُلًا زَيْدٌ تھا۔ رَجُلًا تمیز کی دلالت پر الرَّجُلُ کو حذف کردیا، اس کی جگہ نِعْمَ میں ضمیر مان لی جو جنس رجل کی طرف راجع ہے —— اس طریق کار کا منشا وہی مدح میں مبالغہ پیدا کرنا ہے۔ اور مقام مدح ممدوح کی غایت تعظیم اور مبالغہ فی البیان کو متقاضی ہوتا ہی ہے —— اور یہی حکم مقام مذمت کا بھی ہے۔ کہ: وہاں بھی مذموم کی مذمت کو حد درجہ پر دکھلایا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے مقامات پر ابتداءً ابہام کا طریق مخاطب کی غیر معمولی تشویق کا باعث ہو کر اس کو اس کی طلب پر پورے طور پر آمادہ بنا دیتا ہے۔ پھر اس قوت طلب۔ اور غلبۂ شوق کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جوں ہی مطلوب کی آواز کان میں پڑتی ہے۔ فوراً اسے اپنا لیتا ہے۔ اور یہ سابقہ آمادگی اور بڑھتا ہوا شوق اس کے سمجھنے اور قبول کرنے میں بے حد معین ثابت ہوتا ہے۔

الحاصل ایک طرف تو نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ مختصر ہے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، اور نِعْمَ الرَّجُلُ رَجُلًا زَيْدٌ سے۔ دوسری طرف اس طرز بیان سے مدح میں قوت حاصل ہوتی ہے۔ جو سادہ بیان میں نہیں ہوسکتی۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

ترکیب:۔ قد يكون ضميرًا مستترًا مميزًا بنكرة منصوبة: قد يكون، فعل ناقص۔ هو، مستتر اسم۔ ضميرًا، موصوف۔ مستترًا، صفت اوّل۔

مُمَیِّزًا، اسم مفعول۔ با، جار۔ نکرة منصوبة، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق ممیزا سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ نِعْمَ رَجُلًا زیدٌ: نعم، فعل مدح۔ ھو، ضمیر مستتر ممیز۔ رَجُلًا، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید، مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ الضمیر المستتر عائد الی معهود ذهنی: الضمیر المستتر، مبتدا۔ عائد الخ، اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَدْ يُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ، إِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ. مِثْلُ: نِعْمَ الْعَبْدُ اَیْ نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ. وَ الْقَرِيْنَةُ سِيَاقُ الْآيَةِ

ترجمہ: اور کبھی مخصوص کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جب مخصوص پر کوئی قرینہ دلیل ہو مثال نِعْمَ الْعَبْدُ: یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ: ایوب (علیہ السلام) کیا ہی اچھے بندے ہیں)۔ قرینہ آیت کا بسلسلۂ قصۂ ایوب علیہ السلام واقع ہونا ہے۔

تشریح: کبھی دلالتِ قرینہ کی بنا پر مخصوص بالمدح کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ قرآن عزیز میں نِعْمَ الْعَبْدُ: بلا ذکرِ مخصوص وارد ہوا ہے۔ اصل میں نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ تھا۔ اوپر سے ایوب علیہ السلام کا ذکر چلا آرہا ہے۔ انھیں کی منقبت میں یہ جملہ ارشاد ہوا ہے۔ اس قرینہ کی موجودگی میں ذکر ایوب کی خاص ضرورت نہ رہی۔

قولہ وَ الْقَرِيْنَةُ سِيَاقُ الْآيَةِ: اور قرینہ آیت کا چلانا ہے۔ سیاق: بمعنی روانگی، ماخوذ من السوق۔ چلانا یعنی مخصوص بالمدح کے ایوب ہونے کا قرینہ۔ اس آیت کا بسلسلۂ قصۂ ایوب علیہ السلام واقع ہونا ہے۔ چنانچہ "وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَیُّوْبَ" سے سورہ ص میں اس قصہ کا آغاز ہوتا ہے۔

ترکیب: قد يحذف المخصوص، اذا دلّ عليه قرينة: قد يحذف، مضارع مجہول۔ المخصوص، نائب فاعل۔ اذا، ظرف زمان مضاف۔ دلّ، فعل ماضی معروف۔ علیہ، جار مجرور متعلق دلّ سے۔ قرینة، فاعل۔ فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل نائب فاعل اور

مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ــــ نعم العبد ؛ نِعْمَ، فعلِ مدح۔ العبد، فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسّر ــــ ای نعم العبد ایوبُ ؛ ای، حرف تفسیر۔ نعم العبد، جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم۔ ایوب، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفسّر۔

وَشَرْطُ الْمَخْصُوْصِ، اَنْ يَّكُوْنَ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ فِي الْاِفْرَادِ وَالتَّثْنِيَةِ، وَالْجَمْعِ، وَالتَّذْكِيْرِ وَالتَّانِيْثِ. مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ ؛ وَنِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ ؛ وَنِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ وَنِعْمَتِ الْمَرْاَةُ هِنْدٌ ؛ وَنِعْمَتِ الْمَرْاَتَانِ الْهِنْدَانِ ؛ وَنِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ

ترجمہ: مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو جیسے نعم الرجل زید الخ

تشریح: مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہونے کی شرط یہ ہے کہ: وہ امور خمسہ مذکورہ میں فاعل کے مطابق ہو۔ یعنی اسم ثانی کو مخصوص بالمدح۔ یا مخصوص بالذم اس وقت سمجھا جائے گا۔ جب کہ امور ذیل میں فاعل سے مطابقت رکھتا ہو۔ یعنی افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں۔ یعنی امور خمسہ میں جو حال فاعل کا ہو وہی مخصوص کا ہو۔ کیونکہ در اصل فاعل اور مخصوص ایک ہی چیز ہیں۔ فرق یہ ہے کہ فاعل کے درجہ میں اسے مبہم رکھا گیا ہے۔ اور مخصوص کا درجہ اس کا مبیّن قرار پایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مُبَیَّن (بالفتح)۔ اور اس کے بیان، یعنی مبیِّن۔ (بالکسر)۔ میں توافق ضروری ہے امثلہ میں اس حقیقت کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نعم الرجل زید (مفرد مذکر) نعم الرجلان الزیدان (تثنیہ مذکر) نعم الرجال الزیدون (جمع مذکر) نعمت المرأۃ ھند (واحد مؤنث) نعمت المرأتان الھندان (تثنیہ مؤنث) نعمت النساء الھندات (جمع مؤنث)

علامہ رضی کی تحقیق: علامہ رضی برعایتِ حال مخصوص فعل کی تذکیر و تانیث جائز قرار دیتے ہیں۔ خواہ فاعل مذکر ہو، یا مؤنث۔ اس کے مخصوص

بننے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس پر فاعل کا اطلاق صحیح ہو اور بس! چنانچہ نِعْمَتِ الْاِنْسَانُ هِنْدٌ: اور سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا: ثابت ہیں۔ پہلی مثال میں فاعل مذکر ہے۔ مگر مخصوص مؤنث تھا۔ لہٰذا فعل مؤنث لایا گیا۔ دوسری مثال قرآن عزیز کی آیت ہے۔ اس میں تمیز مذکر ہے، یعنی مُسْتَقَرًّا۔ مگر مخصوص مؤنث تھا یعنی ضمیر مستتر، جو کہ ھی ہے، اور جہنم کی طرف راجع ہے، اور جہنم مؤنث سماعی ہے، اس کی رعایت سے فعل مؤنث لایا گیا۔

ترکیب: شرط المخصوص، شرط الخ، مرکب اضافی مبتدا۔ ان یکون مطابقا للفاعل: ان، مصدریہ ناصبہ۔ یکون، فعل مضارع ناقص۔ ھو، مستتر اسم۔ مطابقاً، اسم فاعل۔ للفاعل، جار مجرور متعلق اول مطابقا سے۔ فی الافراد، و التثنیة، و الجمع، و التذکیر، و التانیث: فی، جار۔ الافراد، معطوف علیہ اپنے معطوفات اربعہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی مطابقا کا۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ [illegible] یہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّانِيْ بِئْسَ: وَهُوَ فِعْلُ ذَمٍّ أَصْلُهُ بَئِسَ، مِنْ بَابِ عَلِمَ فَكُسِرَتِ الْفَاءُ لِتَبَعِيَّةِ الْعَيْنِ، ثُمَّ أُسْكِنَتِ الْعَيْنُ تَخْفِيْفًا، فَصَارَتْ بِئْسَ وَفَاعِلُهُ أَيْضًا أَحَدُ الْأُمُوْرِ الثَّلَاثَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ نِعْمَ۔ وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ مِثْلُ بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ: وَبِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ: وَبِئْسَ رَجُلًا زَيْدٌ: وَبِئْسَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ: وَبِئْسَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ: وَبِئْسَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ: وَبِئْسَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ: وَبِئْسَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ:

ترجمہ: دوسرا بِئْسَ ہے۔ یہ فعل ذم ہے۔ بِئْسَ: اصل میں بَئِسَ۔ (بفتح الباء، وکسر ہمزہ، وفتح سین)۔ از باب سَمِعَ بروزن عَلِمَ تھا۔ (اولا) بہ تبعیت عین، فا کو کسرہ دیا پھر تخفیفاً عین کو ساکن کر دیا۔ تو بِئْسَ ہو گیا۔ اس کا فاعل بھی ان تین صورتوں میں سے

کسی ایک صورت پر ہوگا جو نِعْمَ کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔۔ اور۔(اس کے)۔ مخصوص بالذم کا حکم، تمام ہی احکام میں مخصوص بالمدح کی طرح ہوگا۔ جیسے بئس الرجل زید الخ۔

تشریح: بِئْسَ، فعل ذم ہے۔ ذم، کے معنی برائی کرنا۔ جب کسی شخص کی حد درجہ مذمت کرنا چاہتے ہیں، تو اس فعل کے ذریعہ بطریق مخصوص اس کی مذمت بیان کرتے ہیں۔ ۔طریقہ مدح وذم کا یکساں ہے۔ بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا، اولاً بتبعیت عین فا کو کسرہ دیا، اور چونکہ کسرہ سے کسرہ کی طرف انتقال ثقیل تھا لہٰذا تخفیفاً عین کو ساکن کر دیا۔۔۔ اس کا فاعل بھی، نِعْمَ کی طرح انہیں تین صورتوں میں سے کسی صورت پر ہوگا جو نِعْمَ کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔۔ یعنی: اسم جنس معرف باللام، یا مضاف الی معرف باللام، یا ضمیر ممیز بنکرہ منصوبہ۔۔ اور اس کا مخصوص بالذم جملہ احکام میں مخصوص بالمدح کی طرح ہوگا۔ یعنی: اس کا رفع، یا بربنائے مبتدا ہونے کے ہوگا۔ اور بئس الرجل فعل فاعل سے مل کر، جملہ ہوکر اس کی خبر مقدم مانی جائے گی۔۔ یا اس کا مسند محذوف نکالا جائے اور یہ اس کی خبر ہو، اس تقدیر پر یہ علیحدہ جملہ ہوگا اور تقدیر اول پر دونوں سے مل کر ایک جملہ بنے گا۔۔۔ اسی طرح بوقت قرینہ مخصوص بالذم کا حذف ہونا جیسے کوئی یوں کہے۔ لَا تُرَافِقِ الشَّيْطَانَ، فَبِئْسَ الرَّفِيقُ: شیطان سے رفاقت مت کرو! وہ بہت ہی برا رفیق ہے۔۔ یہاں فَبِئْسَ الرفیق کے بعد، اس کا مخصوص بالذم یعنی الشیطان محذوف ہے۔۔۔ اسی طرح امور خمسہ: افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث۔ میں مخصوص بالذم اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے۔ جیسے بِئْسَ الرجل زید (واحد مذکر میں)۔ اور بئس الرجلان الزیدان (تثنیہ مذکر میں)، بِئْسَ الرجال الزیدون (جمع مذکر میں)۔ اور بِئْسَتِ المرأۃ ھند (واحد مؤنث میں) بِئْسَتْ المرأتان الھندان (تثنیہ مؤنث میں) بئست النساء الھندات (جمع مؤنث میں)۔

ایک اشکال: اس پر اشکال ہوتا ہے باری تعالیٰ کے اس ارشاد سے "بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۵ (بری ہے مثال اس قوم کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو) کہ اس میں مَثَلُ الْقَوْمِ فاعل ہے۔ اور اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا، مخصوص بالذم۔ مگر فاعل مفرد ہے، اور مخصوص بالذم جمع۔ لہٰذا مخصوص اور فاعل کی مطابقت کا دعویٰ باطل ہوگیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا، مخصوص بالذم نہیں ہے تاکہ اشکال ہو

Marfat.com

کیونکہ فاعل اور مخصوص کا ایک جنس ہونا تو سب کو مسلّم ہے۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ: مخصوص فاعل کا مبیّن ہوتا ہے، اور مبیّن کا از جنس مُبَیَّن ہونا لابدی ہے۔ ــــ رجل کا بیان زید، عمرو، بکر تو ہوسکتا ہے۔ مگر گدھا، گھوڑا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا سے قبل مضاف محذوف ہے۔ یعنی لفظ مَثَلُ۔ تقدیر عبارت یوں ہے۔ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ، مَثَلُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور مثل الذین، مثل القوم کی طرح مفرد ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا، القَوْم کی صفت واقع ہے۔ جو کہ معنیً جمع ہے۔ اور مخصوص بالذم مَثَلُهُمْ، یہاں محذوف ہے۔ یعنی: بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الْمُکَذِّبِیْنَ بِاٰیٰتِنَا مَثَلُهُمْ ؛ پس کوئی اشکال نہیں۔

ترکیب: اصله بَئِسَ، من باب عَلِمَ ؛ اصله، مبتدا۔ بئس، ذوالحال۔ من، جار باب علم، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ــــ فاعله ایضًا احد الامور الثلثة المذکورة فی نعم ؛ فاعله، مبتدا ــــ ایضًا، مفعول مطلق فعل محذوف آض کا۔ جملہ فعلیہ معترضہ ــــ احد، مضاف۔ الامور، موصوف۔ الثلثة، صفت اول۔ المذکورة، اسم مفعول فی، جار۔ لفظِ نعم، مجرور۔ جار مجرور متعلق المذکورة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ــــ حکم المخصوص بالذم ؛ حکم، مضاف۔ المخصوص، اسم مفعول بالذم، جار مجرور متعلق المخصوص سے، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ ــــ کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورة ؛ کاف، جار۔ حکم، مضاف۔ المخصوص، اسم مفعول۔ بالمدح، متعلق اول۔ فی، جار۔ جمیع، مضاف۔ الاحکام الخ مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ اسم مفعول نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالثَّالِثُ سَآءَ، وَهُوَ مُرَادِفٌ لِبِئْسَ، وَمُوَافِقٌ لَهٗ فِیْ جَمِیْعِ

Marfat.com

وُجُوْهِ الاِسْتِعْمَالِ

ترجمہ:- (افعال مدح وذم کا) تیسرا فعل سَآءَ ہے۔ جو بِئْسَ کا مرادف ہے۔ اور جملہ طرقِ استعمال میں اس کے موافق ہے یعنی برابر ہے

تحقیق:- رِدْفٌ: آگے پیچھے ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا، رَدِیْف: پیچھے بیٹھنے والا
مُرَادِف: اصطلاحِ علماء عربیت میں ان دو لفظوں، یا چند الفاظ کو کہتے ہیں جن کے معنیٰ ایک ہوں۔

سَاءَ: انشاء اور اخبار دونوں مواقع پر مستعمل ہے۔ مگر بیشتر اخبار کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں ان افعال سے بحث ہو رہی ہے، جو انشاء مدح، یا انشاء ذم کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔ لہذا سَاءَ کے ساتھ یہ قید ضروری ہے کہ وہ سَاءَ جو انشاء ذم کے لئے استعمال ہوتا ہے
سَآءَ، اصل میں سَوءَ، بروزن خَوِفَ از باب عَلِمَ تھا۔ واو متحرک ماقبل اس کا مفتوح، لہذا واو کو الف سے بدل لیا۔ سَآءَ ہوگیا۔

فائدہ:- دربارۂ انشاء ذم بِئْسَ اصل ہے کہ اس میں بجز انشائی معنیٰ کے دوسرے معنیٰ نہیں، برخلاف سَاءَ کے، کہ اس میں اخباری اور انشائی دونوں معنی موجود ہیں۔ اسی بنا پر بعض سَاءَ کو ملحقاتِ بِئْسَ میں شمار کرتے ہیں۔

ترکیب:- ھ مرادف لِبِئْسَ: ھو، مبتدا۔ مرادف، اسم فاعل۔ لام: جار۔ لفظِ بِئْسَ۔ مجرور۔ جار مجرور متعلق مرادف سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ — و موافق لہ فی جمیع وجوہ الاستعمال: واو، عاطفہ۔ موافق، اسم فاعل۔ لہ، جار مجرور متعلق اول موافق کا۔ فی، جار۔ جمیع الخ، مرکب اضافی مجرور متعلق ثانی۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالرَّابِعُ حَبَّ، بِفَتْحِ الْفَاءِ، اَوْضَمِّهَا. اَصْلُهُ حَبُبَ بِضَمِّ الْعَيْنِ، فَاُسْكِنَتِ الْبَاءُ الْاُوْلىٰ وَاُدْغِمَتْ فِي الثَّانِيَةِ عَلَى اللُّغَةِ الْاُوْلىٰ، اَوْنُقِلَتْ ضَمَّتُهَا اِلَى الْحَاءِ وَاُدْغِمَتِ الْبَاءُ فِي الْبَاءِ عَلَى اللُّغَةِ الثَّانِيَةِ. وَحَبَّ لَا يَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِي الْاِسْتِعْمَالِ وَلِهٰذَا يُقَالُ

فِي تَقْرِيْرِ الْأَفْعَالِ حَبَّذَا. وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ. وَفَاعِلُهُ ذَا، وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ مَذْكُوْرٌ بَعْدَهُ. وَإِعْرَابُهُ كَإِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ، فِي الْوَجْهَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ لٰكِنَّهُ لَا يُطَابِقُ فَاعِلَهُ فِي الْوُجُوْهِ الْمَذْكُوْرَةِ. مِثْلُ حَبَّذَا زَيْدٌ؛ وَحَبَّذَا الزَّيْدَانِ؛ وَحَبَّذَا الزَّيْدُوْنَ؛ وَحَبَّذَا هِنْدٌ؛ وَحَبَّذَا الْهِنْدَانِ؛ وَحَبَّذَا الْهِنْدَاتُ

ترجمہ:- چوتھا فعل حُبَّ۔ (بفتح فا، یا بضم فا)۔ ہے۔ یہ اصل میں حَبُبَ۔ (بضم العین)۔ پہلی با کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کر دیا حَبَّ، بفتح فا، ہوا پہلی لغت کے مطابق یا با کا ضمہ، حا کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور با کو با میں ادغام کر دیا گیا (حُبَّ، بضم فا، ہوا) دوسری لغت کے مطابق۔ حَبَّ، استعمال میں کبھی ذا سے منفصل نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر افعال مدح وذم کی تقریر میں حَبَّذا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ہم معنیٰ نِعْمَ کا ہے۔ اس کا فاعل ذا ہوتا ہے اور اس کا مخصوص بالمدح ہمیشہ فاعل کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے۔ اور اس کے مخصوص کا اعراب۔ مخصوص نِعْمَ والا اعراب ہے مذکورہ دونوں صورتوں میں۔ لیکن مخصوصِ حَبَّذا مذکورہ (پانچوں) صورتوں میں اپنے فاعل (ذا) کے مطابق نہیں ہوتا۔ جیسے حَبَّذا زَيْدٌ الخ

تشریح:- حَبَّ، جو انشائے مدح کے لئے آتا ہے، اس میں بلحاظ اصل دو لغت ہیں۔ حا کا فتحہ، اور حا کا ضمہ۔ مگر انشائے مدح کی طرف نقل کرنے کے بعد، حسب تحقیق علامہ ابن حاجبؒ فتحہ متعین ہو گیا اور ضمہ ناجائز۔ مگر شارحؒ نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی جس سے قبل از نقل، اور بعد از نقل کے حالات میں فرق ظاہر ہو۔۔۔ یہ اصل میں حَبُبَ۔ (بضم العین)۔ تھا۔ حَبُبَ کے معنیٰ: بہت ہی محبوب ہوا۔ بقاعدہ ادغام متجانسین اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔ حَبَّ (بفتح اول) ہوا۔ یہ تعلیل لغت اولیٰ کی بنا پر ہوئی۔ یعنی حَبَّ مفتوح الفا ہوا۔۔۔ اور مضموم الفا کی ۔۔۔ با کا ضمہ حا کی طرف منتقل کر کے ادغام کر دیا گیا۔ یہ ظاہر ہے کہ انتقال سے قبل اول ۔۔۔ فتحہ ہٹا یا جاویگا۔ پھر اس پر با کا ضمہ لایا جائے گا۔ گویا حَبَّ۔ (بفتح فا)۔ اور حُبَّ۔ (بضم فا)۔ دونوں کی اصل حَبُبَ۔ (بفتح فا۔) ہوئی۔

قولہ حَبَّ لا ینفصل۔ حبّ، جو انشائے مدح کے لئے مستعمل ہے، وہ کبھی ذا

Marfat.com

سے منفصل مستعمل نہیں ہوتا۔۔ البتہ حَبَّ، اخباری جو محض محبوبیت کی خبر دیتا ہے، اور موقع انشا پر مستعمل نہیں ہے، وہ بدون ذا بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

قولہ ولھذا یقال فی تقریر الافعال حبذا۔ اسی بنا پر کہ حَبَّ، اور ذا، انشاء مدح کے استعمال میں لازم ملزوم ہیں، افعال مدح وذم کی تقریر میں پورے حَبَّذَا کا ذکر کرتے ہیں۔ صرف حَبَّ کا نام نہیں لیتے ـــ تقریر: بمعنی تعدید ہے۔ تعدید کے معنی شمار کرنا یعنی افعال مدح وذم گناتے وقت حَبَّذَا مرکب کو فعل مدح شمار کرتے ہیں۔

قولہ و ھو مرادف لنعم۔۔ یہ ہم معنی نِعْمَ کا ہے۔ اس کا فاعل ذا اسم اشارہ ہوتا ہے اور اس کا مخصوص بالمدح ہمیشہ فاعل کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے۔ کبھی بھی اس پر مقدم نہیں ہو سکتا۔ اور مخصوصِ حبذا میں مخصوصِ نِعْمَ والی ہر دو اعرابی صورتیں جاری ہوتی ہیں لیکن نِعْمَ اور حَبَّذَا میں یہ فرق ہے کہ: وجوہِ خمسہ مذکورہ میں حَبَّذَا کا مخصوص بالمدح اپنے فاعل ذا کے صورۃً مطابق نہ ہوگا ـــ برخلافِ نِعْمَ کے، کہ وہاں صوری مطابقت فاعل اور مخصوص کی لابدی تھی پس حَبَّذَا ہر سہ حالات افراد، تثنیہ جمع اور اسی طرح مذکر، مؤنث میں حَبَّذَا ہی رہے گا۔ حَبَّذَانِ، حَبَّذُونَ، حَبَّذَتْ، حَبَّذَتَا حَبَّذَاتٌ۔ نہ ہوگا۔ جس طرح مفرد مذکر میں حَبَّذَا زَیْدٌ: کہیں گے، مؤنث میں بھی حَبَّذَا ھِنْدٌ: کہیں گے۔ اور حبذا الزیدان اور حبذا الزیدون۔ حبذا الھندان: حبذا الھندات، ہی کہیں گے۔۔ یہاں تک شیخ امام (عبد القاہر) کی تحقیق تھی کہ حَبَّ: فعل ماضی اور ذا: اسم اشارہ، اس کا فاعل۔ اور زَیْدٌ: (مثلاً) اس کا مخصوص بالمدح ہے۔

اور عند المبرد حَبَّ اور ذا، کی ترکیب نے حَبَّ کی فعلیت ختم کر دی۔ حَبَّذَا زَیْدٌ: میں حَبَّذَا، مبتدا ہے۔ اور زید، اس کی خبر ہے۔ اور عند البعض برعایتِ جزءِ اول کہ وہ حَبَّ فعل ہے۔ اور ذا اس کا جزو لازم، مجموعہ سے اسمیت کا خاتمہ ہو گیا۔ اب حَبَّذَا زید میں حبذا، فعل۔ اور زَیْدٌ اس کا فاعل ہوگا۔ اور بس۔

ترکیب: الرابع حَبَّ، بفتح الفاء او ضمھا: الرابع، مبتدا۔ حَبَّ، ذو الحال۔ با، جار۔ فتح الفاء، معطوف علیہ۔ او، عاطفہ۔ ضمھا، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ـــ حب لا ینفصل عن ذا فی الاستعمال: لفظِ حَبَّ، مبتدا۔ لا ینفصل، فعل مضارع۔

Marfat.com

ھو، مستتر فاعل۔ عن ذا، متعلق اول۔ فی الاستعمال، متعلق ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ___ لھٰذا یقال فی تقریر الافعال حَبَّذا ؛ لھٰذا، جار مجرور متعلق مقدم یقال سے۔ یقال، فعل مضارع مجہول۔ فی، جار تقریر الافعال، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یقال سے۔ لفظ حبذا، نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ___ والمخصوص بالمدح مذکورٌ بعدہ ؛ المخصوص بالمدح، اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا مذکور بعدہ، اسم مفعول نائب فاعل اور ظرف سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ___

اعرابہ کا اعراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین ؛ اعرابہ، مبتدا۔ کاف، جارہ۔ اعراب، مصدر مضاف۔ مخصوص، مضاف الیہ مضاف۔ لفظ نعم، مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مضاف الیہ ہوا اعراب کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق اول کائنٌ مقدر کا۔ فی، جار۔ الوجھین الخ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ کائنٌ اسم فاعل مقدر ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ ___ لکنہ لایطابق فاعلہ فی الوجوہ المذکورۃ ؛ لکن، حرف مشبہ بالفعل۔ ہٗ، ضمیر اسم۔ لایطابق، فعل مضارع منفی۔ ھو، مستتر راجع المخصوص بالمدح کی طرف فاعل۔ فاعلہ، مفعول بہ۔ فی، جار۔ الوجوہ الخ، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق لایطابق سے۔ فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ لکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استدراکیہ ہوا۔

> وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ اسْمٌ مُوَافِقٌ لَهُ مَنْصُوْبًا عَلَى التَّمْيِيْزِ، أَوْ عَلَى الْحَالِ. مِثْلُ حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ، وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ؛ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا ؛ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا ؛

ترجمہ :۔ یہ بھی جائز ہے کہ مخصوص سے قبل، یا بعد کوئی (دوسرا) اسم واقع ہو، جو ــ (افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں)، ــ مخصوص کے ساتھ موافق ہو۔ اور اعرابًا منصوب ہو۔ خواہ تمیز کی بنا پر، خواہ حالیت کی بنا پر۔ جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ الخ

تحقیق :۔ شارح نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ تمیز اور حالیت دونوں کے

Marfat.com

دروازے کھلے رکھے۔ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ عند البعض جامد ہو، یا مشتق، ہر حال میں تمیز ہوگا۔ اور ابو علی فارسی اور اخفش کے نزدیک علی الاطلاق وہ اسم حال ہوگا۔ اور عند البعض جامد ہو تو حال، ورنہ تمیز۔ اور علامہ رضی و دیگر محققین نے حال اور تمیز ہونے کا مدار مقصد متکلم پر رکھا ہے۔ مقصد تقیید ہو تو اسم مذکور حال ہوگا۔ اور مشتق ہوگا۔ مثلاً حَبَّذَا هِندٌ مُوَاصَلَةً ؛ ای فی حال مواصلتها۔ کیونکہ یہاں مخصوص بالمدح، یعنی ہند کی زیادت مدح کو بحالتِ مواصلت و ملاقات مخصوص رکھنا مقصود ہے کہ ہندہ حالتِ مواصلت میں بے حد اچھی ہے۔ اور اگر تقیید مقصود نہ ہو تو پھر وہ اسم جامد ہو، یا مشتق تمیز ہوگا، حال نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حَبَّذَا زَیدٌ رَاکِباً ؛ یا حَبَّذَا رَجُلاً زَیدٌ ؛ زید بہت اچھا ہے از روئے راکب ہونے کے، یا از روئے رجل ہونے کے۔ گویا یہاں مبالغہ فی المدح معنیٰ خفی کے لحاظ سے ہے۔ یعنی زید بہت اچھا مرد ہے یا بہت اچھا سوار ہے۔

ترکیب: یجوز ان یکون قبله او بعدهٗ اسم موافق له منصوبا علی التمییز او علی الحال ؛ یجوز، فعل مضارع۔ ان، ناصبہ مصدریہ۔ یکون، فعل ناقص۔ قبل، ظرف زمان مضاف۔ ہٗ، ضمیر مجرور متصل راجع المخصوص بالمدح کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ معطوف علیہ۔ او، عاطفہ۔ بعدہٗ، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مفعول فیہ۔ اسم، موصوف۔ موافق له، متعلق متعلق مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر اسم۔ منصوباً، اسم مفعول موصوف۔ علی التمییز، جار مجرور معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ علی الحال، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — حبذا رجلا زید ؛ حَبَّ، فعل مدح۔ ذا، ممیز۔ رجلا، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زَیدٌ، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ — حبذا راکبا زید ؛ حَبَّ، فعل مدح۔ ذا، ذو الحال۔ راکبا، حال۔ ذو الحال حال سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

وَاعْلَمْ اِنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّصَرُّفُ فِي هٰذِهِ الْاَفْعَالِ، غَيْرَ اِلْحَاقِ التَّاءِ

Marfat.com

فِيْهَا. وَلِهٰذَا سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ غَيْرَ مُتَصَرِّفَةٍ

ترجمہ: جانئے! کہ ان افعال میں، بجز اس کے کہ ان کے آخر میں تاے ساکنہ کا الحاق ہو، اور کوئی تصرف جائز نہیں۔ (اور حبّذا مرکب میں تو تا کا الحاق بھی نہیں ہو سکتا۔) اسی لئے یہ افعال غیر متصرفہ کہلاتے ہیں۔

تشریح: تصرفات سے مراد صیغوں کا اشتقاق ہے۔ یعنی ان افعال سے مضارع، امر، اسم فاعل وغیرہ، بلکہ خود ماضی کے دوسرے صیغے بھی نہیں آتے۔ اسی لئے تو یہ افعال غیر متصرفہ کہلاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ترکیب: اعلم انه لا یجوز التصرف فی هذه الافعال غیر الحاق التاء فیها: اعلم، فعل امر۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ہ، اسم۔ لا یجوز، فعل۔ التصرف، مصدر۔ فی، جار۔ هذه الافعال، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق التصرف کے۔ التصرف مصدر اپنے متعلق سے مل کر مستثنیٰ منہ۔ غیر، مضاف۔ الحاق، مصدر مضاف۔ التاء، مضاف الیہ۔ فیها، جار مجرور متعلق الحاق کے۔ مصدر مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ غیر مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل لا یجوز کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ ———

لهذا سمیت هذه الافعال غیر متصرفة: لهذا، جار مجرور متعلق سمّیت کے۔ سمّیت، فعل مجہول۔ هذه الافعال، نائب فاعل۔ غیر متصرفةٍ، مرکب اضافی مفعول ثانی۔ فعل نائب فاعل مفعول ثانی اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ

اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ، وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا، لِاَنَّ صُدُوْرَهَا مِنَ الْقَلْبِ وَلَا دَخْلَ فِيْهِ لِلْجَوَارِحِ. وَ تُسَمّٰى اَفْعَالَ الشَّكِّ، وَالْيَقِيْنِ اَيْضًا لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ، وَ بَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ. وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ، وَتَنْصِبُهُمَا مَعًا بِاَنْ يَكُوْنَا مَفْعُوْلَيْنِ لَهَا. وَهِيَ سَبْعَةٌ.

Marfat.com

ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ، وَ ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ، وَ وَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا.

ترجمہ:۔ (عوامل سماعی کی) تیرہویں نوع افعال قلوب ہیں۔۔ اوران افعال کا نام، افعال قلوب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔ ان کے صدور میں جوارح کا کوئی دخل نہیں ہے۔ ان افعال کا دوسرا نام افعال شک ویقین بھی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض شک کے معنی دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔ یہ افعال مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اوران دونوں کو معًا منصوب کر دیتے ہیں۔۔ اس طرح پر کہ وہ دونوں اسم، ان افعال کے لئے بمنزلہ دو مفعول کے ہوتے ہیں۔ یہ افعالِ قلوب سات ہیں، تین برائے شک اور تین برائے افادۂ یقین، اور ایک دونوں میں مشترک۔۔

تشریح:۔ ان افعال کا نام، افعال قلوب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور براہِ راست قلب سے متعلق ہے ان کے صدور میں جوارح کا واسطہ اور دخل نہیں ہوتا۔۔ برخلاف دیگر افعال کے، کہ ان کا عمل ہاتھ، پیر ودیگر اعضائے انسانی سے متعلق رہتا ہے اگرچہ تجویز قلب کرتا ہے۔ ــــ جوارح: جارحہ کی جمع ہے: اعضاء جن سے کام لیا جاتا ہے۔ ان ہی افعال کا دوسرا نام افعال شک ویقین بھی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افعال شک کے معنیٰ دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔۔

قولہ و هي تدخل على المبتداء و الخبر: یہ افعال مبتدا خبر یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جملۂ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔ اوران دونوں کو معًا منصوب کر دیتے ہیں اس طرح پر کہ وہ دونوں اسم ان افعال کے لئے بمنزلہ دو مفعول ہوتے ہیں۔ گو حقیقی مفعول تو وہ مصدر ہوتا ہے جو خبر سے نکل کر مبتدا کی طرف مضاف ہو رہا ہو۔ مثلاً حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا: میں فَاضِلًا کا مصدر فَضْل، مضاف بسوئے زَيْد، حسبت کا مفعول حقیقی ہے۔ یعنی حسبت فضل زید: بہرحال ان کا نصب بربنار مفعولیت ہوتا ہے۔

جملۂ اسمیہ پر دخول کا مقصد:۔ اور جملہ اسمیہ پر ان افعال کے داخل کرنے کا مقصد مخاطب کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ اس جملہ کی خبر کے متعلق متکلم کیا خیال رکھتا ہے؟ یقین کا، یا شک کا۔ ــــ یہ شک بمعنی لغوی ہے جو یقین کا مقابل ہے۔ یعنی یقین سے قبل کے تمام مراتب، لغۃً شک کہلاتے ہیں۔ یعنی خواہ اس میں خبر کے

متعلق ، ہونے نہ ہونے کی دونوں جانب مساوی ہوں ، یاکسی ایک جانب کو بخیالِ متکلم ترجیح حاصل ہو، مگر وہ ترجیح بدرجۂ یقین نہ پہونچی ہو۔

ترکیب: النوع الثالث عشر، افعال القلوب: النوع، موصوف۔ الثالث عشر، مرکب بنائی صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدا۔ افعال القلوب، مرکب اضافی خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ــــ انما سمیت بھا، لانّ صدورھا من القلب انما، کلمہ حصر۔ سمّیت، فعل ماضی مجہول۔ ھی، مستتر نائب فاعل۔ بھا، جار مجرور متعلق اول سمیت سے۔ لام، جار۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ صدورھا، اسم۔ من القلب، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ــــ ولا دخل فیہ للجوارح: واو، عاطفہ۔ لا، نفی جنس۔ دخل، اسم۔ فیہ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق اول کائن سے۔ للجوارح، جار مجرور متعلق ثانی۔ کائنٌ مقدر دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ لا، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ــــ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی سمیت کا۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ــــ تسمّی افعال الشک و الیقین ایضًا: تسمی، فعل مضارع مجہول۔ ھی، مستتر نائب فاعل۔ افعال، مضاف۔ الشک و الیقین، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ ایضًا، جملہ معترضہ۔ ــــ

لان بعضھا للشک، و بعضھا للیقین: لام، جار برائے تعلیل۔ انّ، حرفِ مشبہ بالفعل بعضھا، مرکب اضافی اسم۔ للشک، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ واو، عاطفہ۔ بعضھا، اسم انّ بواسطہ عطف۔ للیقین، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر انّ بواسطہ عطف۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تسمی سے۔ فعل نائب فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ــــ تنصبھما معًا بان یکونا مفعولین لھا: تنصب، فعل۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ ھما، مفعول بہ۔ معًا، مفعول فیہ۔ با، جار۔ ان، ناصبہ مصدریہ۔ یکونا، فعل مضارع منصوب ناقص۔ ھما، ضمیر مستتر اسم۔ مفعولین، خبر۔ لھا، جار مجرور متعلق یکونا سے۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تنصب سے۔ فعل فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اَمَّا الثَّلٰثَةُ الْاُوْلُ: فَحَسِبْتُ، وَظَنَنْتُ، وَخِلْتُ، مِثْلُ حَسِبْتُ

زَیْدًا فَاضِلًا: وَظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا: وَخِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا: وَظَنَنْتُ، اِذَا کَانَ مِنَ الظِّنَّۃِ بِمَعْنَی التُّھْمَۃِ لَمْ یَقْتَضِ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِیَ. مِثْلُ ظَنَنْتُ زَیْدًا: اَیْ اِتَّھَمْتُہٗ

ترجمہ:- پہلے تین، حسبت، ظننت، اور خلتُ ہیں. جیسے حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا: (میں نے زید کو فاضل سمجھا.) ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا: (میں نے بکر کو سوتا گمان کیا.) خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا (میں نے خالد کو کھڑا خیال کیا.) ظَنَنْتُ، جب ظِنَّۃٌ (بکسر ظا، وتشدید نون) سے ماخوذ ہو، بمعنی تہمت لگانا تو. (وہ افعال قلوب میں سے نہیں ہے اور) . وہ دوسرا مفعول نہیں چاہتا. مثلاً ظَنَنْتُ زَیْدًا: میں نے زید کو متہم کیا.

تشریح:- (۱) حَسِبْتُ: واحد متکلم از حَسِبَ یَحْسَبُ، پنداشتن، گمان کرنا. (۲) ظَنَنْتُ: از ظَنَّ یَظُنُّ ظَنًّا، چوں مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا از نصر، بمعنی گمان کرنا. (۳) خِلْتُ از خَالَ یَخَالُ خَیْلُوْلَۃً، چوں خَافَ یَخَافُ از باب سمع. ... اصل میں خَیِلْتُ، تھا. کسرہ یا پر ثقیل تھا. ماقبل کا فتحہ ہٹا کر کسرہ خا پر رکھ دیا. اور یا کو باجتماع ساکنین حذف کر دیا. خَیْلُوْلَۃٌ خیال کرنا.

وجہ اختیار ماضی و متکلم:- چونکہ ان افعال سے متکلم، مخاطب کو جملہ متعلقہ کے متعلق اپنے تأثرات کا پتہ دیتا ہے، اس بنا پر صیغہائے متکلم سے تعبیر کا رواج پڑ گیا. ورنہ اصل میں صیغہ کی خصوصیت مطلوب نہیں ـــــ اور تعبیر بلفظ ماضی میں بھی یہی نکتہ مرعی ہے کہ: قائم شدہ خیال کے اظہار کے لیے جس قدر صیغہ ماضی موزوں ہے، دیگر صیغ اس درجہ موزونیت نہیں رکھتے. ـــ پھر ماضی کو شرف تقدم بھی حاصل ہے مستقبل پر. اس لئے بھی وہ احق ہے. جیسے حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا: ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا: خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا: زید فاضل، بکر نائم، خالد قائم. یہ تینوں جملہ اسمیہ تھے. جن میں زید کے فاضل ہونے کی، بکر کے نائم ہونے کی، خالد کے قائم ہونے کی خبریں دی گئی ہیں. متکلم نے حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، خِلْتُ داخل کر کے یہ بتایا کہ اس کے نزدیک یہ تمام چیزیں ظنی ہیں. یقینی کوئی بات نہیں.

ملحوظہ:- جو ظَنَنْتُ، افعال قلوب سے ہے وہ ظَنٌّ - (بفتح ظا) ـــ سے ماخوذ ہے بمعنی گمان لیکن جو ظَنَنْتُ ظِنَّۃٌ (بکسر ظا، وتشدید نون) . سے ماخوذ ہے، جس کے معنی تہمت لگانا

Marfat.com

اور بدگمانی کرنا ہیں۔ وہ افعال قلوب سے نہیں ہے۔ اور وہ دوسرا مفعول بھی نہیں چاہتا۔ مثلاً:
ظننت زیدًا: ماخوذ من الظنۃ کے معنیٰ ہوئے۔ میں نے اس کے ساتھ بدگمانی کی اور اسے متہم کیا
ترکیب:۔ اما الثلثۃ الاول، فحسبت و ظننت، و خلت: اما، حرف شرط برائے تفصیل۔ الثلثۃ الاول، مرکب توصیفی مبتدا متضمن معنیٰ شرط۔ فا، جزائیہ۔
حسبت، مع معطوفات خبر متضمن معنیٰ جزا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ حسبت زیدًا
فاضلًا: حسبت، فعل با فاعل۔ زیدًا، مفعول اول۔ فاضلًا، مفعول ثانی۔ فعل فاعل
دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ و ظننت، اذا کان من الظنۃ،
بمعنی التھمۃ، لم یقتض المفعول الثانی: واو، مستانفہ۔ لفظ ظننت، مبتدا
اذا، ظرف زمان متضمن معنیٰ شرط۔ کان، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع ظننت کی طرف اسم۔ من، جار الظنۃ،
ذوالحال۔ باء، جار۔ معنی التھمۃ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔
لم یقتض، فعل مضارع مجزوم۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ المفعول الثانی، مرکب توصیفی مفعول بہ۔
فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط و جزا مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔
ظننت زیدًا: ظننت، فعل با فاعل۔ زیدًا، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ ای اتھمتہ: ای، حرف تفسیر۔ اتھمت، فعل با فاعل۔
ہ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔

> وَاَمَّا الثَّلٰثَۃُ الثَّانِیَۃُ، فَعَلِمْتُ، وَرَأَیْتُ، وَوَجَدْتُ، مِثْلُ عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا: وَرَأَیْتُ عَمْرًا فَاضِلًا: وَوَجَدْتُ الْبَیْتَ رَھِیْنًا:

ترجمہ:۔ دوسرے تین علمت، رأیت اور وجدت ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا (میں نے زید کو امانت دار یقین کیا) رأیت عمرًا فاضلًا: (میں نے عمرو کو فاضل یقین کرلیا) وَجَدْتُ الْبَیْتَ رَھِیْنًا (میں نے مکان کو گروی یقین کیا)

تشریح رویت: کے معنی افعال قلوب میں رویت قلبی کے ہوں گے یعنی دل کا دیکھنا۔ پھر جس طرح آنکھوں کا دیکھنا مفید یقین ہوتا ہے، اسی طرح جب دل کسی شئی کو دیکھ لے اور اس کا فیصلہ کردے تو وہ بھی یقینی ہو جاتی ہے۔ وَجَدْتُ: وجدان سے ماخوذ ہے

Marfat.com

پانا۔ یعنی قلب کا کسی شیٔ کو پالینا اور اس پر مطمئن ہو جانا۔

ترکیب: اما الثلثة الثانية فعلمت، ورايت، ووجدت: اما، حرف شرط برائے تفصی
الثلثة الثانية، مبتدا متضمن معنیٔ شرط۔ فا جزائیہ۔ علمت الخ، معطوف علیہ دونو
معطوفات سے مل کر خبر متضمن معنیٔ جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَعَلِمْتُ، قَدْ يَجِيْءُ بِمَعْنٰى عَرَفْتُ. نَحْوُ عَلِمْتُ زَيْدًا: أَيْ عَرَفْتُهٗ.
وَرَأَيْتُ، قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى اَبْصَرْتُ. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى.
وَوَجَدْتُ، قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى أَصَبْتُ. مِثْلُ وَجَدْتُ الضَّالَّةَ
اَیْ اَصَبْتُهَا. فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ لَا يَقْتَضِيْ
اِلَّا مُتَعَلَّقًا وَاحِدًا. فَلَا يَتَعَدّٰى اِلَّا اِلٰى مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ:

ترجمہ:- علمت کبھی عرفت -(پہچانتے)- کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا (میں زید کو پہچان گیا) اور رَأَيْتُ: کبھی اَبْصَرْتُ (آنکھوں سے دیکھنے) کے معنی میں آتا ہے جیسے باری تعالیٰ کا یہ ارشاد فانظر ماذا تری (تم معاملہ پر غور کر لو کہ تم کیا دیکھتے ہو)۔ اسی طرح وَجَدْتُ: کبھی اَصَبْتُ -(پالینے)- کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے وَجَدْتُ الضَّالَّةَ (میں نے گم شدہ چیز پالی)۔ لہٰذا یہ افعال صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

تشریح: یہاں سے ان افعال کے دوسرے طرز کے استعمال پر تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ ان کا استعمال بیک مفعول بھی ہوتا ہے مگر اس صورت میں یہ افعالِ قلوب نہیں ہوتے اور نہ ان کے وہ معانی مراد ہوتے ہیں جن کے رو سے یہ افعال، افعالِ قلوب کہلائے۔ مثلاً، علم: بمعنی دانستن فعل قلب تھا۔ مگر بمعنی معرفت: یعنی شناختن، پہچاننا فعلِ قلب نہیں مانا گیا ہے۔

علم اور معرفت میں فرق:- علم بمعنی دانستن فعل قلب میں شیٔ مع الحکم کا علم درکار ہے۔ اور نفس شیٔ کا علم، معرفت کہلاتا ہے۔ علمت زیداً: (میں زید کو پہچان گیا) یہاں کوئی حکم مذکور نہیں --- اور عَلِمْتُ زَيْدًا اَمِيْنًا: میں زید کے علم کے ساتھ، اس کے امین ہونے کا علم بھی شامل ہے۔ فافهم

اسی طرح رَأَيْتُ: کبھی اَبْصَرْتُ کے معنی میں آتا ہے۔ اِبصار: آنکھوں سے دیکھنا

Marfat.com

اس صورت میں یہ فعل جوارح میں شمار ہوگا۔ فانظر ماذا تری: قصۂ ابراہیمی سے متعلق ہے۔
حضرت ابراہیم ؑ اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل سے فرماتے ہیں۔ بیٹا! میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں۔ تم معاملہ پر غور کرکے بتاؤ، تم کیا دیکھتے ہو؟ یا تمھاری کیا رائے ہے؟ —— استدلال لفظ تری سے ہے، جو مادۂ رویت سے واحد مخاطب کا صیغہ ہے۔
اسی طرح وَجَدْتُ: کبھی اَصَبْتُ کے معنی میں آتا ہے۔ اِصَابَةٌ کے معنی پانا، مثلاً: وَجَدْتُ الضَّالَّةَ: ضالة: گم شدہ چیز، ضَلَال، گم راہی، مثال کا ترجمہ: میں نے گم شدہ چیز پالی۔

فائدہ: ان کے علاوہ اور معانی بھی ہیں، جہاں ان کا استعمال بطورِ افعالِ قلوب نہیں ہوتا یعنی ان کا تعدیہ دو مفعول کی طرف نہیں ہوتا۔ کیونکہ مذکورہ معانی کا تعلق صرف ایک ایک شئ سے ہوتا ہے۔ جیساکہ امثلہ اوران کے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا یہ افعال ان معانی میں صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

ترکیب: علمت، قد یجیٔ بمعنی عرفت: لفظِ علمت، مبتدا۔ قد یجیٔ، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ با، جار۔ معنی عرفت، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یجیٔ سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ —— کقولہ تعالی فانظر ماذا تری: (مثالہ، مبتدا محذوف) کاف، جارہ قولہ تعالی، حسب ترکیب مذکور قول۔ فا، فصیحیہ۔ انظر، فعل امر۔ انت، ضمیر مستتر فاعل ما، استفہامیہ۔ ذا، موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ۔ تری، فعل۔ انت، ضمیر مستتر فاعل —— موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر محذوف ہے —— فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مفعول بہ —— ایک دوسری آسان ترکیب یہ ہے کہ ماذا، بمعنی ای شئ موصوف تری، جملہ فعلیہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ —— فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ۔ قول مقولہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مبتدا محذوف کی —— فان کل واحد من ھذہ المعانی، لا یقتضی الا متعلقا واحدا: فا، تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ کل واحد، مرکب اضافی موصوف۔ من، جار۔ ھذہ المعانی، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت۔ موصوف صفت مل کر ان کا اسم۔ لا یقتضی، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ الا، حرف استثناء۔ متعلقا واحدا، مرکب توصیفی مستثنائے مفرغ

ہوکر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ إنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔ فلا یتعدیٰ الا الی مفعول واحد: فا، نتیجیہ۔ لایتعدی، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر راجع کل واحد کی طرف فاعل۔ إلّا، حرف استثناء۔ الی، جار۔ مفعول واحد، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہوکر متعلق لایتعدی سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

> وَالْوَاحِدُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا، هُوَ زَعَمْتُ. مِثْلُ زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا: فَهُوَ لِلْيَقِيْنِ. وَ زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا: فَهُوَ لِلشَّكِّ:

ترجمہ: اور ایک جو ان دونوں معنی میں مشترک ہے، وہ زَعَمْتُ ہے۔ جیسے زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا (میں نے اللہ کو بہت زیادہ بخشنے والا یقین کیا) یہ زعم بمعنی یقین ہے۔ اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا: (میں نے شیطان کو گمان کیا معمولی بات پر راضی ہونے والا) پس یہ زعم بمعنی شک ہے۔ یعنی گمان۔

تشریح: زعم کے معنی گمان، اور یقین دونوں آتے ہیں۔ زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا: یہ زعم بمعنی یقین ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ، خدا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا: شکور بمعنی: شکر گذار، اور بلحاظ معنی مبالغہ بہت بڑا شکر گذار وہ ہوسکتا ہے جو دوسرے کی تھوڑی چیز کو بسا غنیمت سمجھے۔ اور اس پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرے۔ مثال کا ترجمہ یہ ہوا کہ میں نے تو شیطان کو یہ گمان کیا تھا کہ وہ معمولی گناہوں پر مجھ سے راضی ہوجائے گا۔ مگر یہ خیال غلط نکلا، وہ تو کفر سے ادھر راضی ہونے والا نہیں۔ اَلْعِیَاذُ باللہ۔ پس مثال مذکور میں زعم بمعنی شک ہوا۔ یعنی گمان۔

ترکیب: الواحد المشترک بینھما، ھو زعمت: الواحد، موصوف۔ المشترک، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ بینھما، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدا۔ ھو، ضمیر فصل۔ لفظِ زَعمت، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

> وَفِیْ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ، لَا يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰی أَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ،

Marfat.com

لِأَنَّهُمَا كَاسْمٍ وَاحِدٍ. لِأَنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ، وَهُوَ مَصْدَرُ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِي الْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ الْأَوَّلِ. إِذْ مَعْنٰى عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا، عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ. فَلَوْ حُذِفَ أَحَدُهُمَا، كَانَ كَحَذْفِ بَعْضِ أَجْزَاءِ الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ

ترجمہ:۔ ان افعال میں دو مفعولوں میں سے مفعول واحد پر اقتصار جائز نہیں۔ اس لئے کہ دونوں مفعول مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقۃً مفعول بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مضمون ہے۔ اور وہ مفعول ثانی کا مصدر ہے جو مفعول اول کی طرف مضاف ہے چنانچہ علمت زیدًا فاضلًا، کے معنیٰ عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ ہیں۔ پس دو مفعولوں میں سے ایک کا حذف کرنا ایسا ہوگا جیسا کہ کلمہ واحدہ کے بعض اجزاء کا حذف۔

تشریح:۔ جب ان افعال میں مفعول واحد پر اقتصار جائز نہیں، تو حذف مفعولین بدون قرینہ کس طرح جائز مانا جا سکتا ہے۔ ہاں قرینہ ہو تو سب کچھ درست ہے۔ جیسے قول باری تعالیٰ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ میں ظَنَنْتُمْ کے دونوں مفعول محذوف ہیں۔ اصل میں ظَنَنْتُمُ الْبَاطِلَ حَقًّا ظَنَّ السَّوْءِ تھا (تم نے باطل کو حق گمان کر لیا تھا برا گمان کرنا) ظَنَّ السَّوْءِ، مفعول مطلق ہے ظَنَنْتُمْ کا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا وہ گمان از قبیل غلط و باطل ہے ـــــ پس آیت کے سیاق اور سباق پر نظر کرنے سے حذف شدہ مفعولین کا صاف پتہ چل جاتا ہے، کہ وہ الباطل حقًا ہے۔ لہذا ذکر سے استغناء ہو گیا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ مصنفؒ نے اس موقعہ پر لفظ اقتصار اختیار فرمایا ہے۔ یوں نہیں فرمایا لَا يَجُوْزُ حَذْفُ أَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حذف مفعول بلا دلیل جائز نہیں (حذف با دلیل، تو دلیل کی موجودگی میں قابل اعتراض نہیں ہوتا۔ وہاں قرینہ، محذوف کی قائم مقامی کا کام انجام دیتا ہے۔ گویا وہ محذوف ہی نہیں) اقتصار کے معنی: بے دلیل حذف کر دینا ہیں۔ کیونکہ یہ قصر سے ماخوذ ہے، جس کے معنی: کوتاہی کرنا ہیں ـــ برخلاف حذف کے، کہ وہ حذف (اسقاط) دلیل، اور قرینہ پر اعتماد کے باعث ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

قولہ لانہما کاسم واحد الخ یہاں سے اقتصار علی احد المفعولین کے عدم جواز

کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ یعنی ایسا کرنا اس لئے جائز نہیں کہ اس باب کے دونوں مفعو
مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقۃً مفعول بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مضم
ہے، نہ کہ یہ اسم جدا جدا۔ اور مضمون کا مطلب یہ ہے کہ مفعول ثانی کا مصدر، جو مفعول
اول کی طرف مضاف ہے۔ در اصل مفعول بہ ہے، چنانچہ عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا ؛ کے
معنی عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ ہیں۔ اندریں حالت ایک کا حذف کرنا ایسا ہوگا جیسا کہ کلمہ وا
کے بعض اجزار کا حذف، اور وہ بجز مخصوص حالات کے جائز نہیں۔

خلاصۂ بحث :- خلاصہ یہ ہوا کہ باب افعال کے ہر دو مفعول اگرچہ صورۃً دو اور ایک دو
سے الگ الگ ہیں۔ مگر نظر بر حقیقت یہ دو مفعول نہیں ہیں۔ بلکہ مفعول
ان دونوں کا ملا جلا مضمون ہے جس کے بعد یہ دو، دو نہیں رہتے۔ بلکہ باہمی ارتباط اور جزئیت
کی بنا پر کہ یہ لازمۂ اضافت ہے۔ دونوں کلمہ واحد کی حیثیت میں آجاتے ہیں اور جب
حقیقۃ الامر یہ ہے، تو اَحَدُ ہما کا حذف بالکل ایسا ہوگا جیسا ایک کلمہ کے بعض اجزار کا حذف
جو بجز خاص وجوہ کے مثلاً ترخیم، یا تخفیف وغیرہ کے قطعاً نا درست ہے۔

باقی یہ بات کہ مضمون ماننے سے دونوں کلمۂ واحدہ کس طرح ہو گئے، سو اس کو یوں
سمجھیں کہ جس طرح مضمون جملہ میں خبر کا مصدر نکال کر اس کو مبتدا کی طرف مضاف کر دیتے
ہیں۔ مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ ؛ کا مضمون قِیَامُ زَیْدٍ ہوا۔ اسی طرح یہ دونوں اسم جو اصل میں
مبتدا خبر تھے۔ اور فعل قلوب کی ماتحتی کے باعث مفعول بن گئے ہیں۔ ان کا مضمون اس
طرح لیا جائے گا کہ مفعول ثانی کا مصدر نکال کر، اس کو مفعول اول کی طرف مضاف کر دیں گے
اضافت کی بندش سے ان میں باہم جزئیت کا رابطہ پیدا ہو جائے گا کیونکہ مضاف، مضاف الیہ
کی خبر ہوتا ہے۔ اور اب عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا ؛ میں زید، اور فاضل جو ایک دوسرے سے
منفصل نظر آرہے تھے۔ فَضْلُ زَیْدٍ ؛ میں باہم مرتبط ہو گئے اور یہ ملا جلا کلمہ علمت کا
مفعول قرار پایا۔ یعنی میرا علم، فضل زید سے متعلق ہوا۔ اور میں نے جو چیز جانی، وہ زید کا
فضل و کمال ہے۔

غایۃ التحقیق شرح کافیہ میں ایک اور وجہ بھی اقتصار علی احد المفعولین کے عدم جواز
کی مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں مقصود بالذکر ثانی اسم ہوتا ہے
اور پہلا اسم دوسرے اسم کے لئے تمہید کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا ؛

Marfat.com

معنی ہے، کہ وہ عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ ہیں، صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اب اَحَدُہُما کا حذف، اگر اول کا حذف ہو تو مقصود بلا تمہید رہ جائے گا۔ اور جب اصل مقصد تک پہونچنے کا راستہ اور وسیلہ ہی نہ رہا تو وصول الی المقصد کی سبیل کیا ہوگی؟ اور ثانی کا حذف ہو تو حذفِ مقصود لازم آئے گا، اور تمہید بے کار جائے گی۔ واللہ اعلم۔

قولہ وھو مصدر المفعول الثانی، میں ضمیر کا مرجع لفظِ مضمون ہے۔ مفعول ثانی کے مصدر میں تعمیم ہے۔ خواہ مصدر اصلی ہو یا جعلی: جو کلمہ کے آخر میں یا اور تا کے اضافہ سے بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے زیدیّت۔

پس اب یہ شبہ نہ ہوگا کہ جس صورت میں مفعول ثانی جامد ہو جیسے عَلِمْتُہٗ زَیْدًا (پہلا مفعول ضمیر منصوب متصل ہے۔ اور دوسرا زیدًا جامد ہے)۔ یہاں نہ مفعول ثانی کا مصدر ہے اور نہ مفعولِ اول کا۔ پس اضافت سے مضمون کیسے بنایا جا سکے گا؟

وجہ یہ ہے کہ: عَلِمْتُہٗ زَیْدًا: کے معنی عَلِمْتُ زَیْدِیَّتَہٗ کے ہیں (میں نے اس کی زیدیت کو جانا) یعنی مجھے اس کے زید ہونے کا یقین ہوگیا۔ واللہ اعلم۔

ترکیب: فی ھذہ الافعال، لا یجوز الاقتصار علی احد المفعولین: فی ھذہ الافعال، جار مجرور متعلق مقدم لا یجوز سے۔ لا یجوز فعل۔ الاقتصار مصدر۔ علی، جار۔ احد المفعولین، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق الاقتصار سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر فاعل ــــ لانھما کاسم واحد: لام، جار برائے تعلیل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ ھما، اسم۔ کاف، جار۔ اسم واحد، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق اول ثابت کا ــــ لان مضمونھما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ لام، جارہ تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ مضمون، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ معًا، مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف۔ ھما، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ مفعول، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر نائب فاعل۔ بہ، جار مجرور متعلق مفعولؐ سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر موصوف۔ فی الحقیقۃ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ اَنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی ثابت مقدر کا۔ ثابت، اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر اَنَّ کی۔ اَنَّ اسم و خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق لا یجوز سے۔ فعل فاعل دونوں
متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا — هو مصدر المفعول الثانی المضاف
الی المفعول الاول ؛ هو، ضمیر راجع مضمون کی طرف مبتدا۔ مصدر، مضاف
المفعول الثانی، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ المض
اسم مفعول۔ الی المفعول الخ، جار مجرور متعلق المضاف سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل
اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
اذ معنی علمت زیداً فاضلاً، علمت فضل زیدٍ ؛ اذ، تعلیلیہ معنی، مضاف
لفظ علمت الخ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ لفظ علمت الخ خبر
مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔ فلو حذف احدهما، کان کحذف
بعض اجزاء الکلمة الواحدة ؛ فا۔ تفصیلیہ۔ لو، حرف شرط۔ حذف، فعل ماضی مجہول
احدهما، مرکب اضافی نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط
کان، فعل ناقص۔ هو، ضمیر مستتر راجع حذف کی طرف اسم۔ کاف۔ جار۔ حذف، مضاف
بعض، مضاف الیہ مضاف۔ اجزاء، مضاف الیہ مضاف۔ الکلمة الواحدة، مرکب توصیفی
مضاف الیہ۔ مرکبات اضافیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَإِذَا تَوَسَّطَتْ هٰذِهِ الْأَفْعَالُ بَيْنَ مَفْعُوْلَيْهَا، أَوْ تَأَخَّرَتْ عَنْهُمَا جَازَ إِبْطَالُ عَمَلِهَا. مِثْلُ زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ ؛ وَزَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا ؛ وَزَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ ؛ وَزَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ ؛ فَإِعْمَالُهَا وَإِبْطَالُهَا حِيْنَئِذٍ مُتَسَاوِيَانِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ إِعْمَالَهَا أَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّوَسُّطِ. وَإِبْطَالَهَا أَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ ؛

ترجمہ :۔ اور جب یہ افعال اپنے مفعولین کے وسط میں واقع ہوں، یا ان دونوں سے
موخر پڑ جائیں۔ تو ان افعال کے عمل کا ابطال جائز ہوگا۔ (اور اعمال بھی جائز رہے گا۔) جیسے
زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ ؛ اور زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا (توسط کی صورت میں) زَيْدٌ قَائِمٌ
ظَنَنْتُ ؛ اور زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ (تاخر کی مثالیں) ایسی صورت میں عمل کا اجرا

Marfat.com

اور عمل کا ابطال دونوں برابر رہیں گے۔ ــــ بعض نحاۃ نے کہا کہ: توسط فعل کی صورت میں اعمال اولیٰ ہے، اور تأخر فعل کی صورت میں ابطال انسب ہے۔

تشریح: یعنی عمل کا ابطال، اور عمل کا ابقار اور اجرار دونوں برابر درجہ میں ہوں گے۔ زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ: دونوں کے رفع کے ساتھ ابطال عمل کی مثال ہے۔ اور زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا: دونوں کے نصب کے ساتھ ابقار عمل کی مثال ہے۔ یہ تو توسط کی صورت ہوئی۔ اور زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ، اور زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ: تاخر کی مثالیں ہوئیں۔

دلیل: ابطال اور اعمال دونوں کا جواز اس بنا پر ہے کہ افعال قلوب، بہر حال افعال ہیں۔ اور فعل عامل قوی ہے، جو اپنے مقدم و مؤخر اسم میں عمل کرتا ہے ــــ یہ وجہ تو جوازِ اعمال کی ہوئی۔ ــــ اور ابطالِ اعمال کی وجہ یہ ہے کہ توسط فعل، یا تاخر کی صورت میں مذکورہ اسمار پر فعل کا دباؤ کمزور پڑ گیا۔ اور دونوں کو بلحاظ اصل فعل کی حاجت نہ تھی کہ یہ دونوں مل کر کلام تام ہیں۔ اور افادۂ مقصود میں مستقل۔

تاخر میں تو یہ امر بالکل ہی ظاہر ہے کہ دونوں اسم یکجا مسند اخبر ہو کر کلام تام بنے ہوئے ہیں۔ اور توسط میں فعل کے بین الاسمین پڑ جانے سے اسم سابق تو بدستور آزاد ہی ہے۔ اس پر تو فعل کا اثر نہیں۔ تو ثانی میں تاثیر ملنے کا کوئی نتیجہ نہیں۔ کیونکہ افعالِ قلوب کو دو مفعول کی طلب ہوتی ہے۔ اور یہاں صرف ایک مفعول ہوگا۔ اندریں حالت ان افعال کی حیثیت محض ظرف کی حیثیت ہوگی۔ مثلاً زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ: کے معنی زَيْدٌ قَائِمٌ فِيْ ظَنِّيْ کے ہوں گے۔

قوله وقال بعضهم... آه... بعض نے اس طرح محاکمہ کیا کہ توسط فعل کی صورت میں اعمال اولیٰ ہے اور تأخر فعل کی صورت میں ابطال انسب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تاخر میں فعل کا ضعف کھلا ہوا ہے۔ اور توسط میں اگرچہ ایک اسم سے تاخر ہے، مگر اول تو فعل عامل قوی ہے۔ علاوہ بریں دوسرا اسم بباعث تأخر اسکے زیر اثر آ ہی چکا ہے۔ لہٰذا کچھ فعل کی اپنی قوت زائدہ، اور کچھ بعد والے اسم کے زیر اثر آنے سے اس کی قوت میں اضافہ ہوا۔ یہ دونوں طاقتیں مل کر اسم سابق کے دباؤ میں لانے کے لئے کافی ہوگئیں تو اعمال مناسب ہوا۔

ترکیب: اذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها: اذا، ظرف زمان متضمن معنیٰ شرط۔ توسطت، فعل۔ هذه الافعال، فاعل۔ بين، مضاف۔ مفعوليها،

Marfat.com

مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ۔۔ او تاخرت عنهما: فعل ضمیر فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط۔ ۔۔ جاز ابطال عملها: جاز، فعل۔ ابطال، مصدر مضاف۔ عملها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ۔۔ زید ظننت قائم: زید، مبتدا۔ قائم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔۔ ظننت، جملہ فعلیہ معترضہ ۔۔ زیدًا ظننت قائمًا: زیدًا، مفعول اول۔ قائمًا، مفعول ثانی۔ ظننت، فعل قلب با فاعل۔ فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ۔۔ فاعمالها، وابطالها، حینئذ متساویان: فا، فصیحہ۔ اعمالها، مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ ابطالها، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا۔ حینئذ، مفعول فیہ مقدم۔ متساویان اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ۔۔

قال بعضهم: ان اعمالها اولی علی تقدیر التوسط: قال، فعل۔ بعضهم، فاعل ان، حرف مشبہ بالفعل۔ اعمالها، اسم۔ اولی، اسم تفضیل۔ هو ضمیر مستتر راجع اعمال کی طرف فاعل۔ علی، جار۔ تقدیر التوسط، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اولی سے۔ اسم تفضیل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ ۔۔ و ابطالها، اولی علی تقدیر التاخر: واو، عاطفہ۔ ابطالها معطوف اسم إن پر۔ اولی الخ، معطوف خبر ان پر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ قول کا۔ فعل فاعل اور مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَاِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِيْ أَوَّلِ عَلِمْتُ، وَ رَأَيْتُ صَارَا مُتَعَدِّيَيْنِ إِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ. نَحْوُ أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا: وَ أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا: فَزِيْدَ فِيْهِمَا بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُوْلٌ آخَرُ. لِأَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيْرِ. فَمَعْنَى الْمِثَالِ الْأَوَّلِ: حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا. وَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِيْ: حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ خَالِدًا عَالِمًا۔ وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ، دُوْنَ اَخَوَاتِهِمَا وَ هٰذَا مَسْمُوْعٌ

مِنَ الْعَرَبِ، خِلَافًا لِلْأَخْفَشِ. فَإِنَّهُ أَجَازَ زِيَادَةَ الْهَمْزَةِ فِي جَمِيعِ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ قِيَاسًا عَلٰى أَعْلَمْتُ وَأَرَيْتُ. نَحْوُ أَظْنَنْتُ، وَ أَحْسَبْتُ، وَأَخَلْتُ، وَأَوْجَدْتُ، وَ أَزْعَمْتُ، زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا:

ترجمہ:- اور جس وقت عَلِمْتُ، اور رَأَيْتُ کے اول میں ہمزہ بڑھائی جاوے، تو اس صورت میں یہ دونوں فعل متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے۔ جیسے اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (میں نے خبر دی زید کو عمرو کے فاضل ہونے کی) اور أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا: (میں نے بتایا عمرو کو خالد کا عالم ہونا) ان دونوں (فعلوں) میں ہمزہ کے بڑھانے کی وجہ سے ایک تیسرا مفعول بڑھایا گیا۔ اس لئے کہ یہ ہمزہ (باب افعال کا) تصییر کیلئے ہے۔ چنانچہ مثال اول کے معنیٰ ہیں۔ میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔ اور دوسری مثال کے معنیٰ ہیں۔ میں نے عمرو کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ خالد عالم ہے۔ —— اور یہ ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے اَخَوَات (دیگر افعال قلوب) میں یہ زیادتی جائز نہیں۔ اور یہ ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہوا ہے۔ اس میں اخفش کا خلاف ہے۔ وہ باقی تمام افعال میں بھی اَعْلَمْتُ، اور اَرَيْتُ کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے۔ جیسے أَظْنَنْتُ، أَحْسَبْتُ، أَخَلْتُ، أَوْجَدْتُ، اور أَزْعَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا:

مفعول ثالث کی ضرورت کی وجہ:

ہمزہ کے بڑھنے سے تیسرے مفعول کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی؟ اس کی وجہ بتادی کہ یہ ہمزہ افعال کا ہے۔ اور اس کے داخل ہونے سے تعدیہ میں اضافہ ہو کر تصییر کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ فاعل فعل کو صاحبِ ماخذ بنا دیتا ہے۔ تو مثال مذکور میں جو کہ دراصل عَلِمَ زَيْدٌ اَنَّ عَمْرًا فَاضِلٌ تھی اور زید فاعل تھا۔ اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا: کہنے کے بعد شان تصییر کا اس طرح پر ظہور ہوا کہ زید، جو کہ اصل میں فاعل ہے۔ اور اب مفعول کی جگہ پر قائم ہے۔ اس کو اس امر کے علم کا حامل بنادیا کہ وہ عمرو کے فاضل ہونے کو جانے۔ یہاں ماخذ علم ہے جو اَعْلَمْتُ میں موجود ہے اور اس علم کا تعلق عمرو کے فاضل ہونے سے ہو رہا ہے۔ اور زید کے لئے اعلام ہے۔ پس زید اس مخصوص علم کا

صاحب ہوا۔ اور متکلم نے زید کو اس کا عالم بنایا۔ اب مثال کے معنی جو شارح نے بیان فرمائے ہیں بخوبی سمجھ میں آجائیں گے۔ یعنی متکلم یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔ اسی طرح ثانی مثال کو سمجھ لیا جائے۔ غرض زیادتِ ہمزہ سے قبل یہ دونوں فعل متعدی بدو مفعول تھے۔ ہمزہ نے اس کے تعدیہ میں اضافہ کرکے اس کو متعدی بسہ مفعول کر دیا۔

قوله و ذلك مخصوص الخ ذلك کا مشار الیہ زیادت ہمزہ ہے۔ یعنی افعال قلوب میں ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں یعنی علمت۔ اور رأیت کے ساتھ مخصوص ہے ان کے اخوات میں یعنی دیگر افعال قلوب میں یہ زیادتی جائز نہیں۔ اور ان میں بھی یہ زیادت عرب یعنی اہل زبان سے مسموع ہوئی ہے ورنہ یہاں بھی اسے منع کیا جاتا۔ اور چونکہ دیگر افعال قلوب میں اہل زبان سے نقل بالزیادة منقول نہیں ہوئی۔ لہذا ان کو اپنی اصل پر قائم رکھا گیا۔

فائدہ: اس میں اخفش نے اختلاف کیا ہے۔ وہ باقی افعال قلوب میں بھی اَعْلَمْتُ اور اَرَیْتُ کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے۔ چنانچہ اَظْنَنْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا۔ اور اسی طرح اَحْسَبْتُ، اور اَخَلْتُ۔ اَوْجَدْتُ۔ اَزْعَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا۔ لیکن علامہ رضی نے اخفش کا قول صحیح نہیں قرار دیا۔ اور اس کی مدلل تردید کی ہے۔ من اراد الاطلاع فلیراجعہ۔

ترکیب: اذا زیدت الهمزة فی اول علمت و رأیت: اذا۔ ظرف زمان متضمن معنی شرط۔ زیدت، فعل ماضی مجہول۔ الهمزة۔ نائب فاعل۔ فی، جار اول۔ مضاف۔ علمت و رأیت۔ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق زیدت سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ صارا متعدیین الی ثلثة مفاعیل: صارا، فعل ناقص۔ هما، ضمیر مستتر اسم۔ متعدیین، اسم فاعل۔ الی، جار۔ ثلثة مفاعیل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق متعدیین سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اعلمت زیدًا عمرًا فاضلًا: اعلمت، فعل با فاعل۔ زیدًا، مفعول اول۔ عمرًا، مفعول ثانی۔ فاضلًا، مفعول ثالث۔ فعل فاعل تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فزید فیهما بسبب الهمزة مفعول آخر لان الهمزه للتصییر: فا، تفصیلیہ۔

Marfat.com

زید، فعل ماضی مجہول۔ فیھما، متعلق زید سے۔ بسبب الھمزۃ، متعلق ثانی۔ مفعول آخر، مرکب توصیفی نائب فاعل۔ لام، جار۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ الھمزۃ، اسم۔ للتصییر، ظرف مستقر ہو کر خبر۔ ان اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثالث زیدٌ کا۔ فعل نائب فاعل تینوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ـــــ فمعنی المثال الاوّل، حملت زیدًا علی اَن یعلم عمرًا فاضلًا ؛ فا، نتیجیہ۔ معنی، مضاف۔ المثال الاول، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ حملت، فعل بافاعل۔ زیدًا مفعول بہ۔ علی، جار۔ ان، ناصبہ مصدریہ۔ یعلم، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ عمرًا، مفعول اول۔ فاضلًا، مفعول ثانی۔ فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق حملت سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ـــــ ذلك مخصوص بھذین الفعلین دون اخواتھما۔ و ھذا مسموع من العرب خلافا للاخفش ؛ ذلك، اسم اشارہ (دخولِ ھمزہ، مشار الیہ محذوف) مبتدا۔ مخصوص، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار۔ ھذین الفعلین، مجرور۔ جار مجرور متعلق مخصوص سے۔ دون، ظرف مضاف۔ اخواتھما، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ـــــ واو، عاطفہ۔ ھذا، مبتدا۔ مسموع الخ، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ خلافًا، مفعول مطلق فعل محذوف خالفَ کا۔ للاخفش، جار مجرور متعلق خالف سے۔ خالف، فاعل، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ـــــ فانہ اجاز زیادۃ الھمزۃ فی جمیع ھذہ الافعالِ قیاسًا علی اعلمت و اریت ؛ فا، تعلیلیہ۔ ـــــ یہ جملہ خلافا للاخفش کی علت ہے ـــــ انہ، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ اجاز، فعل ماضی معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ زیادۃ الھمزۃ، مرکب اضافی مفعول بہ۔ فی، جار۔ جمیع، مضاف۔ ھذہ الافعال، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اجاز سے۔ قیاسًا، مصدر۔ علی، جار۔ لفظا علمت، معطوف علیہ مع معطوف مجرور۔ جار مجرور متعلق قیاسًا سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل فاعل مفعول بہ، مفعول لہٗ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

Marfat.com

وَأَنْبَأَ، وَنَبَّأَ، وَ أَخْبَرَ، وَخَبَّرَ أَيْضًا تَتَعَدّٰى إِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيلَ:

ترجمہ: أَنْبَأَ، نَبَّأَ، أَخْبَرَ اور خَبَّرَ۔ یہ چاروں افعال بھی متعدی بسہ مفعول ہوتے ہیں۔

تشریح: یعنی یہ چاروں اگرچہ اصل وضع میں تین مفعول کو نہیں چاہتے۔ مگر چونکہ ہر ایک میں اعلام کے معنیٰ نکلتے ہیں۔ چنانچہ اَنْبَأَ کے معنی خبر دینا، اسی طرح نَبَّأَ (باب تفعیل کا مصدر تَنْبِئَة) کے معنی: جتانا، خبر دینا ہیں۔ جو کہ اعلام کا مفہوم ہے۔ بہذا بعض استعمالات میں یہ اَعْلَمَ، متعدی بسہ مفعول کے ملحقات میں شمار ہوکر، متعدی بسہ مفعول ہوں گے۔ ـــ اَحْدَثَ، اسی باعث متعدی بسہ مفعول نہ ہوا کہ اس میں معنیٰ اعلام کی تضمین ثابت نہیں ہوئی۔

ترکیب: انبأ، و نبأ، و أخبر، وخبّر ایضًا تتعدی الی ثلثة مفاعیل:۔ لفظ انبأ، معطوف علیہ مع معطوفات ثلٰثہ مبتدا۔ تتعدی، فعل مضارع معروف ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ الی، جار۔ ثلثة مفاعیل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق تتعدی سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِعْلَمْ! أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْأَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ لٰكِنْ يَجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلَيْنِ الْأَخِيْرَيْنِ مَعًا. وَلَا يَجُوْزُ حَذْفُ أَحَدِهِمَا بِدُوْنِ الْاٰخَرِ. كَمَا مَرَّ

ترجمہ: جانیئے! کہ مفاعیل ثلثہ میں سے مفعولِ اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں، البتہ مفعولین آخرین کا حذف معًا جائز ہے اور دونوں میں سے ایک کا حذف بغیر دوسرے کے جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تشریح: یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مفاعیل ثلثہ میں سے مفعول اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں۔ یہی جمہور کا مختار ہے۔ اگرچہ مبرد اور ابن کیسان اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ علامہ ابن حاجب نے کافیہ میں اسی قول کو اختیار فرمایا ہے ـــ اصل یہ ہے کہ باب اَعْلَمْتُ اور اَرَيْتُ میں مفعولِ اول ہی وہ مفعول ہے جو ہمزہ کے باعث زیادہ ہوا ہے۔ اور بلحاظ معنیٰ تصییر تینوں مفعولوں میں اس کی حیثیت ذات کی ہے۔ اور مابعد کے دونوں

Marfat.com

مفعول صفت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور صفت ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ لہٰذا مفعولِ اول کا حذف کسی حال درست نہ ہونا چاہیے کہ قیامِ وصف بدونِ ذات، از جملہ محالات ہے۔ رہا ذات اور وصف کا معاملہ، تو اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ ہمزہ کے باعث تصییر کے معنی پیدا ہونے کے بعد، ایک وہ شئی ہونی چاہیے جسے صاحب ماخذ بنانا ہے۔ اور جسے ماخذ لینے پر اٹھانا منظور ہے۔ جیسے ایک وہ شئی بھی لابدی ہے جو اٹھوائی جاتے اور دوسرے پر لادی جاتے — سو یہ بات ظاہر ہے کہ اٹھانے والا مفعول اول کے سوا اور کون ہو سکتا ہے کسی کو متکلم ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے کہ وہ اس علم کو اٹھائے — غرض مفعول اول کا حذف تو ناجائز ہوا۔ البتہ مفعولین آخرین کا حذف جائز ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ دونوں حذف ہوں۔ ورنہ ان دونوں میں سے صرف کسی ایک کا حذف جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ سابق میں بیان ہو چکا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ عوامل سماعی کے بیان سے فراغت ہو گئی۔ اب قیاسی کا نمبر ہے فضل خداوندی سے امید ہے کہ وہ بھی اتمام کو پہنچیں گے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِيْزٍ۔

ترکیب: اعلم؛ انہ لا یجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثۃ: اعلم، فعل امر۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ انّہ، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ لایجوز، فعل۔ حذف، مصدر مضاف۔ المفعول الاول، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ من، جار۔ المفاعیل الثلثۃ، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق لا یجوز سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ — لکن یجوز حذف المفعولین الاخیرین معًا: لکن، مخففہ از مثقلہ حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک یجوز، فعل۔ حذف، مضاف۔ المفعولین الاخیرین، مرکب توصیفی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ معًا، مفعول فیہ۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ ہو کر معطوف علیہ —

ولا یجوز حذف احد هما بدون الآخر کما مرّ: واو، عاطفہ۔ لا یجوز، فعل حذف احد هما، مرکب اضافی فاعل۔ با، جار۔ دون الآخر، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول لا یجوز سے۔ کاف، جارہ۔ ما، موصولہ۔ مرّ، فعل ماضی معروف۔ ھو، ضمیر مستتر راجع ما کی طرف فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ فعل فاعل دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

Marfat.com

معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر اَنَّ کی خبر۔ اَنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔

أَمَّا الْقِيَاسِيَّةُ . فَسَبْعَةُ عَوَامِلَ

اَلْأَوَّلُ مِنْهَا الْفِعْلُ مُطْلَقًا، سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا أَوْ مُتَعَدِّيًا، مَاضِيًا كَانَ أَوْ مُضَارِعًا، أَمْرًا كَانَ أَوْ نَهْيًا كُلُّ فِعْلٍ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ. نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ؛ وَضَرَبَ زَيْدٌ؛ وَ أَمَّا إِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا، فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهِ أَيْضًا. مِثْلُ: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا؛

ترجمہ:۔ بہرحال عوامل قیاسی تو وہ سات ہیں۔ ان عوامل میں پہلا عامل فعل ہے مطلقاً۔۔ خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع۔ امر ہو یا نہی۔ ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ؛۔ (یہ فعل لازم کی مثال ہے)۔ اور ضَرَبَ زَيْدٌ؛۔ (یہ فعل متعدی کی مثال ہے)۔۔ اور اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا؛

عامل قیاسی کی تعریف:۔ قیاسی کا مطلب یہ ہے کہ ان میں قانون اور قیاس کا دخل ہے۔ اس کے لئے کلیات ہیں جن کے ماتحت ہر ہر باب کے ہزارہا جزئیات کا حکم مذکور ہے۔ جیسے كُلُّ فِعْلٍ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ ایک کلیہ ہے جس کے ماتحت تمام انواع فعل، جو بے شمار مواد میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔ اور ان سب کا حکم اسی ایک قانون کلی سے نکل رہا ہے۔۔

تشریح:۔ فعل قیاسی عامل ہے، خواہ وہ فعل لازم ہو جو فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ یا متعدی ہو، جیسے فاعل کے بعد مفعول کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر ہر تقدیر وہ فعل ماضی ہو جس کا گذشتہ زمانہ سے تعلق ہوتا ہے یا مستقبل ہو، جس کا تعلق آیندہ زمانہ سے ہوتا ہے۔ جیسے امر و نہی وغیرہ۔ یا مضارع ہو، جو فعل میں حال و استقبال دونوں زمانوں کا پتہ دیتا ہے۔۔ پھر اس میں طلب کے معنی نکلتے ہوں، یا خبر کے معنی دیتا ہو۔ طلب میں فعل کی طلب ہو یا ترک فعل کی طلب ہو، وہ فعل ثلاثی ہو۔ یا رباعی ہو۔ مجرد ہو، یا مزید فیہ۔ متصرف ہو، یا غیر متصرف

بہر حال فعل قیاسی عامل ہے۔ اب اس کا عمل بتاتا ہے کہ ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ خواہ وہ رفع لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے قَامَ زَیْدٌ: میں زید مرفوع ہے اس لئے کہ قَامَ کا فاعل ہے۔ یہ رفع قَامَ کا عطا کردہ اور اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ فعل لازم کی مثال ہوئی۔ ضَرَبَ زَیْدٌ: یہ فعل متعدی کی مثال ہے۔ دونوں جگہ اسم کا رفع لفظی ہے۔ — یا خواہ رفع تقدیری ہو۔ جیسے قَامَ مُوسٰی: ضَرَبَ عِیْسٰی: یہاں رفع تقدیری ہے۔ یعنی ان اسمار کے آخر میں الف مقصورہ نہ ہوتا تو یہ لفظاً مرفوع ہوتے۔ مگر الف مقصورہ اعراب لفظی کے لئے مانع ہو رہا ہے۔ اس لئے ایسے اسمار کا اعراب تقدیری مانا گیا ہے۔ — یا خواہ وہ رفع محلی ہو۔ یعنی اگرچہ اسم میں لفظی اعراب کی قابلیت موجود ہے۔ اور اس پر ایک دوسرے عامل کی تاثیر سے اعراب بھی موجود ہے، مگر وہ اعراب رفع کا اعراب نہیں ہے۔ بلکہ مثلاً: عامل جار کی بنا پر جر کی حرکت ہے۔ جیسے کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا: میں لفظ اللہ مجرور ہے۔ مگر چونکہ یہ مجرور معنیً فاعل ہے۔ اور فاعل کی جگہ واقع ہے، لہٰذا اس کو محلاً مرفوع کہیں گے۔ یا مثلاً: قَامَ ھٰذَا: میں ھٰذَا مبنی ہونے کی بنا پر لفظی اعراب کو نہیں لے سکتا۔ مگر محل فاعل میں واقع ہے اس لئے محلاً مرفوع کہلائے گا۔

بہر حال فعل کا عمل رفع اپنے فاعل میں ان تمام صور کو شامل ہے۔ — یہ فاعل کے رفع کا عمل تو لازم اور متعدی دونوں میں مشترک ہے۔

لیکن اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل سے گذر کر ایک دوسرے اسم کو بر بنائے مفعولیت نصب بھی دیتا ہے۔ — یہاں بھی لفظی، تقدیری، محلی، تمام صورتیں چلیں گی۔ مثال۔ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ نے زَیْدٌ کو رفع اور عَمْرًا کو نصب دیا۔

ترکیب: اما القیاسیۃ فسبعۃ عوامل: القیاسیۃ، مبتدا متضمن معنی شرط۔ فسبعۃ عوامل، مرکب اضافی خبر متضمن معنی جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔ — الاول منھا الفعل مطلقاً: الاول۔ ذو الحال۔ منھا۔ ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر مبتدا۔ الفعل مطلقا۔ ذو الحال حال مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — سواء کان لازما او متعدیا: سواء، خبر مقدم۔ کان، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر راجع الفعل کی طرف اسم۔ لازمًا او متعدیا، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر

Marfat.com

مبتدا مؤخر ــــ ماضیا کان او مضارعا: ماضیا، معطوف علیہ۔ او، عاطفہ۔ مضارعا، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبر مقدم۔ کان، فعل ناقص، ھو، ضمیر مستتر اسم۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا مؤخر، سواء، خبر مقدم محذوف۔ امرا کان او نہیا: حسب سابق۔ ــــ کل فعل یرفع الفاعل: کل فعل مرکب اضافی مبتدا۔ یرفع، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ــــ اما اذا کان متعدیا فینصب المفعول بہ ایضا: اما، حرف تفصیل۔ اذا، شرطیہ زمانیہ۔ کان، فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر متعدیا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔ فا، جزائیہ۔ ینصب، فعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ المفعول، اسم مفعول بہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزائیہ۔ ایضا، جملہ فعلیہ معترضہ۔

وَلَا یَجُوْزُ تَقْدِیْمُ الْفَاعِلِ عَلَی الْفِعْلِ، بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ فَإِنَّ تَقْدِیْمَہٗ عَلَیْہِ جَائِزٌ

ترجمہ: فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں، برخلاف مفعول کے۔ کہ اسکی تقدیم فعل پر جائز ہے

تحقیق: بلکہ بعض صورتوں میں یہ تقدیم ضروری ہے۔ مثلاً مفعول کوئی ایسی شئی ہو، جس کی صدارت لازم ہو۔ جیسے مَنْ: استفہامیہ، یا مَنْ: شرطیہ۔ وہاں لامحالہ اسے صدر کلام میں جگہ دی جائے گی۔ اور فعل سے مقدم لایا جائے گا۔ مثلاً: مَنْ ضَرَبْتَ کس کو مارا تم نے؟ یا مَنْ تُکْرِمْہُ یُکْرِمْکَ: جس کا تم اکرام کرو گے وہ تمہارا اکرام کرے گا۔ یا مثلاً: وہ مفعول اَمَّا، اور فا کے مابین واقع ہو، تو اس کی تقدیم فعل پر لازم ہوگی۔ جیسے۔ اَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ: (یتیم پر غصہ مت کرو۔ سائل کو مت جھڑکو) اس آیت میں یتیم، اور سائل مفعول ہیں۔

فائدہ: فاعل کی تقدیم علی الفعل کی صورت میں وہ فاعل نہ رہے گا۔ بلکہ مبتدا بن کر جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ بنا دے گا۔ مثلاً: قَامَ زَیْدٌ: کی جگہ زَیْدٌ قَامَ، کہیں تو زید، مبتدا۔ اور قَامَ میں ضمیر مستتر راجع بسوئے زید اس کا فاعل ہوگا۔ اور یہ فعل فاعل مل کر، جملہ فعلیہ ہو کر، مبتدا کی خبر بن جائے گا۔ اور مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوں گے۔

Marfat.com

ترکیب:۔ لا یجوز تقدیم الفاعل علی الفعل بخلاف المفعول:
لا یجوز، فعل مضارع منفی۔ تقدیم الفاعل، مرکب اضافی ذوالحال۔ بخلاف المفعول، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ علی الفعل، متعلق لا یجوز سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فان تقدیمہ علیہ جائز: فا، تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ تقدیم، مصدر مضاف۔ ۂ، مضاف الیہ۔ علیہ، متعلق تقدیم سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم۔ جائزٌ، خبر۔ اِنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

وَلَا يَجُوزُ حَذْفُ الْفَاعِلِ، بِخِلَافِ الْمَفْعُولِ فَإِنَّ حَذْفَهُ جَائِزٌ نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ

ترجمہ:۔ اور فاعل کا حذف ناجائز ہے۔ برخلاف مفعول کے کہ اس کا حذف جائز ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔

تشریح:۔ عند الجمہور فاعل کا حذف جائز نہیں لیکن مفعول کا حذف جائز ہے۔ کلام میں مفعول فضلہ ہے، اور فاعل عمدہ، یعنی اصل۔ فضلہ: زوائدات کو کہتے ہیں۔ لہٰذا حذفِ مفعول کا اصل کلام پر کوئی اثر نہیں۔ کلام اس کے بغیر بھی تام ہے۔ لیکن فاعل حذف کر دیں تو کلام ہی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ کلام کی ترکیب تو مسند اور مسند الیہ سے بنتی ہے۔ سو فعل مسند ہے، اور فاعل مسند الیہ۔ مسند الیہ کے بغیر مسند کالعدم ہے۔ دیکھئے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا: سے عمرو کو نکال دیجئے، پھر بھی ضَرَبَ زَيْدٌ: جملہ صحیح ہے اور کلام مفید ہے۔ اور ضَرَبَ عَمْرًا: میں کلام تشنہ ہے۔ ضارب کی طلب ہے۔ اور اس کے بغیر کلام غیر مفید ہے۔ فافہم۔

وَالثَّانِي الْمَصْدَرُ

وَهُوَ اسْمُ حَدَثٍ اشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ. وَإِنَّمَا سُمِّيَ مَصْدَرًا لِصُدُورِ الْفِعْلِ عَنْهُ، فَيَكُونُ مَحَلًّا لَهُ:

ترجمہ:۔ دوسرا عامل قیاسی مصدر ہے۔ مصدر نام ہے حَدَث کا جس سے فعل مشتق ہو۔

Marfat.com

اس کا نام مصدر رکھا گیا، چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے تو اس اعتبار سے یہ محل صدورِ فعل ہوا۔

تحقیق حدث : معنیٰ قائم بالغیر کو کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ : میں ضَرْب : معنیٰ حدثی ہیں، جو زید کے ساتھ قائم ہیں قَامَ عَمْرٌو : میں قیام : معنی حدثی ہیں جو عمرو کے ساتھ قائم ہیں۔۔ ذَھَبَ بَکْرٌ : میں ذھاب : معنی حدثی ہیں جو بکر کے ساتھ قائم ہیں ـــ پس حدث، ایک حالت اور صفت کا نام ہے، جو صاحب حال، یا موصوف کے ساتھ قائم ہوتی ہے ۔ اور جس موصوف کی صفت، یا جس صاحب حال کا حال ہو، اس کے بغیر اس کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ جانا، آنا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، کھانا، پینا۔ یہ سب احداث ہیں۔ یعنی : معنیٰ حدثی ہیں، جو اپنے محال کے ساتھ قائم ہیں ــــ جانا، جانیوالے کے ساتھ قائم ہیں۔ چلنا، چلنے والے کے ساتھ۔ الیٰ غیر ذالک ۔ ــــ اسی معنیٰ حدثی سے فعل کا اشتقاق ہوتا ہے۔ مارنے سے مارا، مارتا ہے، مارے گا، مار تو، مت مارتو، مارنیوالا، مارا گیا وغیرہ کا اشتقاق ہے۔

قولہ وانما سمی مصدرًا : یعنی اس کا نام مصدر اس لئے رکھا گیا کہ : مصدر، بروزنِ مَفْعَلُ ظرف ہے۔ یعنی محل صدور۔ چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے۔ یعنی اس سے فعل نکلتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ محل صدور ہوا۔ لہٰذا اس کا مصدر کہنا ٹھیک ہوا۔ ـــ یعنی چونکہ فعل اور جملہ مشتقات بالواسطہ، یا براہ راست مصدر ہی سے نکلے ہیں۔ اور کسی شَیٔ سے وہی چیزیں نکالی جا سکتی ہیں جو اس میں کسی نہ کسی شکل کے ساتھ موجود ہوں، تو ماننا پڑیگا کہ مصدر، ان تمام چیزوں کا خزانہ ہے۔ اور یہ تمام مشتقات اس میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ ان تمام اشیاء کا محل صدور ہے۔ اور جب محل صدور ہے تو پھر اس کا نام مصدر ہی موزوں اور مناسب ہوا۔۔

ترکیب : وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل : واو، عاطفہ۔ ھو، مبتدا۔ اسم مضاف۔ حدث، موصوف۔ اشتق، فعل ماضی مجہول۔ منہ، جار مجرور متعلق اشتق سے۔ الفعل، نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ـــ وانما سمی مصدرًا لصدور الفعل عنہ : واو، مستانفہ

Marfat.com

نما، کلمہ حصر۔ سمی، فعل ماضی مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ مصدرًا، مفعول بہ۔ لام، جار۔ صدور، مصدر مضاف۔ الفعل، مضاف الیہ۔ عنہ، جار مجرور متعلق صدور سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سمی سے۔ فعل نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ — فیکون محلاً لہ :: فا، نتیجیہ۔ یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ محلاً، خبر۔ لہ، متعلق یکون سے۔ فعل ناقص اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ: إِنَّ الْمَصْدَرَ أَصْلٌ، وَ الْفِعْلَ فَرْعٌ. لِاسْتِقْلَالِهِ بِنَفْسِهٖ وَ عَدَمِ احْتِیَاجِهٖ إِلَى الْفِعْلِ. بِخِلَافِ الْفِعْلِ فَإِنَّهٗ غَیْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهٖ وَ مُحْتَاجٌ إِلَى الْاِسْمِ ؛

ترجمہ:۔ بصریین کا قول ہے کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے اور (افادۂ معنی میں)، فعل کا محتاج نہیں ہے برخلاف فعل کے، کہ وہ (افادۂ معنی میں) مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔

تحقیق: بصری۔ (بکسر با)۔ منسوب الی البصرہ۔ یعنی نحاۃ بصرہ کا یہ قول ہے۔ نحاۃ بصرہ میں خلیل بن احمد، سیبویہ، اخفش اور یونس وغیرہ ہیں۔ غرض بصریین کا یہ قول ہے کہ: مصدر اصل ہے۔ اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے۔ اور افادۂ معنی میں فعل کا محتاج نہیں — برخلاف فعل کے، کہ وہ افادۂ معنی میں خود مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ لائق اصالت وہ شئی ہو سکتی ہے کہ جو اپنے معنی خود ادا کرتی ہو۔ نہ وہ کہ جو اپنے معنی کو غیر کی مدد سے پورا کرے۔

اس موضوع پر تفصیلی بحث تو دوسری کتب میں مسطور ہے وہاں دیکھ لی جائے۔ مصنف نے بصریین اور کوفیین کی جانب سے ایک ایک دلیل پیش فرما کر بصریین کے حق میں اپنا فیصلہ دیا ہے — ہم بھی یہاں سرسری طور پر فریقین کے مذکورہ دلائل کی تشریح پر اکتفا کریں گے۔ یہاں نہ بسط کا موقع ہے، اور نہ اس کی حاجت۔۔

بصریین کی دلیل کا خلاصہ یہ ہوا کہ: بلحاظِ افادۂ معنی، مصدر کو تو فعل کی کوئی حاجت نہیں پڑتی۔ القتل کے معنی: کشتن بہرحال سمجھے جاتے ہیں۔ اس

کی تمامیت کے لیے نہ فعل ماضی کا ذکر لازم ہے۔ نہ مضارع پر توقف ہے۔ لیکن فعل کی یہ شان نہیں وہاں جب تک اس کے ساتھ اسم، یعنی فاعل کا ذکر نہ ہو، وہ کلام غیر مفید رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے مفہوم میں تو نسبت الی فاعلٍ مّا ماخوذ ہے۔ یعنی اس حدث کا کسی فاعل سے تعلق ہو۔ ضَرَبَ، میں تین چیزیں ہیں۔ (۱) ایک تو وہی معنیٰ مصدری، یعنی حدث قائم بالغیر۔ (۲) دوسری چیز اس حدث کا کسی فاعل کے ساتھ قیام۔ مثلاً زید، (۳) اور تیسری چیز زمانہ۔ پس فعل کو تو ذکر فاعل سے چارہ نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ فاعل اسم ہے، تو فعل اسم کا محتاج ہوا ـــــ اور مصدر، جو کہ اسم ہے، افادیت میں فعل سے مستغنی ٹھہرا۔ اب تم ہی فیصلہ کرو کہ: محتاج کو اصل قرار دیں، یا محتاج الیہ کو؟۔ یہ تو بصرین کی دلیل ہوئی۔۔

ترکیب: قال البصریون: ان المصدر اصل، و الفعل فرع۔ قال، فعل۔ البصریون، فاعل۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ المصدر، اسم۔ اصل، خبر۔ واو، عاطفہ۔ الفعل، معطوف اسم انّ پر۔ فرع، معطوف خبر انّ پر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا قال کا ـــــ لاستقلالہ بنفسہ: لام، جار برائے تعلیل۔ استقلال، مصدر مضاف۔ ہ، ذوالحال ـــــ بخلاف الفعل: با، جار۔ خلاف الفعل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ۔ با، جار۔ نفسہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق استقلال سے۔ مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ ـــــ وعدم احتیاجہ الی الفعل: واو، عاطفہ۔ عدم، مضاف۔ احتیاج، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ ہ، مضاف الیہ۔ الی الفعل، متعلق احتیاج سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ـــــ معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار مجرور متعلق قال سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فانہ غیر مستقل بنفسہ: فا، تعلیلیہ ـــــ یاد رہے کہ انّ سے پہلے فا تعلیلیہ ہوتی ہے ـــــ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ ہ، اسم۔ غیر، مضاف۔ مستقل، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر فاعل۔ با، جار۔ نفسہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق مستقل سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔ ـــــ و محتاج الی الاسم: واو، عاطفہ

Marfat.com

محتاج، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر فاعل۔ الی الاسم، متعلق محتاج سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبر۔ إن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

> وَقَالَ الْكُوفِيُّونَ: إِنَّ الْفِعْلَ أَصْلٌ. وَالْمَصْدَرَ فَرْعٌ. لِإِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِإِعْلَالِهِ، وَصِحَّتِهِ بِصِحَّتِهِ. نَحْوُ قَامَ قِيَامًا؛ وَقَاوَمَ قِوَامًا؛ أُعِلَّ قِيَامًا. بِقَلْبِ الْوَاوِ فِيهِ يَاءً، لِقَلْبِ الْوَاوِ أَلِفًا فِي قَامَ. وَصَحَّ قِوَامًا، لِصِحَّةِ قَاوَمَ؛

ترجمہ:۔ اور کوفیین کا یہ قول ہے کہ: فعل اصل ہے۔ اور مصدر فرع۔ بوجہ معلول ہونے مصدر کے، فعل کے معلول ہونے کے باعث۔ اور بوجہ صحیح رہنے مصدر کے فعل کی صحت کے باعث۔ (صحت، اعلال کا مقابل ہے۔ باعلالہ، اور بصحتہ کی با سببیہ ہے۔) جیسے قَامَ قِيَامًا، اور قَاوَمَ قِوَامًا؛ تعلیل کی گئی قیامًا میں، اس کے واو کو یا سے بدل کر، اس وجہ سے کہ قَامَ فعل میں واو الف سے بدلا ہے۔ اور صحیح رکھا گیا قِوَامًا کو قَاوَمَ فعل کی صحت کی بنا پر۔

تحقیق: کوفیین: یعنی مُبَرِّد، فَرَّاء، کِسائی، ثعلب وغیرہ کا یہ قول ہے کہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ: معاملہ ہے اشتقاق کا۔ یعنی مصدر فعل سے مشتق ہے، یا فعل مصدر سے؟ اور اشتقاق امور لفظیہ میں سے ہے۔ اس کا معنی سے تعلق کم ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بیشتر مصادر کی صحت اور معلولیت کا انحصار فعل پر رکھا گیا ہے کہ فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں بھی ہوئی۔ اور فعل میں نہیں ہوئی تو مصدر میں بھی نہیں ہوئی ——— قیامًا مصدر میں تعلیل ہوئی۔ یعنی قِوَامًا کے واو کو یا سے تبدیل کیا گیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کی ماضی قَامَ میں تعلیل ہوئی۔ یعنی قَوَمَ سے قَامَ بنایا۔ واو الف سے بدلا ——— اور قَاوَمَ کے مصدر قِوَامًا میں تعلیل نہیں ہوئی۔ کیونکہ خود قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔ حالانکہ قَامَ فعل کا مصدر قیام، اور قاوم مفاعلت کا مصدر قِوام، دونوں ایک ہیں، کہ یہ قیام بھی اصل میں قِوام بالواو تھا۔ اور موجب تعلیل بھی موجود ہے کہ کسرہ ماقبل واو، اس کے یا سے تبدیل کا متقاضی ہے۔ پھر یہاں تعلیل ہو اور وہاں نہ ہو اس فرق کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ قَاوَمَ فعل کی تصحیح کے باعث قِوَامًا

Marfat.com

مصدر میں تصحیح کا عمل رہا۔ اور قام فعل کے اعلال کے باعث اس کے مصدر قیاماً میں تعلیل کا عمل ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ اصالت کی قابلیت فعل میں ہے۔ جس کی تصحیح اور اعلال کا اثر مصدر پر پڑتا ہے۔ نہ کہ مصدر میں۔ کہ مصدر کی تصحیح اور تعلیل کا کوئی اثر فعل پر نہیں۔ اِخْشِیْشَانٌ مصدر میں تعلیل ہوئی۔ اِخْشِوْشَانٌ سے اِخْشِیْشَانٌ بنا۔ مگر فعل وہی اِخْشَوْشَنَ رہا۔ رَمْیٌ، مصدر میں تصحیح ہے۔ مگر فعل رَمٰی میں اعلال ہو رہا ہے۔ اور یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ باب اعلال میں اصل فعل ہے۔ نہ کہ مصدر۔ تو باب تصحیح میں بھی فعل ہی اصل ہونا چاہئے ——— ہم نے دلیل کا خلاصہ بقدر ضرورت پیش کر دیا۔ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے۔

ترکیب:- نحو قام قیاماً و قاوم قواماً: نحو، مضاف۔ لفظ قام قیاماً: معطوف علیہ وقاوم قواماً، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ——— اعل قیاماً بقلب الواو فیہ یاءً۔ اعل، فعل ماضی مجہول۔ قیاماً، محلا مرفوع نائب فاعل۔ با، جار۔ قلب، مصدر مضاف۔ الواو، مضاف الیہ (مفعول اول)۔ فیہ، جار مجرور متعلق قلب سے۔ یاءً، مفعول ثانی ——— لقلب الواو الفاً فی قام: لام، جار۔ قلب الواو الخ، حسب ترکیب مذکور مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی قلب سے۔ قلب مصدر مضاف مضاف الیہ مفعول ثانی اور دونوں متعلقوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت مصدر محذوف اعلالاً کی ——— تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ اعلالاً متلبساً بقلب الخ ——— موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ فعل نائب فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ——— وصح قواماً لصحۃ قاوم: واو، عاطفہ۔ صح، فعل ماضی معروف۔ قواماً، مرفوع محلا فاعل۔ لام، جار۔ صحۃ قاوم، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق صحّ سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ مُبَیِّنَہ ہوا۔

وَلَاشَكَّ أَنَّ دَلِيْلَ الْبُصْرِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى إِصَالَةِ الْمَصْدَرِ مُطْلَقًا وَ دَلِيْلَ الْكُوْفِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى إِصَالَةِ الْفِعْلِ فِي الْإِعْلَالِ. فَلَا تَلْزَمُ مِنْهُ إِصَالَتُهٗ مُطْلَقًا. وَلَوْكَانَ هٰذَا الْقَدْرُ

Marfat.com

يَقْتَضِي الْإِصَالَةَ، يَلْزَمُ اَنْ يَكُوْنَ يَعِدُ بِالْيَاءِ، وَاُكْرِمُ مُتَكَلِّمٍ بِالْهَمْزَةِ، اَصْلًا، وَبَاقِي الْاَمْثِلَةِ فَرْعًا. وَلَا قَائِلَ بِهٖ اَحَدٌ.

ترجمہ:۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بصریین کی دلیل مصدر کی مطلق اصالت پر دلالت کرتی ہے ـــ اور کوفیین کی دلیل فعل کی اصالت پر صرف بمعاملۂ اعلال رہنمائی کرتی ہے جس سے علی الاطلاق فعل کی اصالت لازم نہیں آتی ـــ اور اگر (اصالت وفرعیت کے لئے صرف اتنی بات (کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہوجایا کرے) اصالت کا تقاضہ کرے تو پھر لازم آئے گا کہ یَعِدُ (بالیاء) اور اُکْرِمُ (بالہمزہ، واحد متکلم)۔ اصل ہوں۔ اور باقی مثالیں۔ (صیغے)۔ فرع۔ جب کہ اس کا کوئی قائل نہیں ہے (کہ یہاں اصالت وفرعیت کی صورت ہے)

تشریح:۔ شارح فیصلہ فرماتے ہیں کہ آپ دونوں دلیلوں کا موازنہ کیجئے تو نتیجہ برآمد ہوگا کہ بصریین کی دلیل مدعیٰ کے بالکل مطابق ہے۔ اور اس دلیل سے مصدر کا علی الاطلاق اصل ہونا، اور فعل کا فرع ہونا ثابت ہورہا ہے ـــ برخلاف کوفیین کی دلیل کے، کہ اگر اس کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو زیادہ سے زیادہ ایک خاص حد میں یعنی اعلال کے معاملہ میں مصدر کی بہ نسبت فعل کی اصالت ثابت ہوگی نہ کہ اصالت مطلقہ ـــ غرض دعویٰ تو عام طور پر فعل کی اصالت کا تھا۔ اور دلیل سے ایک خاص نوع کی اصالت بیان ہوئی۔ لہٰذا کوفیین کی دلیل اثبات مدعیٰ میں قاصر رہی۔

ہم نے انصافاً دونوں کی تقریر میں ان کے دلائل کے وزن کا صحیح اندازہ پیش کردیا ہے۔ اور شارح کے اس فیصلہ کی تقریر بھی مناسب انداز میں کردی۔ اس سے زیادہ لکھنا غیر ضروری ہے۔

قولہ ولو کان ھذا القدر الخ یہاں سے کوفیین کی دلیل کا نقض کرتے ہیں کہ اگر اصالت اور فرعیت کے لئے صرف اتنی بات کافی ہو کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہوجایا کرے تو پھر یَعِدُ (بالیاء) کو تَعِدُ، اَعِدُ، نَعِدُ، کی اصل اور ان تینوں کو اس کی فرع ماننا پڑے گا ـــ اسی طرح اُکْرِمُ (بالہمزہ) کو جو کہ باب افعال کا واحد متکلم ہے۔ یُکْرِمُ، تُکْرِمُ، نُکْرِمُ کی اصل تسلیم کرنا ہوگا۔ کیونکہ جس قاعدہ کی بنا پر یَوْعِدُ

Marfat.com

سے یَعِدُ بنا ہے، وہ اس کے اخوات میں موجود نہیں ہے لیکن ان میں حذف واؤ کا اعلال محض یَعِدُ کی رعایت سے ہوا ہے گویا یَعِدُ کا اعلال باعث ہوا تَعِدُ، اَعِدُ، نَعِدُ کے اعلال کا۔ اسی طرح اُکْرِمُ جس کی اصل اُؤَکْرِمُ تھی۔ اجتماع ہمزتین کے باعث تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی مگر یُکْرِمُ، اور اس کے اخوات میں، اصل میں دو ہمزوں کا اجتماع نہیں، ایک ایک ہمزہ ہے۔ یعنی یُؤَکْرِمُ، تُؤَکْرِمُ، نُؤَکْرِمُ پھر یہاں حذف ہمزہ محض اُکْرِمُ کی بنا پر ہوا۔ کوفیین کی دلیل اگر صحیح مان لی جائے تو یہاں بھی یہ ماننا پڑے گا کہ یَعِدُ اور اُکْرِمُ اپنے اپنے اخوات کے لئے اصل ہیں۔ اور وہ ان کی فروعات ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں کہا جاتا۔

ترکیب: لاشک انّ دلیل البصریین یدل علی اصالة المصدر مطلقا: لا، برائے نفی جنس۔ شک، اسم۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ دلیل البصریین مرکب اضافی اسم۔ یدل، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ علی، جار۔ اصالة ذوالحال۔ مطلقا، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف۔ المصدر، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق یدل سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر انّ کی — ودلیل الکوفیین یدل علی اصالة الفعل فی الاعلال: واو، عاطفہ۔ دلیل الکوفیین، مرکب اضافی معطوف اسم انّ پر۔ یدل، فعل۔ علی، جار۔ اصالة الفعل، ذوالحال۔ فی الاعلال، ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل مجرور۔ جار مجرور متعلق یدل سے۔ فعل ضمیر فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلا معطوف خبر انّ پر۔ انّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر خبر لائے نفی جنس کی۔ لا نفی جنس اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — فلا تلزم منه اصالته مطلقا: فا، فصیحیہ۔ لا تلزم، فعل۔ منه، متعلق۔ اصالته، مرکب اضافی ذوالحال۔ مطلقاً، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل — مطلقاً کی ایک دوسری ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ یہ موصوفِ محذوف (لزوماً) کی صفت ہو۔ اور موصوف صفت (لزوماً مطلقاً) مل کر مفعول مطلق — فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا — لو کان ھذا القدر یقتضی الاصالة: لو، حرفِ شرط۔ کان، فعل ناقص۔ ھذا القدر، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر اسم۔ یقتضی،

Marfat.com

فعل۔ ھو، ضمیر فاعل۔ الاصالۃ، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ـــــ یلزم ان یکون یعد بالیاء، واکرم متکلما بالھمزۃ اصلاً؛ یلزم، فعل۔ ان، ناصبہ مصدریہ یکون، فعل ناقص۔ لفظ یعد، ذوالحال۔ بالیاء، ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ۔ واوٗ، عاطفہ۔ لفظ اکرم، ذوالحال۔ متکلمًا، حال۔ بالھمزۃ، ظرف مستقر ہو کر حال ثانی۔ یا حال ضمیر حال سے ـــــ پہلی صورت میں حال مترادفہ ہوگا اور دوسری صورت میں حال متداخلہ۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم ہوا یکون کا۔ اصلاً، خبر۔ ـــــ وباقی الامثلۃ فرعًا؛ واوٗ، عاطفہ باقی الامثلۃ، مرکب اضافی معطوف اسم یکون پر۔ فرعًا، معطوف خبر پر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل یلزم کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ـــــ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ ـــــ ولا قائل بہ احدٌ؛ واوٗ، حالیہ۔ لا، برائے نفی جنس۔ قائل، اسم فاعل۔ بہ، متعلق قائل سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر اسم۔ احد، خبر۔ لائے نفی جنس اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ حالیہ ہوا۔

> اِعْلَمْ: أَنَّ الْمَصْدَرَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ. فَإِنْ كَانَ فِعْلُهٗ لَازِمًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ: مِثْلُ أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ؛ وَإِنْ كَانَ مُتَعَدِّيًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ. وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ. نَحْوُ أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا؛ فَزَيْدٌ فِي الْمِثَالَيْنِ مَجْرُوْرٌ لَفْظًا لِإِضَافَةِ الْمَصْدَرِ إِلَيْهِ، وَمَرْفُوْعٌ مَعْنًى لِأَنَّهٗ فَاعِلٌ

ترجمہ:۔ جانئے! کہ مصدر (غیر معرف باللام) عمل کرتا ہے اپنے فعل کا عمل۔ اگر فعل (مصدر کا) لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ؛ اور اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع دے گا اور مفعول کو نصب بھی دے گا۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا؛ پس زید ہر دو مثال میں بر بنائے اضافتِ مصدر لفظاً مجرور ہے مگر فاعلیت کی بنا پر معنیً مرفوع ہے۔

تشریح:۔ یعنی فعل مذکور کا جو عمل ہوتا، وہی اس مقام پر اُس مصدر کا عمل ہوگا کیونکہ

درحقیقت مصدر بتقدیر اَن فعل ہی ہوتا ہے جو کہیں ماضی ہوگا، کہیں مضارع۔ مثلاً اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا: اصل میں اَعْجَبَنِیْ مِنْ اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا تھا (مجھے تعجب میں ڈالا اس بات نے کہ زید نے عمرو کو مارا) دیکھئے! یہاں ضَرْبُ مصدر بتقدیر اَنْ فعل ماضی کے معنی دے رہا ہے۔

قوله فان کان فعله لازمًا الخ پھر اگر فعل لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع دے گا یہ تفصیل ہے عمل فعل کی، کہ فعل مشتق من المصدر لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع کرے گا اور اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل کے رفع کے ساتھ مفعول کو بھی نصب دے گا اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ میں قیام مصدر لازم ہے۔ جو زید کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ اور معنی فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے۔ اصل میں اَعْجَبَنِیْ اَنْ قَامَ زَیْدٌ تھا۔ مصدر متعدی کی مثال مع تشریح اوپر گذر چکی ہے۔

قوله فزیدٌ: یعنی زید ہر دو مثال میں بربنائے اضافتِ مصدر لفظاً مجرور ہے۔ مگر فاعلیت کی بنا پر معنیً مرفوع ہے۔

ترکیب: اعلم ان المصدر یعمل عمل فعله: اعلم، فعل امر حاضر، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ المصدر، اسم۔ یعمل، فعل۔ ھو، ضمیر فاعل۔ عمل الخ، مرکب اضافی مفعول مطلق۔ فعل فاعل، مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فان کان فعله لازمًا: فا، تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط۔ کان فعله لازمًا، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فیرفع الفاعل: فا، جزائیہ۔ یرفع الفاعل، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ فقط: جزائے شرط محذوف۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ اذا رفعَ الفعلُ الفاعلَ فانتہِ عن جعلہٖ غیر رافع: ترکیب پہلے گذر چکی ہے۔ اعجبنی قیام زید: اعجب، فعل ماضی معروف۔ نون، وقایہ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ قیام، مصدر لازم مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل اعجب کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

وان کان متعدیًا: حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فیرفع الفاعل: جملہ

Marfat.com

فعلیہ خبر یہ معطوف علیہ ـــ و ینصب المفعول ؛ معطوف ۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ـــ اعجبنی ضرب زید عمرًا؛ اعجبنی، فعل با مفعول بہ۔ ضرب، مصدر متعدی مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل عمرًا مفعول بہ۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ہوا اعجبنی فعل کا۔ باقی حسب سابق ـــ فزید فی المثالین مجرور لفظا لاضافۃ المصدر الیہ ؛ فا، تفصیلیہ۔ زید، مبتدا۔ فی المثالین، ظرف مستقر ہو کر حال مقدم ضمیر مجرور کا۔ مجرور، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر ذوالحال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ لفظًا، بحذف موصوف مفعول مطلق۔ ای جرًّا لفظیًا۔ لام، جار۔ اضافۃ مصدر مضاف۔ المصدر، مضاف الیہ۔ الیہ، متعلق اضافۃ سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مجرور سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ ـــ و مرفوع معنیً لانہ فاعل ؛ واؤ، عاطفہ۔ مرفوع، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ معنیً، بحذف موصوف مفعول مطلق۔ ای رفعًا معنویًا۔ لام، جار۔ انہ فاعل، جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر معطوف ـــ معطوف علیہ با معطوف خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

> وَھُوَ عَلٰی خَمْسَۃِ اَنْوَاعٍ : اَحَدُھَا، اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافًا اِلَی الْفَاعِلِ، وَیُذْکَرُ الْمَفْعُوْلُ مَنْصُوْبًا کَالْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ ؛

ترجمہ :۔ اور مصدر متعدی کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول منصوب مذکور ہو۔ جیسا کہ مثال مذکور اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا سے واضح ہے۔ (زید فاعل کی طرف ضَرْب مصدر کی اضافت ہو رہی ہے اور عمرا مفعول ہے۔ جو لفظًا منصوب واقع ہے)

ترکیب :۔ احدھا، ان یکون مضافا الی الفاعل ؛ احدھا، مبتدا۔ ان یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ مضافا الی الفاعل، اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ

Marfat.com

ویذکر المفعول منصوبًا کالمثال المذکور: واؤ، عاطفہ۔ یذکر، فعل مضارع مجہول۔ المفعول، ذوالحال۔ منصوبًا، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ کاف، جار۔ المثال المذکور، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق یذکر سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ـــ معطوف علیہ با معطوف بناویل مفرد ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

> وَثَانِيْهَا ؛ اَنْ يَكُوْنَ مُضَافًا اِلَى الْفَاعِلِ. وَلَمْ يُذْكَرِ الْمَفْعُوْلُ .نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ

ترجمہ:۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔اور مفعول مذکور نہ ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ: تعجب کیا میں نے زید کے مارنے سے۔ (یہاں مفعول، یعنی جس پر فعل ضرب واقع ہوا مذکور نہیں۔اصل میں عَجِبْتُ مِنْ اَنْ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا تھا)

ترکیب:۔ نحو عجبت من ضرب زید: عجبت، فعل با فاعل۔ من، جار۔ ضرب، مصدر مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور متعلق عجبت سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَثَالِثُهَا ؛ اَنْ يَكُوْنَ مُضَافًا اِلَى الْمَفْعُوْلِ ، حَالَ كَوْنِهٖ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُوْلِ الْقَائِمِ مَقَامَ الْفَاعِلِ. نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ

ترجمہ:۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔اس حال میں کہ مصدر مبنی للمفعول ہو۔(اور) وہ مفعول قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ: یعنی عَجِبْتُ مِنْ اَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ مجھے زید کے پٹے جانے پر تعجب ہوا۔

تشریح:۔ مصدر مبنی للمفعول ہو، یعنی مصدر مجہول ہو ـــ مصدر کا معلوم، یا مجہول ہونا اس کے معنی سے معلوم ہوگا۔۔ ضَرْب، مصدر معلوم کا ترجمہ مارنا، اور ضَرْب، مصدر مجہول کا ترجمہ مارا جانا۔۔ ـــ غرض، مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو۔اور وہ مفعول قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔یعنی مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ کی حیثیت میں ہو۔۔

Marfat.com

فائدہ: شارحؒ نے حال کونه مبنیا للمفعول الخ فرماکر اس صورت میں، اور آنے والی چوتھی صورت میں فرق قائم کر دیا ہے، مثال عجبت من ضرب زیدٍ ای عجبت من ان یضرب زید یہ مصدر مجہول کا ترجمہ ہے یعنی زید کے پٹے جانے پر مجھے تعجب ہوا۔ (یہاں ضَرْبُ زَیْدٍ، قائم مقام فاعل ہے۔ اور چوتھی صورت میں فاعل خود لفظاً مذکور ہے۔

ترکیب: ثالثها، ان یکون مضافا الی المفعول حال کونه مبنیاً للمفعول القائم مقام الفاعل: ثالثها: مبتدا۔ ان یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ مضافاً الی المفعول، خبر۔ حال، مضاف۔ کون، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ کا، مضاف الیہ اسم۔ مبنیا، اسم مفعول۔ لام، جار۔ المفعول، موصوف۔ القائم، اسم فاعل معرف بلام عہد۔ ھو، ضمیر مستتر راجع مفعول کی طرف فاعل۔ مقام الفاعل، مفعول فیہ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مبنیاً سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر کون کی۔ کون مضاف مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ حال کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — عجبت من ضرب زید: عجبت، فعل با فاعل من، جار۔ ضرب، مصدر مجہول مضاف۔ زید، نائب فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مفسَّر — ای من ان یضرب زید: ای، حرف تفسیر۔ من، جار۔ ان یضرب، فعل مضارع مجہول۔ زید، نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسِّر — مفسَّر مفسِّر مل کر متعلق عجبت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَرَابِعُهَا، أَنْ يَكُونَ مُضَافًا إِلَى الْمَفْعُولِ، وَيُذْكَرُ الْفَاعِلُ مَرْفُوعًا. نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ

ترجمہ: چوتھی شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل لفظوں میں مرفوعاً مذکور ہو۔ مثال عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ مجھے تعجب ہوا پٹے جانے سے

چور کے، جلاد کے ہاتھوں ــــ لصٌ: چور، مضروب ہے۔ اور جلّاد، ضارب، اور ضرب مصدر مجہول ہے۔

ترکیب:- عجبت من ضرب اللص الجلاد: عجبت، فعل بافاعل۔ من، جار۔ ضرب، مصدر متعدی مضاف۔ اللص، مفعول بہ مضاف الیہ۔ الجلاد، فاعل۔ مصدر مضاف مضاف الیہ مفعول بہ اور فاعل سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق عجبت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

> وَخَامِسُهَا: اَنْ يَكُوْنَ مُضَافًا إِلَى الْمَفْعُوْلِ، وَ يُحْذَفَ الْفَاعِلُ. نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ: اَىْ مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ

ترجمہ:- پانچویں شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل محذوف۔ مثال قول باری عزّ اسمہٗ لَا يَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ (انسان خیر کی طلب میں تنگ دل اور ملول نہیں ہوتا) یہاں فاعل محذوف ہے۔ اصل میں مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ تھا (فاعل کو حذف کر کے، مصدر کو الخیرَ، مفعول کی طرف مضاف کر دیا گیا۔۔ دُعاء کے معنی طلب کے ہیں۔۔)

تشریح:- چوتھی اور پانچویں صورت میں مصدر کا مضاف الیہ لفظاً مجرور، اور معنیً منصوب ہے کیونکہ مفعول ہے۔ اسی باعث اس کے معطوف اور صفت میں لفظاً نصب جائز مانا گیا۔ چنانچہ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ وَصَاحِبَهٗ: بالنصب عطف کی صورت میں کہ عطف علی المحل جائز ہے۔ اور لصٌّ، محل نصب میں واقع ہے اور عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ الْحَاذِقَ: بنصب حاذق صفت کی صورت میں۔ اس مثال میں حاذق، لصٌّ کی صفت ہے۔۔ یعنی ماہر چور۔ اور چونکہ لص محل مفعول میں واقع ہے۔ جو محل نصب ہے لہٰذا حاذق پر نصب لانا جائز ہوا۔[1]

ترکیب:- لا یسأم الانسان من دُعاء الخیر: لا یسأم، فعل مضارع معروف الانسان، فاعل۔ من، جار۔ دعاء، مصدر متعدی مضاف۔ الخیر مفعول بہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسر۔ ــــ ای من دعائہ

[1] اسی وجہ سے بعض نے فاعل کا تذکرہ جائز قرار نہیں دیا مگر سیبویہ جائز کہتے ہیں ۱۲ سعید احمد پالنپوری

Marfat.com

تخییر: ای، حرف تفسیر۔ من، جار۔ دعاء، مصدر متعدی مضاف۔ ہٗ، فاعل مضاف الیہ۔ الخیر، مفعول بہ۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسِّر۔ مفسر مفسَّر مل کر متعلق لا یسأم سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اِعْلَمْ! اَنَّ هٰذِهِ الصُّوَرَ جَارِيَةٌ فِیْ مَصْدَرِ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّیْ وَ اَمَّا فِیْ مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَهِیَ اَنْ يُضَافَ اِلَى الْفَاعِلِ. نَحْوُ اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَيْدٍ

ترجمہ: جانئے! کہ یہ (مذکورہ بالا پانچ) صورتیں صرف فعل متعدی کے مصدر میں جاری ہوں گی۔ فعل لازم کے مصدر کے لئے تو ایک شکل متعین ہے اور وہ اضافت الی الفاعل کی ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَيْدٍ (قعود: مصدر لازم ہے۔ بیٹھنا۔ زید، فاعل ہے)

ترکیب: اعلم! ان هذه الصور جارية فی مصدر الفعل المتعدی: اعلم، فعل امر۔ اَنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ هذه الصور، اسم۔ جارية، اسم فاعل۔ فی، جار۔ مصدر، مضاف۔ الفعل المتعدی، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق جارية سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ اَنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ اعلم فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ——— واما فی مصدر الفعل اللازم: واؤ، مستانفہ۔ اما، حرف شرط فی، جار۔ مصدر الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم ——— فصورة واحدة: فا، جزائیہ۔ صورة الخ، مرکب توصیفی مبتدا موخر ——— مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ——— هی، ان يضاف الى الفاعل: هی، مبتدا۔ ان يضاف، فعل مضارع مجہول۔ الى الفاعل، متعلق يضاف سے۔ فعل مجہول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

وَفَاعِلُ الْمَصْدَرِ لَا يَكُوْنُ مُسْتَتِرًا، وَلَا يَتَقَدَّمُ مَعْمُوْلُهٗ عَلَيْهِ

ترجمہ: مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا۔ اور معمولِ مصدر، مصدر پر مقدم نہ ہوگا۔

تحقیق: مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ درصورت استتار ﷺ تثنیہ اور جمع

میں دو تثنیوں اور دو جمعوں کا اجتماع ہو جائے گا۔ ایک تو خود مصدر تثنیہ اور جمع ہوگا اور دوسرا وہ فاعل مستتر تثنیہ اور جمع ہوگا۔ اور یہ جائز نہیں ہے۔ لہٰذا مصدر مفرد میں بھی برعایتِ احوالِ مصدر (تثنیہ و جمع) استتار فاعل ممنوع قرار پایا۔

معمولِ مصدر کی عدمِ تقدیم کی وجہ:- معمولِ مصدر، مصدر پر مقدم نہ ہوگا۔ کیونکہ مصدر کا عمل بمشابہت فعل مانا گیا ہے۔ اور فعل کے ساتھ اس کی مشابہت لفظاً اور معنیً ہر لحاظ سے کمزور ہے ــــ لفظاً تو ظاہر ہے کہ عموماً مصادر، افعال کے ہم وزن نہیں ہیں ــــ اور معنیً یوں ظاہر ہے کہ فاعل کی طرح مصدر فعل کی قائم مقامی نہیں کرسکتا۔ مصدر میں زمانہ نہیں۔ فاعل میں حال اور استقبال کے معنی موجود ہیں۔ وہ فعل کی قائم مقامی کرسکتا ہے۔ لہٰذا مصدر کا عمل کمزور رہا۔ اور کمزور عامل اپنے سے مقدم میں عمل نہیں کرسکتا۔ اس لئے معمولِ مصدر کی تقدیم، مصدر پر جائز نہیں۔

ترکیب:- فاعل المصدر لا یکون مستترا: فاعل المصدر، مبتدا۔ لا یکون فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر مستتراً سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ــــ لا یتقدم معمولہ علیہ: لا یتقدم، فعل مضارع منفی معروف۔ معمولہ، مرکب اضافی فاعل۔ علیہ، جار مجرور متعلق لا یتقدم سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّالِثُ اسْمُ الْفَاعِلِ

وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ لِذَاتِ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ. وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ كَالْمَصْدَرِ. فَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِنَ الْفِعْلِ اللَّازِمِ، فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ مِثْلُ زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ؛ وَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِنَ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّيْ فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ، وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهِ أَيْضًا. مِثْلُ زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهُ عَمْرًا؛

ترجمہ:- تیسرا (عامل قیاسی) اسم فاعل ہے۔ اسم فاعل ہر ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات کے لئے مشتق ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو، تو صرف

فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ: (زید، قائم ہے اس کا باپ) اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب بھی کرے گا۔ جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ عَمْرًا (زید مارنے والا ہے اس کا غلام عمرو کو)

تشریح: اسم فاعل جامد نہیں ہوسکتا۔ وہ مشتق ہی ہوگا۔ اور اس کا اشتقاق مصدر سے بواسطہ فعل ہوگا ـــــ یعنی فعل مصدر سے براہ راست مشتق ہوتا ہے۔ پھر اس فعل سے اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ مشتق ہوتے ہیں چنانچہ اسم فاعل، اسم مفعول کے بنانے کے طرق پر نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے ـــ اور اس اشتقاق سے ایسی ذات کا حاصل کرنا منظور ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ فعل کا بطورِ حدوث قیام ہوسکے۔

فوائد قیود: اس سے ایک طرف تو اسم مفعول نکل گیا کہ اس سے بھی فعل متعلق ہوتا ہے۔ مگر یہ تعلق قیام فعل کا نہیں ہوتا۔ بلکہ وقوع فعل کا ہوتا ہے اسی طرح ظرف وغیرہ بھی نکل گئے کہ فعل کا تعلق مکان، زمان اور آلات وغیرہ سے اس نہج کا نہیں ہوتا جس نہج کا اسم فاعل سے ہوتا ہے۔ اور بطورِ حدوث کی قید نے صفت مشبہ اور اسم فاعل کے درمیان ایک امتیازی خط کھینچ دیا کہ صفت میں بطورِ ثبوت قیام ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل میں بطورِ حدوث یعنی اسم فاعل کا صیغہ یہ بتاتا ہے کہ فعل مذکور اس سے صادر ہو رہا ہے۔ اور صفت کا صیغہ یہ بتاتا ہے کہ یہ وصف اس موصوف میں موجود ہے۔ اور راسخ ہے۔

قولہ وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر۔ مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی اسم فاعل کا عمل، اس فعل کے عمل سے مطابق ہوگا جس سے وہ اسم فاعل مشتق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ فعل معروف ہی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مجہول سے تو اسم فاعل مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم مفعول مشتق ہوتا ہے ـــ پھر وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو تو صرف فاعل کو رفع کرے گا۔ اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب کرے گا۔ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ: لازم کی مثال ہے۔ قَائِمٌ، نے اَبُوْہُ کو رفع دیا۔ ابوہ میں واؤ، رفع کی علامت ہے۔ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب بالحرف ہوتا ہے۔ رفع واؤ کے ساتھ، اور نصب الف کے ساتھ، جر یا کے ساتھ۔ اَبٌ، اسماء ستہ میں داخل ہے۔ ترجمہ اس طرح کریں گے: زید قائم ہے اس کا باپ ـــ اور زَیْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ عَمْرًا: متعدی کی مثال ہے غُلَامُہٗ، کا رفع، اور عَمْرًا کا نصب؛ دونوں ضَارِبٌ کا طفیل ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: زید مارنے والا ہے اس کا غلام عمرو کو۔

ترکیب:- هو كل اسم بن اشتق من فعل لذات من قام به الفعل: هو، مبتدا۔ کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔ اشتق، فعل ماضی مجہول۔ هو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ من فعل، متعلق اول۔ لام، جار۔ ذات، مضاف۔ من، اسم موصول قام، فعل۔ بہ، متعلق قام سے۔ الفعل، فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ فعل مجہول نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ـــ

هو يعمل عمل فعله كالمصدر: هو، مبتدا۔ یعمل، فعل۔ هو، ضمیر فاعل عمل فعله، مرکب اضافی مفعول مطلق۔ کالمصدر، متعلق یعمل سے۔ فعل فاعل مفعول مطلق اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ـــ فان كان مشتقا من الفعل اللازم: فاء تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط۔ کان، فعل ناقص۔ مشتقاً، اسم مفعول من الفعل اللازم، متعلق۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ ـــ فيرفع الفاعل: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ـــ زيد ضارب غلامه عمرا: زید، مبتدا۔ ضارب، اسم فاعل۔ غلامه، فاعل۔ عمرًا، مفعول بہ سے مل کر خبر۔

وَشَرْطُ عَمَلِهِ (۱) أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى الْحَالِ، أَوِ الْاِسْتِقْبَالِ. وَإِنَّمَا اشْتُرِطَ بِأَحَدِهِمَا، لِيَكْمُلَ مُشَابَهَتُهُ بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ. لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ بِحَسْبِ اللَّفْظِ فِي عَدَدِ الْحُرُوفِ، وَالْحَرَكَاتِ، وَالسَّكَنَاتِ لَكَانَ حِينَئِذٍ مُشَابِهًا بِحَسْبِ الْمَعْنَى أَيْضًا:

ترجمہ:۔ اسم فاعل کے عمل کرنے کی شرط (۱) اس کا حال، یا استقبال کے معنیٰ میں ہونا ہے۔ حال اور استقبال میں سے کسی ایک کے معنیٰ میں ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے، تاکہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے۔ کیونکہ جب

Marfat.com

(یہ بات پہلے سے موجود ہے کہ) اسم فاعل عددِ حروف اور حرکات اور سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے۔ تو اب (معنیٰ حال یا استقبال کی بنا پر) معنوی مشابہت بھی پیدا ہو گئی۔

تشریح:- اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں۔ جن کے بغیر اسم فاعل عامل نہ ہوگا۔ (۱) ایک اس کا حال، یا استقبال کے معنیٰ میں ہونا۔ (۲) اور دوسرا اشیاءِ ستہ پر اعتماد۔ (جن کی تفصیل آیندہ آرہی ہے)۔

اسم فاعل کے عمل کی بنیاد:- بات یہ ہے کہ اسم فاعل کا عمل بمشابہت فعل مضارع ہوتا ہے۔ جس سے یہ ماخوذ ہے۔ اور چونکہ فعل مضارع کے ساتھ محض لفظی مناسبت پوری مشابہت نہیں کہلاتی، تا وقتیکہ لفظی توافق کے ساتھ معنوی توافق نہ ہو۔ لہذا ضروری ہوا کہ معنیٰ حدث، اور نسبت الی فاعلٍ مّا کے ساتھ، جو پہلے سے فاعل میں موجود ہیں، زمانہ حال یا استقبال بھی ارادۃً شامل ہو۔ تاکہ فعل سے مشابہت تامہ ہو کر عمل قوی ہو جائے۔ ـــ حاصل یہ ہے کہ کمزور عامل کو قوی بنانے کیلئے یہ شرطیں درکار ہیں۔ مگر ان شرائط کی حاجت مفعول بہ کے نصب دینے کے لئے ہے۔ رفعِ فاعل، اور ظروف میں عمل کرنے کے لئے فعل کی ادنیٰ مشابہت بھی کافی ہے۔

خلاصہ بحث:- ہم اس کی مختصر تعبیر یوں کر سکتے ہیں کہ اصل عامل فعل ہے۔ اسم کا عمل فعل کی مشابہت پر موقوف ہے۔ جو اسم جتنا فعل سے زیادہ مشابہ ہوگا، اسی قدر عمل اس کا قوی ہوگا ـــ اسم فاعل کو فعل مضارع سے بلحاظ تعداد حروف وحرکات وسکنات لفظی مشابہت حاصل تھی۔ لہذا اپنے قریب والے اسم میں یعنی فاعل میں رفع کا عمل کر سکے گا۔ اور اسی طرح ظروف وغیرہ میں بھی، جہاں عمل کا توسّع رہتا ہے بلا شرط عامل ہوگا۔ ـــ لیکن معنوی مشابہت نہ ہونے کے باعث جو کمزوری پائی جاتی ہے، تا وقتیکہ شرائط مذکورہ سے اس کمزوری کو رفع نہ کر دیا جائے، نصب کا عمل نہ کر سکیگا یعنی اول تو مفعول بہ بلحاظ درجہ فاعل سے بعید ہے۔ قریب میں عمل کی جو سہولت ہے، وہ بعید میں کہاں؟ ـــ علاوہ بریں عمل نصب کی صورت میں دو عمل جمع ہو جاتے ہیں (۱) فاعل میں رفع کا عمل۔ (۲) اور مفعول میں نصب کا عمل۔ ضعیف عامل بیک وقت دو مختلف عمل کس طرح کرے؟ ـــ رفع کا عمل تو ضروری عمل ہے کہ اس کے بغیر کلام کی تمامیت

اور افادیت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس عمل کے لئے تو ادنیٰ سہارا بھی کافی ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ دو عملی جبکہ دوسرے عمل والا اسم عامل سے دور بھی واقع ہے۔ اور خود اتنا ضروری بھی نہیں جتنا ک فاعل کا معاملہ ضروری ہے۔ تاکہ اس کے لئے عامل کی کمزوری سے قطع نظر کر کے صورتِ عمل نکالی جائے۔ بدون کسی طریق سے قوت حاصل کئے ہوئے معقول نظر نہیں آتا ـــــ ہم نے حتی الوسع شارح کے بیان کی تشریح کر دی۔ اب اس کا حل سنئے!

حلِّ عبارت:- حال، یا استقبال کے معنی میں ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے کیونکہ جب یہ بات پہلے سے موجود ہے کہ اسم فاعل عددِ حروف، اور حرکات و سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے۔ یعنی تعدادِ حروف، اور تعدادِ حرکات و سکنات میں فعل مضارع اور اسم فاعل برابر ہیں۔ اگرچہ نوعیتِ حرکات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ مگر ایسا اختلاف لفظی توافق میں خلل انداز نہیں۔ دیکھئے! یَفْعَلُ، اور فَاعِلٌ دونوں کے حروف چار چار ہیں۔ اور دونوں میں تین تین حرکتیں اور ایک ایک سکون ہے۔ پھر جس طرح یَفْعَلُ میں دوسرا حرف ساکن ہے، اسی طرح فَاعِلٌ میں دوسرا حرف ساکن ہے۔ مگر عین کی حرکت مضارع میں مثلاً ضمہ، یا فتحہ ہے۔ اور فاعل میں کسرہ ہے۔ اور اگر ضَرَبَ یَضْرِبُ کا اسم فاعل ضَارِبٌ ہو تو عینین کی حرکت بھی موافق رہے گی۔ ـــــ غرض مضارع اور فاعل لفظی اعتبار سے پورے طور پر متفق ہیں۔ اور جہاں کہیں نوع حرکت کا اختلاف ہے تو وہ مضر نہیں۔ بالخصوص جب کہ توافق بوزن عروضی ہو۔ جس کا شعراء اپنے کلام میں خیال رکھتے ہیں۔ کیونکہ دونوں مصرعوں میں مقابلے الفاظ لانے سے جو خوبی کلام کی، اور شاعری کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ وہ بصورتِ دیگر نہیں ہوتا۔ ـــــ اسی طرح قافیہ اور حرف روی میں یہ توافق کافی سمجھا گیا ہے کہ حرکت بمقابلہ حرکت اور سکون بمقابلہ سکون آتا چلا جائے۔

بات دور جا پڑی۔ ہاں! تو شارح یوں کہہ رہا ہے کہ لفظی توافق تو موجود تھا ہی۔ اب معنیٔ حال یا استقبال کی بنا پر معنوی مشابہت بھی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ فعل مضارع میں کبھی حال کے معنی ہوتے ہیں، تو کبھی استقبال کے۔ اس کمالِ مشابہت کے باعث اسم فاعل کی طاقت بڑھ گئی۔ اور رفع، نصب دونوں قسم کے عمل کا راستہ کھل گیا۔

Marfat.com

معنیٰ حال میں عموم ہے خواہ حال حقیقی ہو یا حکائی: لگے ہاتھوں یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ معنیٰ حال کے لئے یہ لازم نہیں کہ وہ واقعہ حالی ہو۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ واقعہ زمانہ تکلم کے اعتبار سے ماضی ہو مگر متکلم اس واقعہ کی حکایت کرتے ہوئے اسے صورت حال میں پیش کرے۔ پس بلحاظ حکایت متکلم اس کو حال قرار دیا جائے گا۔ دیکھئے زید آج اس واقعہ کی حکایت بیان کرتا ہے جو کل پیش آچکا ہے اور اس لحاظ سے ماضی ہے۔ مگر وہ اپنے بیان میں اس کو حال کی صورت دیکر اس کی تصویر بلفظ مضارع پیش کرتا ہے۔ گویا یہ واقعہ اسی وقت کا ہے جس وقت کہ متکلم اس کی خبر دے رہا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے۔ کَانَ زَیْدٌ یَضْرِبُ عَمْرًا اَمْسِ: یوں نہیں کہتا کہ کَانَ زَیْدٌ ضَرَبَ عَمْرًا اَمْسِ: حالانکہ یہ ضرب کل واقع ہو چکی۔ چنانچہ اَمْسِ کا لفظ اس کے گذشتہ ہونے کی صاف دلیل ہے۔ کیونکہ اَمْسِ گذشتہ کل کو کہتے ہیں۔ مگر تعبیر بلفظ مضارع ہو رہی ہے۔ جو یقیناً حال کا پتہ دیتی ہے ـــــ اسی طرح قرآن عزیز میں وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو سمجھ لیں کہ اس کا تعلق اصحاب کہف کے واقعہ سے ہے جو نزولِ آیت کے زمانہ سے صدہا برس پیشتر کا ہے۔ مگر تعبیر میں وہی استحضار حکایتِ حال ماضی کا طریق اختیار فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ وَكَلْبُهُمْ قَدْ كَانَ بَسَطَ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ: کی جگہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ: فرمایا۔ اصحابِ کہف کا کتا اپنی دونوں کلائیاں، یا ہاتھ غار کے آستانہ پر پھیلائے ہوئے ہے۔ یعنی اس وقت اپنے دونوں ہاتھ غار کی چوکھٹ پر بچھائے بیٹھا ہے۔

غرض یہاں واقعہ کی قدامت کے باعث یہ سمجھنا کہ یہ اسم فاعل بمعنیٰ ماضی ہے۔ اور ذِرَاعَيْهِ میں نصب کا عمل کر رہا ہے ـــــ جیسا کہ کسائیؒ نے سمجھا اور اس کی بنا پر اشتراط حال واستقبال کو غیر ضروری قرار دیا ـــــ صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

ترکیب: شرط عمله، ان یکون بمعنی الحال او الاستقبال: شرط عمله، مبتدا۔ ان یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ با، جار۔ معنی، مضاف الحال او الاستقبال، معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ـــــ انما اشترط باحدھما: انما کلمہ حصر۔ اشترط، فعل ماضی مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار احدھما، مرکب اضافی

Marfat.com

مجرور۔ جار مجرور متعلق اول اشترط سے ___ لیکمل مشابهته بالفعل المضارع: لام کی۔ (ان، ناصبہ مصدریہ مقدر) یکمل، فعل مضارع معروف۔ مشابهة، مصدر مضاف۔ ۂ، فاعل مضاف الیہ۔ با، جار۔ الفعل المضارع، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق مشابهة سے، مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور متعلق سے مل کر فاعل ___ لانه لمّا کان مشابهًا بالفعل المضارع: لام، جارّہ تعلیلیہ، انه، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ لمّا، ظرفیہ برائے شرط۔ کان، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ مشابهًا، اسم فاعل ھو، ضمیر فاعل۔ بالفعل المضارع، متعلق اول مشابهًا سے۔ ___ بحسب اللفظ: متعلق ثانی فی عدد الحروف و الحرکات و السکنات: متعلق ثالث۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور تینوں متعلقات سے مل کر خبر کان کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ___ فکان حینئذ مشابها بحسب المعنی ایضا: فا، جزائیہ۔ کان، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر اسم۔ حینئذٍ، مفعول فیہ مشابهًا بحسب المعنی، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر اَن کی خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق یکمل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی اشترط کا۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

وَيُشْتَرَطُ أَيْضًا: (۲) اعْتِمَادُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ، فَيَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ. مِثْلُ الْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ؛ أَوْ عَلَى الْمَوْصُوْلِ، فَيَكُوْنُ صِلَةً لَهُ. نَحْوُ الضَّارِبُ عَمْرًا فِي الدَّارِ؛ أَيِ الَّذِيْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ؛ أَوْ عَلَى الْمَوْصُوْفِ، فَيَكُوْنُ صِفَةً لَهُ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ ابْنُهُ جَارِيَةً؛ أَوْ عَلَى ذِي الْحَالِ، فَيَكُوْنُ حَالًا عَنْهُ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا أَبُوْهُ؛ أَوْ عَلَى حَرْفِ النَّفْيِ؛ أَوِ الِاسْتِفْهَامِ، بِأَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهُ حَرْفُ النَّفْيِ، أَوِ الِاسْتِفْهَامِ مِثْلُ مَا قَائِمٌ أَبُوْهُ، وَ أَقَائِمٌ أَبُوْهُ

ترجمہ:۔ (مفعول بہ میں عمل کے لئے) یہ بھی شرط ہے کہ (۲) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو۔ اور اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو جیسا کہ مثال مذکور (زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا) میں ... یا (اس کا اعتماد) موصول پر ہو۔ اور یہ اس کا صلہ ہوگا۔ جیسے اَلضَّارِبُ عَمْرًا فِی الدَّارِ: بمعنی الذی ھو ضارب عمرًا فی الدار (وہ شخص جو کہ عمرو کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے) یا۔ (اس کا اعتماد)۔ موصوف پر ہو۔ اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اِبْنُهٗ جَارِيَةً (میرا گذر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو مار رہا تھا) یا (اس کا اعتماد) ذوالحال پر ہو۔ اور یہ اس سے حال واقع ہو، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا اَبُوْهُ: (میں گذرا زید پر، درانحالیکہ زید کا باپ اونٹ پر سوار تھا) یا (اس کا اعتماد) حرف نفی پر ہو، یا حرفِ استفہام پر ہو۔ یعنی یہ کہ فاعل سے قبل متصلاً حرفِ نفی، یا استفہام واقع ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ اَبُوْهُ (نہیں قائم ہے اس کا باپ) یہ نفی کی مثال ہے) اور اَقَائِمٌ اَبُوْهُ (کیا قائم ہے اس کا باپ؟) (یہ استفہام کی مثال ہے)

تشریح:۔ اور مفعول بہ میں عمل کے لئے شرط مذکور کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ،

(۱) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو۔ یعنی اس سے قبل کوئی مبتدا ہو۔ اور یہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلقات کے ساتھ اس کی خبر واقع ہو۔ مثال مذکور میں، یعنی زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا میں یہی صورت ہے کہ: زید، مبتدا ہے۔ اور ضارب، اسم فاعل غلامہ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل اور عَمْرًا مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مبتدا کی خبر ہے۔

(۲) یا اس کا اعتماد اسم موصول پر ہو یعنی اس سے قبل اسم موصول ہو۔ کہ اس صورت میں یہ اس کا صلہ ہوگا۔ جیسے اَلضَّارِبُ عَمْرًا فِی الدَّارِ جس کے معنی اَلَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِی الدَّارِ ہوئے یعنی اَلضَّارِبُ کا الف لام بمعنی اَلَّذِیْ موصول ہے اور اسم فاعل مع اپنے فاعل کے (جو اس میں مستتر ہے اور ہو کے موصول راجع ہے۔) اور مفعول کے جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر مبتدا۔ فی الدار، ظرف مستقر محلاً مرفوع ہو کر مبتدا کی خبر۔

شارح نے مثال کی تشریح میں الذی اور ضارب، کے مابین ھو، کی تقدیر نکالی ہے کیونکہ موصول کا صلہ جملہ ہوتا ہے اور اس میں ربط بالموصول کے لئے عائد کی ضرورت پڑتی ہے

Marfat.com

ـــــ یعنی جملہ کی ایک استقلالی شان ہوتی ہے۔ اور اس کا صلہ ہونا اس کے استقلال کو باطل کرتا ہے۔ کیونکہ موصول کے لئے صلہ جزء کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا ضرورت پڑ گئی ایک رابطہ کی۔ جو اس جملہ اور اس مفرد میں تعلق قائم کر سکے۔ اسی کو عائد کہتے ہیں۔ ـــــ عائد کے معنیٰ: لوٹنے والی۔ یعنی جملہ میں ضمیر ہو۔ جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس جملہ کا تعلق اپنے ماقبل موصول سے ہے۔۔ مثال کا ترجمہ اس طرح پر ہوگا۔ وہ شخص، جو کہ عمرو کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے۔۔ دار: حویلی کو کہتے ہیں۔

(۳) یا اس کا اعتماد موصوف پر ہو۔ یعنی اسم فاعل سے قبل، کوئی اسم موصوف ہو۔ اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے مررت برجل ضارب ن ابنہ جاریۃ: میرا گذر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو مار رہا تھا۔ ـــــ یہاں رجل، موصوف ہے۔ اور ضارب ن ابنہ جاریۃ، یہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر اس کی صفت واقع ہو رہا ہے۔

(۴) یا اس کا اعتماد ذو الحال پر ہو اور یہ اس سے حال واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ رَاکِبًا اَبُوْہُ: میں گذرا زید پر دراں حالیکہ زید کا باپ اونٹ پر سوار تھا۔ ـــــ راکب اصل لغت میں شتر سوار کو کہتے ہیں ـــــ یہاں زید، ذو الحال ہے اور راکبا، حال ہے۔

(۵، ۶) یا اس کا اعتماد حرف نفی پر، یا حرف استفہام پر ہو۔ ـــــ یعنی یہ کہ فاعل سے قبل متصلاً حرف نفی ہو یا استفہام واقع ہو۔ خواہ ملفوظ ہو، یا غیر ملفوظ۔ ملفوظ نفی کی مثال مَا قَائِمٌ اَبُوْہُ (نہیں قائم ہے اس کا باپ) اور غیر ملفوظ کی مثال اِنَّمَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ یہاں بظاہر نفی نہیں ہے۔ بلکہ اِنَّمَا، کلمۂ حصر ہے۔ جس کا ترجمہ فارسی والے "جز ایں نیست" اور اردو داں "سوائے اس کے نہیں ہے" کیا کرتے ہیں ـــ مگر اِنَّمَا، معنی میں ما، اور اِلَّا کے ہوتا ہے۔ یعنی یہ مجموعہ اس کا معنی ہے۔۔ لہٰذا اِنَّمَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ: کے معنیٰ مَا قَائِمٌ اِلَّا الزَّیْدَانِ ہوئے۔ یعنی نہیں ہے کوئی قائم مگر دو زید۔ پس لفظ اِنَّمَا میں نفی موجود ہے۔ مگر ظاہر نہیں ہے جس طرح کہ مَا قَائِمٌ اَبُوْہُ میں ظاہر ہے ـــــ غرض نفی میں تعمیم ہے کہ وہ ظاہر ہو یا غیر ظاہر۔

اب لیجئے استفہام کو۔ اَقَائِمٌ اَبُوْہُ: (کیا قائم ہے اس کا باپ) یہاں صدر میں ہمزۂ استفہامیہ موجود ہے۔ مقدر کی مثال سنئے: قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ اَمْ قَاعِدَانِ: (دونوں زید کھڑے ہیں یا بیٹھے ہیں؟) قَائِمٌ سے قبل حرفِ استفہام ملفوظ نہیں۔ مگر بقرینۂ اَمْ، قائم سے

Marfat.com

قبل ہمزہ مقدر ماننا پڑے گا۔ ورنہ قَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ جملہ خبریہ ہوگا اور اَمُ قَاعِدَانِ ، انشائیہ۔ اور ان دونوں میں کوئی ارتباط نہیں۔

الغرض یہ چھ چیزیں ہیں جن میں سے کسی ایک پر اعتماد کے بغیر

اشیاء ستہ پر اعتماد کی وجہ:۔ اسم فاعل مفعول کو نصب نہیں دے سکے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل، بہرحال اسم ہے فعل تو ہے نہیں، جو اپنی توانائی کے بل بوتہ پر بلا شرط، اور بغیر کسی سہارے کے آگے پیچھے ہر طرف، ہر قسم کا عمل کر سکے۔ یہاں تو عمل کا مدار مشابہتِ فعل پر ہے۔ جس کے لئے ایک طرف حال، یا استقبال کی شرط لگا کر اسے مضارع سے قریب کیا گیا۔ اور دوسری جانب اس کی فطری کمزوری دور کرنے کی ترکیب یہ نکالی کہ اس کے لئے چند ایسے سہارے تجویز کر دیئے، جن کے باعث فعل سے اس کی مشابہت قوی تر ہو جائے۔ یعنی فعل ہمیشہ فاعل کی طرف منسوب ہوتا ہے لہذا قبل از اسم فاعل امور مذکورہ میں سے کسی امر کا مذکور ہونا، جو اس کا تکیہ گاہ، اور سہارا بن سکیں۔ گویا اس کی مُسْنَدِیَّت کو قوی اور مضبوط کرتا ہے چنانچہ قبل میں مبتدا، یا موصول، یا موصوف، یا ذوالحال، ہونے سے بحیثیتِ خبر، یا صلہ، یا صفت، یا حال اپنے ماقبل کا سہارا لے گا۔ اور ان کی طرف منسوب ہوگا۔ اور مذکورہ اشیاء اس کا مسند الیہ ہوں گی۔ تو اس کی مشابہت فعل کے ساتھ اس حیثیت میں بھی صحیح ہو جائے گی۔ اور بے دغدغہ رفع اور نصب کے دونوں عمل اس کے جاری ہو جائیں گے۔۔ اسی طرح حرفِ نفی و استفہام کا حال ہے کہ ان دونوں کے بعد فاعل کا واقع ہونا۔ دراصل فعل کی جگہ واقع ہونا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا تعلق اتصال فعل کے ساتھ زیادہ رہتا ہے۔ لہذا اسم فاعل کا ان سے الصاق و اتصال فعل کی قائم مقامی کا پتہ دیتا ہے۔

ترکیب: یشترط ایضًا اعتمادہ علی المبتدأ: یشترط، فعل مضارع مجہول۔ ایضًا، جملہ معترضہ ۔ اِعتماد، مصدر مضاف۔ ہٗ، مضاف الیہ۔ علی، جار۔ المبتدأ، مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ ۔ فیکون خبرًا عنہ: فا، فصیحیہ۔ یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ خبرًا، خبر۔ عنہ، متعلق خبرًا ہے۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔ مابعد کے جملوں کی ترکیب اسی طرح کر لی جائے ۔ او علی الموصول۔ او علی الموصوف۔ او علی ذی الحال او علی حرف النفی او الاستفہام: معطوفات۔ معطوف علیہ با معطوفات متعلق اعتماد سے۔ بان یکون

Marfat.com

قبلہ حرف النفی او الاستفہام: با، جار۔ ان یکون، فعل تام بمعنی یوجد۔ قبلہ، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ حرف، مضاف۔ النفی او الاستفہام، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اعتمادہ (علی حرف النفی الخ) سے۔ اعتماد ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل یشترط کا۔ فعل مجہول نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الضارب عمرًا فی الدار: ال، موصول۔ ضارب، اسم فاعل۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ عمرًا، مفعول بہ۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ موصول باصلہ مبتدا۔ فی الدار، ظرفِ مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ ای الذی ھو ضارب عمرًا فی الدار: ای، حرف تفسیر۔ الذی، اسم موصول۔ ھو، مبتدا۔ ضارب عمرًا، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مبتدا۔ فی الدار، خبر۔ جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔ مررت برجل ضاربٍ ابنہ جاریۃ: مررت، فعل با فاعل۔ با، جار۔ رجل، موصوف۔ ضارب، اسم فاعل۔ ابنہ، مرکب اضافی فاعل۔ جاریۃ، مفعول بہ۔ اسم فاعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مررت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — مررت بزید راکبًا ابوہ: مررت، فعل با فاعل۔ با، جار۔ زید، ذوالحال۔ راکبًا، اسم فاعل۔ ابوہ، مرکب اضافی فاعل۔ اسم فاعل فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مررت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ماقائم ابوہ: ما، حرف نفی غیر عامل۔ قائم، اسم فاعل مبتدا۔ ابوہ، مرکب اضافی خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اقائم زید: أ، ہمزۂ استفہام۔ قائم زید، حسب ترکیب سابق جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَإِنْ فُقِدَ فِی اسْمِ الْفَاعِلِ أَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فَلَا يَعْمَلُ أَصْلًا بَلْ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مُضَافًا إِلٰى مَا بَعْدَهٗ. مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ

Marfat.com

ترجمہ :- اگر شرطین مذکورین میں کی کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو (مفعول میں) اسم فاعل کا عمل ہرگز نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس وقت اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف مضاف[۱] ہوگا۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ (گذرا میں زید پر جس نے کل گذشتہ عمرو کو مارا تھا۔)

تشریح :- یہ اضافت معنوی ہوگی۔ اضافت لفظی نہ ہوگی۔ کیونکہ اضافت لفظی میں تو یہ ضروری ہے کہ مضاف الیہ، اپنے مضاف اسم فاعل، یا صیغہ صفت کا معمول ہو۔ اور صورتِ مذکورہ میں وہ اسم مضاف الیہ اس کا معمول نہیں جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو أَمْسِ یہاں اگرچہ ضَارِبِ عَمْرٍو، زَيْدٍ کی صفت ہے۔ اسی وجہ سے ضَارِبِ کی باء مکسور ہے۔ اور کیونکہ اضافتِ معنوی ہے، جو مفید تعریف[۲] ہوتی ہے۔ لہذا زَيْدٍ موصوف اور ضَارِبِ عَمْرٍو صفت میں بلحاظِ تعریف مطابقت ہوگئی۔ یعنی دونوں معرفہ ہیں۔ مگر أَمْسِ نے ظاہر کر دیا کہ یہاں ضارب، ماضی کے معنی میں ہے۔ پس شرطِ اول منتفی ہوگئی۔

ترکیب :- ان فقد فی اسم الفاعل احد الشرطین المذکورین : ان، حرف شرط فقد، فعل ماضی مجہول۔ فی، جار۔ اسم الفاعل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق فقد سے۔ احد، مضاف۔ الشرطین المذکورین، مرکب توصیفی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ — فلا یعمل اصلاً : فا جزائیہ۔ لا یعمل، فعل مضارع منفی معروف۔ ھو، ضمیر فاعل۔ اصلاً بمعنی ابداً، مفعول فیہ — دوسری ترکیب یہ ہے کہ اصلاً، بحذفِ موصوف مفعول مطلق ہے۔ ای عملاً اصلاً (بالکلیۃ) — فعل فاعل اور مفعول فیہ یا مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ — بل یکون حینئذ مضافاً الی مابعدہ : بل، حرف عطف (ماقبل سے اعراض، اور مابعد کے اثبات کے لئے) یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر اسم۔ حینئذٍ مفعول فیہ۔ مضافاً، اسم مفعول۔ الی، جار۔ ما، موصولہ۔ بعدہ، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مضافاً سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور

---

[۱] حسب تصریح علامہ رضی مابعد کی طرف اضافت اس صورت میں ہوگی، جہاں مابعد معنیً مفعول واقع ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو اضافت نہ ہوگی۔ جیسے ھٰذَا ضَارِبُ أَمْسِ میں امس ظرف ہے، مفعول نہیں۔ لہذا ضارب کی اضافت بھی نہیں ۱۲ منہ [۲] البتہ اضافتِ لفظی سے مضاف میں تعریف پیدا نہیں ہوتی۔ وہ نکرہ ہی رہتا ہے۔ اور نکرہ معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

متعلق سے مل کر خبر فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہا معطوف جزاء شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ۔ مررت بزید ضارب عمرو امس :۔ مررت، فعل با فاعل ۔ با، جار برائے الصاق ۔ زید، موصوف ۔ ضارب، اسم فاعل مضاف ۔ ضمیر مستتر فاعل ۔ عمرو، مضاف الیہ مفعول بہ ۔ امس، مفعول فیہ ۔ اسم فاعل ضمیر فاعل مضاف الیہ (مفعول بہ) اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ۔ موصوف صفت مل کر مجرور ۔ جار مجرور متعلق مررت سے ۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔

> وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْفَاعِلِ مُعَرَّفًا بِاللَّامِ يَعْمَلُ فِي مَا بَعْدَهُ فِي كُلِّ حَالٍ . سَوَاءٌ كَانَ بِمَعْنَى الْمَاضِي ، أَوِ الْحَالِ ، أَوِ الْاِسْتِقْبَالِ . وَسَوَاءٌ كَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى أَحَدِ الْأُمُورِ الْمَذْكُوْرَةِ ، أَوْ غَيْرَ مُعْتَمِدٍ مِثْلُ الضَّارِبُ عَمْرًا نِ الْآنَ أَوْ أَمْسِ ، أَوْ غَدًا هُوَ زَيْدٌ .

ترجمہ :۔ اگر اسم فاعل معرف باللام ہو ، تو ہر حال میں اپنے مابعد کے اندر عامل ہوگا ۔ (یعنی) خواہ بمعنی ماضی ہو ، یا بمعنی حال و استقبال اور خواہ امور مذکورہ بالا میں سے کسی پر سہارا رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ، جیسے الضَّارِبُ عَمْرًا نِ الْآنَ ، أَوْ أَمْسِ ، أَوْ غَدًا هُوَ زَيْدٌ . وہ شخص ، کہ جس نے عمرو کو اس وقت ، یا گذشتہ کل مارا ، یا آئندہ کل مارے گا وہ زید ہے ۔

تشریح :۔ اس لام سے لام موصولہ مراد ہے ۔ کیونکہ لام تعریف کی صورت میں اسم فاعل کا عمل سابقہ شرائط کا محتاج ہے ۔ استغنا صرف لام موصولہ کی صورت میں ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس صورت میں اسم فاعل موصول کا صلہ ہوگا تو لا محالہ معنیً فعل ہوگا ۔ اور اپنے فاعل سے مل کر ، جملہ ہو کر موصول کا صلہ بنے گا ۔ اور اگر بمعنی فعل نہ ہو تو صلہ بنا غلط ہو جائے گا اور جب ہم معنیً فعل ہوا تو زمانہ کی خصوصیت اڑ گئی ، کہ فعل کا عمل کسی زمانہ کے ساتھ مختص نہیں ۔ وہاں تمام زمانے برابر ہیں ۔

رہی یہ بات کہ لام موصولہ کا صلہ بصورت اسم فاعل کیوں ہوتا ہے ۔ سیدھا فعل ہی کیوں نہیں آتا ؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ لام موصولہ ، اور لام حرفیہ یعنی لام تعریف صورۃً ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ۔ اور لام تعریف غیر مفرد پر آتا نہیں ۔ پس بلحاظ صوری مشاکلت ضروری ہوا کہ لام موصولہ کا صلہ صورۃً مفرد ہو ۔ اور کیونکہ اصل صلہ فعل ہوتا ہے ۔ اور وہ

Marfat.com

لامحالہ فاعل کے ساتھ جملہ ہوگا۔ تو دونوں امر کی رعایت کرتے ہوئے اسم فاعل کو صورتِ صلہ میں رکھ دیا گیا تاکہ صورت اور حقیقت دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھیک بیٹھ سکیں۔ واللہ اعلم۔

قولہ مثل الضَّارِبُ عمرًا الخ اس مثال میں اسم فاعل معرف بلام موصولہ ہے جو بمعنی الذی ہے۔ اور عَمْرًا، اس کا مفعول ہے جس کو ضارب نے نصب دیا ہے۔ اور اَلْآنَ، اَمْسِ، غَدًا۔ اَلْآنَ: اب زمانہ حال۔ اَمْسِ: گذشتہ کل ماضی۔ غَدًا: آنے والی کل، مستقبل۔ یعنی الضارب کے ساتھ ازمنۂ ثلثہ میں سے کوئی سا زمانہ لگالو۔ الضَّارِبُ عَمْرًا اِلْآنَ هُوَ زَيْدٌ، کہو، یا الضَّارِبُ عَمْرًا اَمْسِ، یا غَدًا، کہو۔ بہرصورت الضارب کا عمل نصب عَمْرًا میں ہو رہا ہے۔

ترکیب: ان کان اسم الفاعل معرفا باللام: ان، حرف شرط۔ کان، فعل ناقص اسم الفاعل، اسم۔ معرفًا، اسم مفعول۔ باللام، متعلق۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ — یعمل فی ما بعدہ فی کل حال: یعمل، ... ھو، ... فی، جار ما بعدہ، حسب ترکیب سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق اول یعمل کا۔ فی کل حال، متعلق ثانی۔ فعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ — سواء کان بمعنی الماضی، او الحال، او الاستقبال: سواءٌ خبر مقدم۔ کان، فعل ناقص۔ با، جار۔ معنی، مضاف۔ الماضی الخ، معطوف علیہ مع معطوفات مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر (ای کونہ الخ) ہو کر مبتدا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — سواء کان معتمدًا علی احد الامور المذکورۃ: سواءٌ، خبر۔ کان، فعل ناقص۔ معتمدًا، اسم فاعل۔ علی، جار۔ احد الامور المذکورۃ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق معتمدًا سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ — او غیر معتمد: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف کان کی خبر۔ کان اسم و خبر سے مل کر مبتدا مؤخر۔ — الضارب عمرًا الآن، او امس، او غدًا، ھو زید: الف لام، بمعنی الذی موصول۔ ضارب، صیغۂ اسم فاعل۔ اس میں ھو، ضمیر مستتر راجع موصول کی طرف اس کا فاعل۔ عمرًا، مفعول بہ۔ الآن، امس، غدًا، معطوف معطوف علیہ ہو کر مفعول فیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ

موصول باصلہ مبتدا۔ ھو زید، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ پھر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اِعْلَمْ! اَنَّ اسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ كَضَرَّابٍ، وَضَرُوْبٍ وَ مِضْرَابٍ بِمَعْنَى كَثِيْرِ الضَّرْبِ ؛ وَ عَلَّامَةٍ، وَعَلِيْمٍ بِمَعْنَى كَثِيْرِ الْعِلْمِ ؛ وحَذِرٍ بِمَعْنَى كَثِيْرِ الْحَذَرِ، مِثْلُ اسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِىْ لَيْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِى الْعَمَلِ - وَ اِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِيَّةُ بِالْفِعْلِ.. لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنَى قَائِمًا مَقَامَ مَازَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ

ترجمہ:۔ جانئے کہ اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے (معنی ادا کرنے کے لئے موضوع ہوئے ہیں. جیسے ضَرَّابٌ، ضَرُوبٌ اور مِضْرَابٌ: کثیر الضرب کے معنی میں ہیں یعنی بڑے مارتے خان. عَلَّامَةٌ، اور عَلِيْمٌ: بمعنی کثیر العلم۔ یعنی بڑا عالم، اور حَذِرٌ، بمعنی کثیر الحذر. یعنی بڑا محتاط، بڑا ہوشیار.۔ ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اس اسم فاعل جیسے ہیں. جو مبالغہ کے معنی نہیں دیتے. اگرچہ ان صیغوں کی فعل سے لفظی مشابہت زائل ہو چکی ہے۔ لیکن نحاۃ نے صیغہائے مبالغہ میں معنیٰ کی زیادتی کو قائم مقام بنا دیا لفظی مشابہت کے. جو کہ ان صیغوں میں سے جاتی رہی ہے۔.

تشریح:۔ یعنی اسم فاعل کے وہ صیغے. جو فاعلیت میں مبالغہ کے معنیٰ ادا کرنے کے لئے موضوع ہوئے ہیں۔ اور ان کی صورتیں عام صیغہائے اسم فاعل سے مختلف ہیں جیسے ضَرَّابٌ ۔(بفتح ضاد، وتشدید را)۔ بروزن فَعَّالٌ. یا ضَرُوبٌ، (بفتح ضاد و تشدید رائے مضمومہ) بروزن فَعُولٌ۔ اور مِضْرَابٌ، (بکسر میم، وسکون ضاد) بروزن مِفْعَالٌ... کہ ان تینوں کے معنی کثیر الضرب کے ہیں۔ یعنی بڑے مارتے خاں۔ یا عَلَّامَةٌ (بفتح عین، وتشدید لام مع زیادۃ تا در آخر) بروزن فَعَّالَةٌ یا عَلِيْمٌ، کہ ان دونوں کے معنیٰ بڑا عالم.۔ یا حَذِرٌ، (بفتح اول، وکسر دوم) بروزن فَعِلٌ، کثیر الحذر۔ یعنی بڑا محتاط، بڑا ہوشیار. کہ ان تمام صیغوں میں فاعلیت کی شان کو بہت بڑھا کر دکھلایا گیا ہے ضارب، مارنے والا۔ تو ضَرَّابٌ، مارتے خان ۔۔ ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اس اسم فاعل جیسے ہیں کہ جو مبالغہ کے معنی نہیں دیتے۔ یعنی ان کے عامل ہونے کی وہی شرائط

Marfat.com

یں جو عام طور پر اسم فاعل کے عامل ہونے میں معتبر ہیں۔ اگرچہ اتنا فرق ضرور ہے کہ اسم فاعل کے عامل ہونے کے لئے اس کا بمعنی حال واستقبال ہونا تقریباً متفق علیہ ہے۔ اور صیغہائے مبالغہ یں مختلف فیہ۔

اشکال:- وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ الخ ایک شبہ کا جواب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سابق یں معلوم ہوچکا ہے کہ اسم فاعل کے عامل ہونے کا باعث اس کا لفظی طور پر فعل سے مشابہ ہونا ہے۔ یہ تو اصل بنیاد ہے عامل ہونے کی۔ پھر اس پر شرائط کا اضافہ کر کے اس کی اس بنیاد کو قوی تر اور مضبوط بنایا گیا ہے۔ تاکہ اسم فاعل میں بجز ذاتی کمزوری کے کہ وہ بتقاضائے اسمیت لازم ہے۔ اور فرعیت کی کمزوری کے، کہ فرع نسبتاً اصل سے کمزور ہوا ہی کرتی ہے) اور بہمہ وجوہ فعل کے برابر ہوجائے۔ اور صیغہائے مبالغہ یں تو صوری مشابہت، جو اصل بنیاد تھی عامل ہونے کی وہی ختم ہوگئی۔ تو نری شرائط سے کیا کام چل سکتا ہے۔ کیونکہ شرائط تو اصل بنیاد کو مستحکم بنانے کی غرض سے لگائی گئی ہیں۔

جواب:- لکنهم الخ سے جواب دیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر فعل کی لفظی مشابہت ان کی اس مخصوص ہیئت میں ختم ہوگئی [illegible] فعل سے قریب تر ہوگئے ہیں اس لئے کہ ان میں معانی عمل، عام فاعل کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں پس اس صوری مشابہت کا نقصان اس طرح پورا ہوگیا ہے۔

ترکیب:- اعلم! ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة: اعلم، فعل امر۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ اسم الفاعل، مرکب اضافی موصوف۔ الموضوع، اسم مفعول۔ هو، ضمیر نائب فاعل۔ للمبالغة، متعلق الموضوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر انّ کا اسم۔

مثل اسم الفاعل الذی لیس للمبالغة فی العمل: مثل، مصدر مضاف۔ اسم الفاعل، موصوف۔ الذی، اسم موصول۔ لیس، فعل ناقص۔ هو، ضمیر مستتر اسم۔ للمبالغة، ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہو کر صلہ۔ موصول باصلہ صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ فی العمل، جار مجرور متعلق مثل سے۔ مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر انّ کی خبر۔ انّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ بمعنی کثیر الخ: ظرف مستقر ہو کر حال ہے

—— وان زالت المشابهة اللفظية بالفعل: وان، وصلیہ (یعنی اگرچہ)۔ زالت، فعل ماضی معروف المشابهة، مصدر۔ بالفعل، متعلق المشابهة سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر موصوف۔ اللفظية صفت۔ موصوف صفت مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ ——

لکنهم جعلوا ما فیها من زیادة المعنیٰ قائمًا مقام ما زال من المشابهة اللفظية لکنّ، حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک۔ ھم، ضمیر راجع نحاۃ کی طرف اسم۔ جعلوا، فعل بافاعل۔ ما، موصولہ۔ فیها، ظرف مستقر یعنی وقع، فعل ماضی مقدر سے متعلق ہو کر صلہ۔ من، جارہ بیانیہ (ما موصولہ کا بیان) زیادة المعنیٰ، مرکب اضافی مجرور۔ موصول باصلہ وبیان مفعول اول۔ قائمًا، اسم فاعل۔ ھو، فاعل۔ مقام، مضاف۔ ما، موصولہ۔ زال، فعل ماضی۔ ھو ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ من، جارہ بیانیہ۔ المشابهة اللفظية مرکب توصیفی مجرور۔ موصول صلہ اور بیان مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لکنّ کی خبر۔ لکن اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ معترضہ ہوا۔

وَرَابِعُهَا اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ اشْتُقَّ لِذَاتِ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ. وَ هُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ فَيَرْفَعُ اسْمًا وَّاحِدًا بِاَنَّهٗ قَائِمٌ مَقَامَ فَاعِلِهٖ:

ترجمہ:۔ چوتھا (عامل قیاسی) اسم مفعول ہے۔ اور وہ ہر ایسا اسم ہے کہ جس کا اشتقاق کسی ایسی ذات کے لئے ہو جس پر فعل واقع ہوتا ہو۔ اور وہ اپنے فعل مجہول کے انداز پر عمل کرتا ہے (یعنی) اسم مفعول (اپنے مابعد) ایک اسم کو رفع دے گا۔ اس حیثیت میں کہ وہ اسم مفعول کے فاعل کے قائم مقام ہے۔

تشریح:۔ فوائد قیود اسم فاعل کی تعریف میں دیکھ لئے جائیں ـــ یعنی مشتقات میں اسم مفعول کی وضع اس لئے ہوئی ہے کہ اس سے اس ذات کا پتہ لگ جایا کرتا ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے۔ مَضْرُوْبٌ: وہ شخص ہے جس پر ضرب واقع ہو۔

Marfat.com

قولہ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ :- اسم مفعول مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا عمل، فعل مجہول کے عمل کے انداز پر ہوگا۔ — فِعْلِہٖ، میں فعل کی اضافت ضمیر کی طرف (جو راجع بسوئے مفعول ہے) بادنیٰ ملابست ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے مفعول بنا ہو۔

قولہ فیرفع اسما واحدًا: وہ عمل یہ ہے کہ مفعول اپنے مابعد ایک اسم کو رفع دے گا۔ اس حیثیت میں کہ وہ اسم، فاعل کے قائم مقام ہے۔ لیکن اگر دوسرا اسم بھی مذکور ہو تو وہ اپنے سابق اعراب پر قائم رہے گا۔ جیسے زَيْدٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا: زید دیا گیا ہے اس کا غلام درہم۔ — یہاں غُلَامُهُ، قائم مقام فاعل ہے اور مُعْطًى کے عمل سے مرفوع ہوا ہے۔ اور دِرْهَمًا اپنے سابق نصب پر باقی ہے۔

ترکیب :- فیرفع اسما واحدًا: فا، تفصیلیہ۔ یا فصیحیہ۔ یرفع، فعل مضارع معروف ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ اسمًا واحدًا، مرکب توصیفی مفعول بہ۔ — بانہ قائم مقام فاعلہ: با، جار۔ انَّهُ، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ قائم، اسم فاعل۔ مقام فاعلہ، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ اَنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق یرفع سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

> وَشَرْطُ عَمَلِهِ، كَوْنُهُ بِمَعْنَى الْحَالِ، أَوِ الْاِسْتِقْبَالِ، وَاعْتِمَادُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ، كَمَا فِي اسْمِ الْفَاعِلِ. مِثْلُ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ، أَوْ غَدًا، أَوِ الْمَوْصُوْلِ، نَحْوُ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ زَيْدٌ، أَوِ الْمَوْصُوْفِ، مِثْلُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ، أَوْ ذِي الْحَالِ، مِثْلُ جَاءَنِيْ زَيْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُهُ، أَوْ حَرْفِ النَّفْيِ، أَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، مِثْلُ مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ: وَأَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ؟

ترجمہ :- اسم مفعول کے عامل ہونے کی شرط۔ اس کا بمعنی حال واستقبال ہونا ہے۔ اور اس کا اعتماد کرنا ہے یا تو مبتدا پر۔ — جیسا کہ اسم فاعل میں — جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ

Marfat.com

اَوْ غَدًا ، (زید کا غلام مضروب ہے اس وقت، یا آئندہ کل مضروب ہوگا)۔ یا موصول پر جیسے اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ زَیْدٌ ؛ (وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے، وہ زید ہے۔ یا موصوف پر جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ ؛ (میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا غلام مضروب ہے) یا ذوالحال پر جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ (آیا میرے پاس زید، دراں حالیکہ مضروب ہے اس کا غلام.) یا حرف نفی، اور استفہام پر جیسے (حرف نفی کی مثال) مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ (اس کا غلام مضروب نہیں ہے) اور (حرف استفہام کی مثال) أَ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ ؟ (کیا مضروب ہے اس کا غلام ؟)

تشریح: اسم مفعول کے عامل ہونے کے شرائط وہی ہیں، جو اسم فاعل میں عامل ہونے کے لئے مذکور ہوتے۔ یعنی وہی دو امر۔ ایک اس کا بمعنی حال یا استقبال ہونا ــ جیسا کہ ابو علی فارسی، اور بعد کے علماء متاخرین نے تصریح فرمائی ہے۔ دوسرا ہی اشیاء ستہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کا ہونا۔ یعنی قبل از مفعول اشیاء مذکورہ میں سے کسی ایک کا مذکور ہونا۔ یا نافیہ، اور استفہامیہ کی صورت میں حسب موقع اس کا ظاہر، اور غیر ظاہر، یا مقدر، اور ملفوظ ہونا۔ بہر حال اسم مفعول، اسم فاعل کی طرح ایک کمزور عامل ہے۔ جس کی تقویت کے لئے مندرجہ شرائط کی ضرورت ہے۔

امثلہ (۱) اعتماد علی المبتدا کی مثال زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہُ الْآنَ، أَوْ غَدًا ؛ زید کا غلام مضروب ہے اس وقت، یا آئندہ کل مضروب ہوگا۔ اَلْآنَ اَوْ غَدًا، سے حال اور استقبال والی شرط کو پورا کر دیا۔ اور اعتماد کے لئے مفعول سے قبل زَیْدٌ مبتدا مذکور ہے ــ اور مثال کا مطلب یہ ہوگا کہ زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہُ الْآنَ ؛ کہو، یا زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہُ غَدًا ؛ کہو ــ دونوں کا جمع کرنا ایک مثال میں نہ مطلوب ہے، اور نہ جائز ہی ہے۔ کہ حال استقبال متنافیین ہیں ایک ساتھ ان کا اجتماع ممکن نہیں۔

(۲) موصول کی مثال اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ زَیْدٌ یعنی اَلَّذِیْ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ ھُوَ زَیْدٌ یعنی وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے، وہ زید ہے۔

(۳) موصوف کی مثال جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ (میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا غلام مضروب ہے) رَجُلٌ، موصوف، اور مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ، شبہ جملہ اس کی صفت ہے۔ اور جملہ حکماً نکرہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کے صفت ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔

Marfat.com

— اور جب جملہ صلہ واقع ہو موصول کا، یا صفت واقع ہو کسی موصوف کی، تو اس میں عائد کی ضرورت ہے جو موصول یا موصوف کی طرف راجع ہو کر اس جملہ کا اپنے ماقبل موصول یا موصوف سے ربط اور تعلق پیدا کر دے۔ تو یہاں پر غُلَامُہٗ کی ضمیر (جو راجع ہے بسوئے رَجُل) عائد کا کام دے رہی ہے۔

(۴) ذوالحال کی مثال جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ (آیا میرے پاس زید دراں حالیکہ مضروب ہے اس کا غلام)

(۵-۶) حرف نفی پر اعتماد کی مثال۔ مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ (اس کا غلام مضروب نہیں ہے۔) استفہام کی مثال أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ؟ کیا مضروب ہے اس کا غلام؟

ترکیب: زید مضروب غلامه الآن او غدًا: زید، مبتدا۔ مضروب، اسم مفعول غلامه، مرکب اضافی نائب فاعل۔ الآن او غدًا، معطوف علیہ با معطوف مفعول فیہ۔ — المضروب غلامه زید: ال موصول۔ مضروب، اسم مفعول۔ غلامه، نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر مبتدا۔ زید، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — جاءنی رجل مضروب غلامه: جاءنی، فعل با مفعول بہ۔ رجل، موصوف۔ مضروب، اسم مفعول۔ غلامه، نائب فاعل۔ اسم مفعول با نائب فاعل صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ — جاءنی زید مضروبًا غلامه: جاءنی، فعل با مفعول بہ۔ زید، ذوالحال۔ مضروبًا، اسم مفعول غلامه، نائب فاعل۔ اسم مفعول با نائب فاعل حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ ما مضروب غلامه: ما، حرف نفی غیر عامل۔ مضروب، مبتدا۔ غلامه، خبر — أمضروب غلامه: أ، ہمزۂ استفہام۔ مضروب، مبتدا۔ غلامه، خبر۔

> وَإِذَا انْتَفٰی فِیْهِ أَحَدُ الشَّرْطَیْنِ الْمَذْكُوْرَیْنِ یَنْتَفِیْ عَمَلُهٗ.
> وَحِیْنَئِذٍ یَلْزَمُ إِضَافَتُهٗ إِلٰی مَا بَعْدَهٗ

ترجمہ: شرطین مذکورین میں سے اگر کوئی ایک شرط منتفی ہو تو اسم مفعول کا عمل منتفی ہو جائے گا۔ اور اس وقت اس کی اضافت مابعد کی طرف لازم ہوگی۔

تشریح: خواہ مابعد نائب فاعل ہو۔ جیسے مُؤَدَّبُ الْخَوَادِمِ: اصل میں مُؤَدَّبٌ خَوَادِمُہٗ

Marfat.com

تھا۔ ادب دیئے گئے اس کے خدام۔۔ یا نائب فاعل نہ ہو جیسے زَيْدٌ مُعْطًى دِرْهَمٍ غُلَامُهُ
یہاں مُعْطًى، دِرْهَم کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ جو کہ اصل میں مفعول ہے۔ اور نائب فاعل غُلَامُهُ ہے۔ ترجمہ: زید، دیا گیا درہم اس کا غلام۔ یہاں مُعْطًى ماضی کے معنی میں مستعمل ہے۔ ــــ یہ صورت تو اضافتِ لفظی کی تھی۔۔ اور اضافت معنوی کی صورت میں، یعنی جہاں اضافت معمول کی طرف نہ ہو،، وہاں بھی دونوں صورتیں جاری ہوں گی یعنی مضاف الیہ بلحاظِ معنی فاعل ہو۔ جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبُ عَمْرٍو: میں عمرٌو فاعل کی جگہ ہے۔ یا فاعل نہ ہو۔ مثل اَلْحُسَيْنُ قَتِيْلُ الطَّفِّ: حسین کربلا کے شہید ہیں۔ طَفٌّ: کربلا۔ ظاہر ہے کہ طف ظرف مکان ہے۔ جہاں قتل واقع ہوا۔ قتیل تو خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں لہذا قتیل میں ضمیر اس کا نائب فاعل ہوا جو مثال مذکور میں مضاف الیہ واقع نہیں۔

ترکیب:- حينئذ يلزم اضافته الى مابعده: حينئذٍ، مفعول فيه مقدم۔ يلزم، فعل۔ اضافة، مصدر مضاف۔ ہ، مضاف اليه۔ الى، جار۔ مابعدہ، حسب ترکیب سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق اضافة سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَلِفُ وَاللَّامُ، يَكُوْنُ مُسْتَغْنِيًا عَنِ الشُّرُوْطِ فِي الْعَمَلِ. مِثْلُ جَاءَنِي الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ

ترجمہ:- جب اسم مفعول پر الف لام موصولہ داخل ہو تو عمل کرنے میں شروط مذکورہ بالا سے مستغنی ہوگا۔ ــــ اور نائب فاعل کو رفع دے گا۔ خواہ بمعنی ماضی ہو، یا حال واستقبال۔ کما مرّ فی اسم الفاعل ــــ جیسے جَاءَنِي الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ: میرے پاس وہ شخص آیا، جس کا غلام مضروب ہے۔۔

ترکیب:- اذا دخل عليه الالف واللام: اذا، ظرف متضمن معنی شرط۔ دخل، فعل۔ علیہ، متعلق۔ الالف، و اللام، معطوف علیہ با معطوف فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ يكون مستغنيا عن الشروط فی العمل: یکون، فعل ناقص۔ ھو، ضمیر مستتر اسم۔ مستغنیا، اسم فاعل۔ عن الشروط۔ جار مجرور متعلق اول مستغنیا سے۔ فی العمل، متعلق ثانی۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں

Marfat.com

متعلقوں سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ جاءنی المضروب غلامہ ؛ جاءنی، فعل با مفعول بہ۔ ال، موصول۔ مضروب اسم مفعول۔ غلامہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر فاعل۔

وَخَامِسُهَا الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ

وَهِيَ مُشَابِهَةٌ بِاسْمِ الْفَاعِلِ فِي التَّصْرِيفِ، وَفِي كَوْنِ كُلٍّ مِنْهُمَا صِفَةً. مِثْلُ حَسَنٌ، حَسَنَانِ، حَسَنُوْنَ؛ حَسَنَةٌ، حَسَنَتَانِ، حَسَنَاتٌ ؛ عَلٰى قِيَاسِ ضَارِبٌ، ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ، ضَارِبَتَانِ، ضَارِبَاتٌ ؛ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الْفِعْلِ اللَّازِمِ، دَالَّةٌ عَلٰى ثُبُوْتِ مَصْدَرِهَا لِفَاعِلِهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ بِحَسَبِ الْوَضْعِ

ترجمہ :۔ پانچواں (قیاسی عامل) صفت مشبہ ہے۔ اور یہ اسم فاعل سے مشابہ ہے گردان میں۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کے صفت ہونے میں جیسے حَسَنٌ الخ ضَارِبٌ الخ کے انداز پر۔ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی۔ درآں حالیکہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر اس کے فاعل کے لئے بلحاظ وضع، بطور استمرار و دوام ثابت ہے۔

وجہ تسمیہ :۔ اس کو صفت مشبہ کیوں کہتے ہیں۔ ؟ اس لئے کہ اس کو اسم فاعل سے مشابہت ہے گردان میں ___ یعنی جس طرح کہ اسم فاعل مذکر اور مؤنث ہوتا ہے، اور تثنیہ و جمع۔ اسی طرح صفت بھی مذکر مؤنث، تثنیہ جمع ہوتی ہے۔ پس بلحاظ تصریف صفت اسم فاعل سے مشابہ ہوگئی۔ کہ فاعل میں تین صیغے مذکر کے، اور تین صیغے مؤنث کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ صفت میں اسی طرح مذکر مؤنث کے چھ صیغے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جیسے حَسَنٌ، حَسَنَانِ، حَسَنُوْنَ، حَسَنَۃٌ، حَسَنَتَانِ، حَسَنَاتٌ۔ یہ تو مشابہت فی التصریف ہوئی اب ایک دوسری مشابہت اور سنئے ! کہ اسم فاعل بھی اصل میں صفت ہی ہے۔ اور صفت تو صفت ہے ہی۔ جیسے حَسَنٌ سے وصف حسن مفہوم ہوتا ہے۔ یعنی حَسَنٌ

Marfat.com

بلحاظ وضع ایک ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ بھلائی اور خوبی کا وصف قائم ہو۔ اسی طرح صیغۂ اسم فاعل بھی ایک ذاتِ مبہمہ پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مثلاً ضرب، قیام، قعود وغیرہ۔ اور یہ جملہ امور از قبیل احوال ہیں۔ اور احوال ہی اوصاف ہوتے ہیں۔۔ بہر حال: صفت ہونے میں بھی صفت مشبہ اسم فاعل سے مشابہ ہو گئی۔ کہ دونوں میں ذات مبہمہ کے ساتھ اس کے بعض احوال پر دلالت موجود ہے۔

اِسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: یہ امر آخر ہے کہ اسم فاعل میں صفت حادثہ پر دلالت ہوتی ہے ــــ اور صفت مشبہ میں صفت ثابتہ پر۔

ذات مبہمہ:۔ ذات مبہمہ کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل اور صفت کی وضع کسی خاص شخص کے لئے نہیں ہوتی۔ مثلاً زید، عمرو وغیرہ۔ بلکہ مطلق ذات، جو اس معنیٰ وصفی کی حامل ہو، وہ زید عمرو ہو، یا خالد ولید، انسان حیوان ہو، یا نباتات جمادات۔ اصل وضع میں سب برابر ہیں۔ وصف یا فاعل میں کسی خاص شخص، یا ذات کا تعین اس وقت آتا ہے، جب کہ فاعلی یا صفتی معنی کسی خاص فرد کے لئے ثابت کئے جاویں۔ مثلاً زَیْدٌ ضَارِبٌ: میں ضَارِبٌ کا مصداق زید ہے۔ اور وہ شخص معین ہے۔ ــــ اسی طرح زَیْدٌ حَسَنٌ، بَکْرٌ صَعْبٌ: میں تعین اجراءِ وصف کے بعد آئی۔۔ اصل وضع میں ہر وہ چیز، جو ضارب ہو سکتی ہو، یا جو حَسَنٌ، اور صَعْب ہو سکتی ہو، بلا لحاظ خصوصیتِ افراد سب برابر ہیں۔

صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے:۔ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی۔ خواہ وہ اصل سے لازم ہو۔ جیسے باب کَرُمَ یَکْرُمُ، یا بوقت اشتقاق اس کو لازم بنایا گیا ہو۔ چنانچہ رَحِیْمٌ کا اشتقاق، رَحِمَ یَرْحَمُ سے کرنا ہے تو اول رَحِمَ۔ (بکسر عین) کو رَحُمَ (بضم عین) کی طرف منتقل کیا۔ پھر اس سے رَحِیْمٌ صفت مشبہ کو مشتق کیا۔ براہِ راست رَحِمَ سے اشتقاق ہوتا، تو اس میں ثبوت کے معنی نہ پیدا ہوتے۔ اور اس کا ترجمہ صرف "مہربان" ہوتا۔ مگر رَحُمَ سے اشتقاق کے بعد، رَحِیْمٌ" کے معنیٰ میں ثبوت پر دلالت نکل آئی۔۔ رحیم کون ہوگا؟ جس کی طبیعت میں رحم ہو۔ اسی طرح کریم: وہ شخص ہوگا جس کی طبیعت

Marfat.com

میں جود، اور کرم داخل ہو۔ — وقتی طور پر رحم اور کرم کا ظہور، رحیم اور کریم کے اطلاق کو جائز قرار نہیں دیتا۔

صفت مشبہ استمرار پر دلالت کرتی ہے:- اور بات یہ ہے کہ مشتق منہ کے لزوم سے صفت کے لزوم پر دلالت کرانا چاہتے ہیں۔ باب کَرُمَ سے صفاتِ خلقیہ، یا مثل خلقیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جب صفت مشبہ اس سے ماخوذ ہوگا تو لامحالہ اس میں لزومِ صفت اور استمرار حال پر دلالت ہوگی۔ اسی باعث جب دیگر مواد سے صفت مشبہ بنانا چاہتے ہیں جو متعدی افعال سے متعلق ہوں تو اول اس میں تحویل کا عمل کر کے متعدی کو لازم بناتے ہیں۔ پھر اس سے صفت مشبہ کا اشتقاق کرتے ہیں۔ تاکہ حرکتِ ضمہ، ضم صفت اور لصوق صفت پر دال رہے۔ یعنی یہ کہ صفت اپنے موصوف کے لئے لازم اور اس سے ہر دم چپٹی رہتی ہے کسی وقت جدا نہیں ہوتی۔

قولہ دَالَّةٌ:- مرفوعاً و منصوباً ہر دو طرح صحیح ہے — بصورتِ نصب مُشْتَقَّةٌ کی ضمیر سے حال ہوگا۔ یعنی مشتق ہوتی ہے وہ صفت فعل لازم سے دراں حالیکہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر، اس کے فاعل کے لئے، بلحاظِ وضع، بطورِ استمرار و دوام ثابت ہے — اور بصورتِ رفع، یہ مبتدا سابق کی دوسری خبر ہو جائے گی۔

خلاصۂ تعریف:- بہرحال! خلاصۂ تعریف یہ ہوا کہ صفتِ مشبہ، اس مشتق کا نام ہے جو اپنی وضع کے لحاظ سے یہ بتاتا ہو کہ فاعل صفت کے لئے صفت کا ثبوت دوامی اور استمراری ہے۔ محض وقتی نہیں۔ — پس اگر صیغۂ فاعل میں کوئی ایسا حال مذکور ہو جس میں لزوم کی شان پائی جاتی ہو۔ جیسا ضَامِرٌ: دبلا شخص کہ دبلاپن ایک غیر منفک حال ہے تو اسے صفت مشبہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فاعل کی وضع حدوث کے لئے ہے، نہ کہ ثبوت کیلئے۔

ترکیب:- هي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما

صفة:- هي، مبتدا۔ مشابهة، اسم فاعل۔ با، جار۔ اسم الفاعل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول مشابهة سے۔ في التصريف، جار مجرور معطوف علیہ۔ واؤ، عاطفہ۔ في، جار۔ كون، مصدرِ فعل ناقص مضاف۔ كل، مضاف الیہ مضاف۔ تنوین، عوض مضاف الیہ یعنی واحد۔ واحد موصوف۔ منهما، ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ صفة، خبر۔ مصدر اسم و خبر سے مل کر مجرور

جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف متعلق ثانی مشابہۃ کا۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — مثل حسن الخ:
مثل، مضاف۔ حسن الخ، ذوالحال۔ علی قیاس ضارب الخ: علی، جار۔ قیاس، مضاف ضارب الخ، مضاف الیہ (باعراب حکائی) مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف کا۔ ھی مشتقۃ من الفعل اللازم: ھی، مبتدا۔ مشتقۃ، اسم مفعول۔ ھی، ضمیر مستتر ذوالحال۔ من، جار۔ الفعل اللازم، مجرور۔ جار مجرور متعلق مشتقۃ سے۔ دالۃ علی ثبوت مصدرھا لفاعلھا: دالۃ، اسم فاعل۔ ھی، ضمیر مستتر راجع الصفۃ المشبھۃ کی طرف فاعل۔ علی، جار۔ ثبوت، مصدر مضاف۔ مصدرھا، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ لام، جار۔ فاعلھا، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے۔ علی سبیل الاستمرار والدوام: علی، جار۔ سبیل، مضاف۔ الاستمرار، معطوف علیہ۔ والدوام، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے۔ ثبوت مضاف مضاف الیہ (فاعل) اور دونوں متعلقوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق دالۃ سے۔ بحسب الوضع: با جار۔ حسب الوضع، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق دالۃ سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر حال۔ ھی، ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ مشتقۃ، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ھی کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

> وَتَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهَا مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ زَمَانٍ لِكَوْنِهَا بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ، وَأَمَّا اشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيْهَا. اِلَّا أَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْمَوْصُوْلِ لَا يَتَأَتّٰى فِيْهَا لِاَنَّ اللَّامَ الدَّاخِلَةَ عَلَيْهَا لَيْسَتْ بِمَوْصُوْلٍ بِالْاِتِّفَاقِ. وَقَدْ يَكُوْنُ مَعْمُوْلُهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِي الْمَعْرِفَةِ، وَعَلَى التَّمْيِيْزِ فِي النَّكِرَةِ، وَمَجْرُوْرًا عَلَى الْاِضَافَةِ

ترجمہ:۔ اور صفت مشبہ اپنے (مشتق منہ) فعل کا سا عمل کرتی ہے۔ کسی خاص زمانہ کی شرط کے

Marfat.com

غیر، البتہ اعتماد کی شرط اس میں بھی معتبر ہے۔ لیکن اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ لام جو صفتِ مشبہ پر داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی صفتِ مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے، معرفہ میں بربنارِ تشبیہ بالمفعول۔ اور نکرہ میں بربنارِ تمیز۔ اور کبھی (صفت مشبہ کا معمول) بربنارِ اضافت مجرور بھی ہوتا ہے۔

تشریح صفت مشبہ اپنے فعل کا سا عمل کرتی ہے۔ یعنی فاعل کو رفع دیتی ہے۔ اس کے عمل میں اسم فاعل کی طرح کسی خاص زمانہ کی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بلحاظِ وضع، وصف کا دوام اور ثبوت ہوتا ہے اور قیدِ زمانہ حدوث کو مقتضی ہے۔ ثبوت اور حدوث دو متضاد امر ہیں۔ جن کا اجتماع ناممکن ہے۔ — دوامِ وصف کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ اس کا تعلق بالموصوف کسی وقت اور زمان کے ساتھ متقید نہیں۔ ہمہ وقت کا تعلق ہے — اور ماضی، یا حال واستقبال کا تقید صاف بتاتا ہے کہ یہ دوامی وصف نہیں، بلکہ اس کا تعلق ازمنہ ثلثہ میں سے کسی ایک کے ساتھ ہے۔ ماضی کے ساتھ ہو، تو یوں کہیں گے کہ تھا اب نہیں۔ حال سے متعلق ہو تو یوں کہیں گے: پہلے نہ تھا [illegible] ہے۔ اور [illegible] ہو تو یوں کہا جائے گا کہ آئندہ ہوگا، اس وقت نہیں ہے۔

ایک اشکال کا پہلا جواب: بہر حال صفت مشبہ میں زمانہ کی شرط لغو ہے۔ ہاں جب ایک شئ دواماً ثابت ہے، تو اس وقت بھی ثابت ہے، اور آئندہ بھی ثابت رہے گی، تو بلا اشتراط بھی حال کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔ اور فاعل کی مشابہت کے لئے اتنی بات کافی ہے — پس یہ اشکال خود بخود رفع ہو جاتا ہے کہ صفت مشبہ اسم فاعل کی فرع ہے، تو جو شرط اصل میں عمل کے لئے ضروری ہو، وہ فرع میں بھی لازمی طور پر ضروری ہونی چاہئے۔ ورنہ فرع عمل کے باب میں اپنی اصل سے بڑھ جائے گی کہ اصل کا عمل تو کسی خاص شرط پر موقوف ہو۔ اور فرع بدونِ شرط بھی عمل کرے — سابق بیان سے جواب کی تقریر ظاہر ہے۔

دوسرا جواب: علاوہ بریں اصل میں بھی عملِ رفع کے لئے زمانہ کی شرط نہیں۔ یہ شرط تو مفعول کے نصب دینے کے لئے رکھی گئی۔ اور صفت مشبہ مفعول کو چاہتی ہی نہیں، تو عدمِ اشتراط سے فرع کی مزیت اصل پر کہاں لازم آئی؟ کذا قالوا۔

شرط اعتماد ضروری ہے: البتہ اعتماد کی شرط یہاں بھی معتبر ہے۔ لیکن مذکورہ بالا

Marfat.com

چھ چیزوں میں سے اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ لام جو صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا، بلکہ وہ تعریف کا لام ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ: لام موصولہ صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر آتا ہے، اور یہی دونوں اس کا صلہ ہو سکتے ہیں، اور کوئی شئ اس کا صلہ نہیں بن سکتی۔

قولہ وَقَدْ یَکُوْنُ مَعْمُوْلُھَا مَنْصُوْبًا الخ کبھی کبھی صفت مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے۔ کس بنا پر ہوتا ہے؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ معرفہ ہو تو بر بنا تشبیہ بالمفعول نصب ہوگا۔ اور نکرہ ہو تو بر بنا تمیز منصوب ہوگا۔ مثلاً الحَسَنُ الوَجْہَ میں وَجْہَ کا نصب کہاں سے آیا؟ صفت مشبہ تو لازم ہے اسے مفعول سے کوئی سروکار نہیں۔ مگر جب صفتِ مشبہ کو اسم فاعل سے تشبیہ دی تو اس کے معمولِ منصوب کو، اسم فاعل کے مفعول سے تشبیہ دے کر اس پر نصب لے آئے۔ اور الحَسَنُ وَجْھًا: میں تمیز کا پہلو نمایاں ہے کیونکہ تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

قولہ و مَجْرُوْرًا۔ یعنی کبھی صفت مشبہ کا معمول بر بنائے اضافت مجرور بھی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْہِ۔

ترکیب: وتعمل عمل فعلھا من غیر اشتراط زمان: واو، عاطفہ۔ تعمل فعل مضارع معروف۔ ھی، ضمیر مستتر فاعل۔ عمل فعلھا، مرکب اضافی مفعولِ مطلق۔ من، جار۔ غیر الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول تعمل سے —

لکونھا بمعنی الثبوت: لام، جار۔ کون، مصدر ناقص مضاف۔ ھا، مضاف الیہ اسم، با، جار۔ معنی الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مصدر ناقص مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی تعمل سے۔ فعل فاعل مفعول مطلق دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اما اشتراط الاعتماد: مبتدا متضمن معنی شرط۔ فمعتبر فیھا: فا، جزائیہ۔ معتبر، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر مستتر مستثنیٰ منہ۔ فیھا، متعلق معتبر سے —

الا ان الاعتماد علی الموصول لا یتاتی فیھا: الا، حرف استثناء۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ الاعتماد، مصدر۔ علی الموصول، متعلق الاعتماد سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم۔ لا یتأتیٰ، فعل مضارع منفی۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ فیھا، متعلق اول لا یتاتی سے —

لان اللام الداخلۃ علیھا لیست بموصول بالاتفاق: لام، جارہ تعلیلیہ۔

Marfat.com

ان، حرف مشبہ بالفعل۔ اللام، موصوف ۔ الداخلة، اسم فاعل۔ علیها، متعلق الداخلۃ سے اسم فاعل مع ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر اسم ان کا۔ لیست، فعل ناقص ہی، ضمیر اسم۔ بموصول، ظرف مستقر ہو کر خبر۔ بالاتفاق، متعلق لیست سے فعل ناقص اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اَن کی۔ ان اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی لا یتاتی سے۔ فعل فاعل دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اَن کی۔ ان اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر نائب فاعل معتبر کا۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر متضمن معنیٰ جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

—— وقد یکون معمولها منصوبا علی التشبیه بالمفعول فی المعرفة:
واؤ، مستانفہ۔ قد یکون، فعل ناقص۔ معمولها، اسم۔ منصوبًا، اسم مفعول۔ هو، ضمیر نائب فاعل۔ علی، جار۔ التشبیه، مصدر۔ بالمفعول، متعلق التشبیه سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اول (کائنًا، مقدر سے) فی المعرفة، متعلق ثانی کائنًا، اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ۔ —— و علی التمییز فی النکرۃ: واو، عاطفہ۔ علی التمییز الخ، حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف منصوبًا کا مفعول مطلق، ای نصبًا کائنًا علی ... الخ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ۔ —— و مجرورًا علی الاضافة:
واؤ، عاطفہ۔ مجرورًا، اسم مفعول۔ علی الاضافة، متعلق (کائنا مقدر سے) اسم فاعل (مقدر) ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر مجرورًا کا مفعول مطلق۔ ای جرًا کائنًا علی... الخ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبر یکون کی۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَتَكُونُ صِيغَةُ اسْمِ الْفَاعِلِ قِيَاسِيَّةً. وَصِيَغُهَا سَمَاعِيَّةٌ مِثْلُ. حَسَنٌ، وَصَعْبٌ، وَشَدِيدٌ

ترجمہ :۔ اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں۔ اور صفت مشبہ کے صیغے محض سماع پر موقوف ہیں جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) صَعْبٌ (دشواری) شَدِیْدٌ (سخت)

Marfat.com

تشریح :- اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں۔ بمقررہ اصول کے مطابق ہر مادہ سے ان کو بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن صیغہائے صفت مشبہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ ان پر قیاس سے کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ البتہ الوان وعیوب میں صفت بروزن اَفْعَلُ قیاسی ہے۔ اَسْوَدُ، اَحْمَرُ، اَبْیَضُ، اَصْفَرُ، اَخْضَرُ، اَعْمٰی، اَعْوَرُ، اَصْلَعُ، (اَعْوَرُ: کانا۔ اَصْلَعُ: گنجا)۔۔ صفت مشبہ میں فَاعِلٌ کا وزن نادر اور معدوم جیسا ہے۔ بجز لفظ شَاحِطٌ کے، کہ فَاعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اور کوئی لفظ ثابت نہیں۔۔ واللہ اعلم۔

ترکیب :- و تکون صیغة اسم الفاعل قیاسیة: واؤ، عاطفہ تکون، فعل ناقص صیغة اسم الفاعل، مرکب اضافی اسم۔ قیاسیة، خبر۔۔۔ و صیغها سماعیة: واؤ، عاطفہ، صیغها، معطوف اسم تکون پر۔ سماعیةً، معطوف خبر تکون پر۔ فعل ناقص اسم وخبر۔۔ ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

وَسَادِسُهَا الْمُضَافُ

كُلُّ اسْمٍ أُضِيفَ إِلَى اسْمٍ آخَرَ. فَيَجُرُّ الْأَوَّلُ الثَّانِيَ مُجَرَّدًا عَنِ اللَّامِ، وَالتَّنْوِيْنِ، وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ لِأَجْلِ الْإِضَافَةِ

ترجمہ :- چھٹا (عامل قیاسی) مضاف ہے (مضاف) ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا دیا گیا ہو۔ پس اسم اول، اسم ثانی کو جر دے گا درآں حالیکہ اسم اول محض اضافت کی بنا پر لام، تنوین اور تنوین کے قائم مقام یعنی نون تثنیہ وجمع سے خالی ہو۔

تشریح :- جن دو اسموں میں نسبت تقییدی ہو، اور ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط ہو رہے ہوں کہ اس تقیید اور امتزاج کے باعث اسم اول جار ہو، اور اسم ثانی مجرور۔ بشرطیکہ اسم اول لام تعریف، تنوین، اور تثنیہ جمع کے نونات سے۔ (جو کہ کلمہ کے تام بنانے میں تنوین کے قائم مقام ہوتے ہیں) خالی ہو۔ اور یہ خالی ہونا محض اضافت کی بنا پر ہو کسی دوسرے سبب سے نہ ہو۔ تو ایسے دو اسموں میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے کو مضاف الیہ۔

خلاصہ بحث :- معلوم ہوا کہ اضافت میں دو باتیں ضروری ہیں۔۔

(۱) ایک تو یہ کہ جن دو اسموں میں اضافت کا تعلق پیدا کرنا ہو ان میں باہم

Marfat.com

کوئی ایسا رابطہ ہونا چاہئے جس کی بنا پر یہ نسبت تقییدی محقق ہوسکے یعنی ثانی، اول کی قید واقع ہوسکے۔

(۲) دوسری بات جو ضروری ہے یہ ہے کہ بباعث اضافت پہلا اسم ان تمام چیزوں سے خالی ہو جن سے کلمہ کی تمامیت ہوتی ہے۔ مثلاً تنوین، تثنیہ کا نون، جمع کا نون — کیونکہ مضاف میں ان اشیاء کی موجودگی اس خصوصی امتزاج اور باہمی گٹھاؤ سے مانع رہے گی جس کے ذریعہ اضافت کے فوائد تعریف، یا تخصیص، یا تخفیف حاصل ہوتے۔

فائدہ قید: مِنْ اَجْلِ الْاِضَافَۃِ کی قید سے وہ صورتیں نکل گئیں جہاں الف لام کے باعث تنوین کا سقوط ہو رہا ہو۔ مثلاً اَلْغُلَامُ زَیْدٍ بطور اضافت کہنا درست نہ ہوگا۔

بالفاظ دیگر: مضاف ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا کر اس طرح ملا دیا ہو کہ ان دونوں میں قید اور مقید کا تعلق ہو گیا ہو۔ یعنی ثانی اسم، اول اسم کی قید بن گیا ہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسم اول، اسم ثانی کو جر دے گا۔ درآں حالیکہ اسم اول، (جو مضاف ہو رہا ہے۔) لام، تنوین، اور تنوین کے قائم مقام نون تثنیہ وجمع سے خالی ہو۔ اور اس خلو کا باعث محض اضافت ہو۔ کوئی دوسرا سبب نہ ہو۔ تو ایسے دو اسم مضاف اور مضاف الیہ کہلائیں گے۔

تقسیم اضافت: اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی۔ اور معنوی۔ صفت کی اضافت اپنے معمول کی طرف اضافت لفظی ہے۔ خواہ صفت مشبہ ہو، یا اسم فاعل۔ پھر خواہ فاعل کی طرف اضافت ہو، یا مفعول کی طرف۔ اس اضافت سے محض لفظی تخفیف کا فائدہ ہوتا ہے۔ معنوی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ اضافت محض دیکھنے کی اضافت ہوتی ہے، ورنہ حقیقی ارتباط (جو مضاف مضاف الیہ میں ہونا چاہئے وہ) اس میں نہیں ہوتا۔ اسی لئے اضافت کے باوجود ایسا مضاف نکرہ کی صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ اور ذوالحال سے حال بھی۔ حالانکہ حال معرفہ نہیں ہوتا۔ مثالیں مطولات میں دیکھیں — آگے اضافت معنوی کا تفصیلی بیان پڑھئے۔

ترکیب: کل اسم اضیف الی اسم آخر: کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔ اضیف، فعل ماضی مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الی، جار۔ اسم آخر، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق اضیف سے۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر

Marfat.com

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط۔ فیجر الاول الثانی: فا، جزائیہ۔ یجر، فعل مضارع معروف۔ الاول، ذوالحال۔ الثانی، مفعول بہ مجرداً عن اللام، والتنوین: مجرداً، اسم مفعول۔ ھو، ضمیر نائب فاعل۔ عن، جار۔ اللام، معطوف علیہ۔ واؤ، عاطفہ۔ التنوین، معطوف اول

وما یقوم مقامہ من نونی التثنیۃ، والجمع: واؤ، عاطفہ۔ ما، موصولہ۔ یقوم، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ مقامہ، مفعول فیہ — من، جارہ بیانیہ۔ نونی، مضاف۔ التثنیۃ و الجمع، معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ اور بیان مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اول مجرداً سے۔ لاجل الاضافۃ: لام، جار۔ اجل الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی مجرداً سے۔ مجرداً اسم مفعول نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر حال۔ الاول ذوالحال حال سے مل کر فاعل یجر کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن معنی جزا۔

> وَالْإِضَافَةُ، إِمَّا بِمَعْنَى اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمُضَافُ إِلَيْهِ مِنْ جِنْسِ الْمُضَافِ، وَلَا يَكُونُ ظَرْفًا لَهُ. مِثْلُ غُلَامُ زَيْدٍ؛ وَإِمَّا بِمَعْنَى مِنْ، إِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِهِ، مِثْلُ خَاتَمُ فِضَّةٍ. وَإِمَّا بِمَعْنَى فِي. إِنْ كَانَ ظَرْفًا لَهُ. نَحْوُ ضَرْبُ الْيَوْمِ؛

ترجمہ:۔ اضافتِ معنوی یا تو لام مقدرہ کے معنیٰ میں ہوتی ہے۔ بشرطیکہ مضاف الیہ، مضاف کی جنس سے نہ ہو۔ اور نہ اس کا ظرف واقع ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ: (زید کا غلام) یا مِنْ کے معنی میں ہوگی۔ اگر (مضاف) مضاف الیہ کی جنس سے ہو جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) یا فی کے معنیٰ میں ہوگی۔ اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف واقع ہو۔ جیسے ضَرْبُ الْيَوْمِ (یوم ضرب یعنی وہ دن جس میں مار پڑی)

تشریح:۔ اضافت معنوی کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ اضافت لامی۔ اضافت بمعنی مِنْ۔ اور بمعنی فی — اضافت لامی ہیں مضاف الیہ کے اندر لام مقدرہ کے معنی ملحوظ

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ اور یہ وہاں ہوتی ہے جہاں کہ مضاف الیہ، مضاف کی جنس سے نہ ہو۔ اور نہ اس کا ظرف واقع ہو۔ بلکہ یا تو پوری مباینت ہو، یا مضاف الیہ، مضاف کی نسبت اخص ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ: کہ یہاں نہ تو مجانست ہے، کہ جنس کی طرح زَیْد مضاف الیہ، غلام مضاف پر صادق آتا ہو۔ کیونکہ زید آقا ہے، نہ کہ غلام۔۔ اور نہ زید ظرف غلام ہے۔ بلکہ دونوں میں کلی مباینت موجود ہے۔ لہذا یہ اضافت لامی ہوئی۔ اور معنیٰ: غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہوئے۔ یعنی غُلَامٌ لِزَیْدٍ کا مطلب یہ ہوا کہ زید کا کوئی غلام، جب کہ اس کے چند غلام ہوں۔ اور غُلَامُ زَیْدٍ کے معنی ہیں زید کا غلام، جب کہ صرف ایک ہی غلام ہو۔ گویا غُلَامُ زَیْدٍ: میں غلام معین ہوتا ہے۔ اور غُلَامٌ لِزَیْدٍ: میں غلام غیر معین ہے۔ کوئی غلام ہو مگر زید کا ہو۔ عمرو، بکر کا نہ ہو۔

عِلْمُ الْفِقْهِ، يَوْمُ الْأَحَدِ یہاں مباینت تو نہیں ہے۔ کیونکہ فقہ بھی علم ہے غیر علم نہیں۔ احد بھی یوم ہے۔ غیر یوم نہیں۔ يَوْمُ الْأَحَدِ (اتوار کا دن)۔ مگر مضاف الیہ، مضاف کی نسبت اخص مطلق ہے۔ فقہ ایک خاص علم ہے۔ اسی طرح احد ایک خاص دن کا نام ہے۔

اضافت لامی کا فائدہ: اضافت لامی سے تعریف اور تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی مضاف میں۔ (جو کہ عام تھا) بباعث اضافت خصوصیت آگئی۔ زید کا غلام خاص ہے، مطلق غلام سے ــــ مگر تعریف کا فائدہ، مضاف الیہ کے معرفہ ہونے پر موقوف ہے۔ اگر مضاف الیہ نکرہ ہو جیسے غُلَامُ رَجُلٍ: تو محض تخصیص کا فائدہ ہوگا۔ تعریف کا نہ ہوگا۔ کیونکہ جب مضاف الیہ خود ہی معرفہ نہیں تو مضاف کو معرفہ بنانے کی کیا صورت ہوگی؟

لے ملحوظہ:۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ یہاں لام مقدر ہے۔ اور اصل عبارت غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہے کیونکہ مقدر بحکم ملفوظ ہوتا ہے۔ اور ملفوظ کی تقدیر پر غُلَامُ، اور زَیْد میں اضافت کا تعلق باقی نہیں رہ سکتا کیونکہ وہاں کوئی مانع تنوین نہیں۔ لہذا غلام اسم تام بالتنوین ہوگا۔ اور تنوین مانع اضافت ہے ــــ ایسے ہی مِنْ، اور فِيْ کا معاملہ سمجھ لیجیے ــــ اگر عبارت غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہوتی تو اس کے معنی میں در صورت تعدد غِلْمَانِ زید، غلام متعین نہ ہوتا۔ حالانکہ غُلَامُ زَیْدٍ۔ میں غلام متعین ہے ــــ یہی ان دونوں تعبیروں کا فرق ہے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

قولہ واما بِمَعْنیٰ مِنْ:۔ یا اضافت میں مِنْ کے معنیٰ ہوں گے۔ مِنْ جزئیت کے لئے آتا ہے۔ یعنی من کا سابق، مِنْ کے لاحق کا جزء واقع ہو رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جزئیت کا تعلق وہاں ہوگا جہاں مضاف از جنس مضاف الیہ ہو۔ اور مضاف الیہ مضاف کا فرد ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) یعنی جو چاندی سے بنائی گئی ہو۔ لہذا خَاتَمُ فِضَّةٍ کے معنی خَاتَمٌ مِّنْ فِضَّةٍ کے ہوئے ــــ اس مِنْ، کو تبیینیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جو مضاف کے لئے بیان کا کام دیتا ہے۔ بہر حال تبعیض ہو، یا تبیین ہو۔ مجانستِ مضاف، مضاف الیہ کی لازم ہوگی۔

اضافت من کا مقصد:۔ اضافت بمعنی مِنْ، میں مقصد مضاف کی نوع بتانا ہوتا ہے۔ لہذا وہ مِن بیانیہ ہوگا۔ خَاتَمُ فِضَّةٍ۔ خاتم تو مختلف اشیاء کی ہو سکتی ہے۔ ففضۃ نے نوع بتادی کہ وہ انگوٹھی چاندی کی ہے۔

قولہ واما بِمَعْنیٰ فِی:۔ یا اضافت میں فی کے معنیٰ ہوں گے۔ جو ظرفیت کے لئے آتا ہے۔ یہ وہیں ہوگا جہاں مضاف مضاف الیہ کا ظرف واقع ہو۔ جیسا ضَرْبُ الْیَوْمِ:۔ یعنی ضرب فی الیَوْم۔

فائدہ:۔ اضافت معنوی سے مضاف میں تعریف پیدا ہوتی ہے۔ خواہ وہ اضافت بمعنی لام ہو، یا بمعنی مِنْ، اور فی ہو۔

تنبیہ:۔ ہر سہ اقسام پر نظر کرنے سے معلوم ہوا کہ مضاف الیہ پر مضاف کا عمل جر بباعث تضمینِ حرفِ جر ہوا ہے۔ یعنی لام، اور مِن، اور فی کے معانی کی تضمین کی وجہ سے۔

ترکیب:۔ والاضافة، اما بمعنی اللام المقدرة:۔ الاضافة، مبتدا۔ اما، زائدہ جو اِمّا عاطفہ سے پہلے آتا ہے۔ با، جار۔ معنی، مضاف۔ اللام المقدرة، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ ــــ واما بمعنی من:۔ واؤ، عاطفہ۔ اِمّا، حرف عطف برائے تردید و تفصیل۔ بمعنی من معطوف اول واما بمعنی فی:۔ حسب ترکیب مذکور معطوف ثانی۔ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــ ان لم یکن المضاف الیه من جنس المضاف:۔ ان، حرف شرط۔ لم، جازم مضارع۔ یکن، فعل مضارع ناقص۔ المضاف، اسم مفعول۔ الیه، متعلق المضاف سے۔ اسم مفعول با نائب فاعل و متعلق اسم

Marfat.com

من، جارہ ۔ جنس المضاف، مجرور ۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ۔ **ولا یکون ظرفا له**: واؤ، عاطفہ ۔ لا یکون، فعل ناقص، ہو، ضمیر اسم ۔ ظرفا، خبر ۔ له، متعلق لا یکون سے ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہ با معطوف شرط ۔ جزا وجوبا محذوف ہے اس لئے کہ جملہ متقدمہ جزا کا عوض یا مثل عوض ہے ۔

وَسَابِعُهَا الِاسْمُ التَّامُّ

كُلُّ اسْمٍ تَمَّ فَاسْتَغْنَىٰ عَنِ الْإِضَافَةِ. بِأَنْ يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهِ تَنْوِيْنٌ، أَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ. أَوْ يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهِ مُضَافٌ إِلَيْهِ. وَهُوَ يَنْصِبُ النَّكِرَةَ عَلَى أَنَّهَا تَمْيِيْزٌ لَهُ. فَيَرْفَعُ مِنْهُ الْإِبْهَامَ. مِثْلُ عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا: وَمَنَوَانِ سَمْنًا: وَعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا: وَلِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا:

ترجمہ:۔ ساتواں (عامل قیاسی) اسم تام ہے (اسم تام) ہر وہ اسم ہے جو (اپنی موجودہ شکل میں) پورا ہو، اور اس بنا پر اضافت سے بے نیاز ہو گیا ہو ۔ یا تو اس طرح کہ اس کے آخر میں تنوین ہو، یا تنوین کے قائم مقام، نون تثنیہ اور جمع میں سے کوئی ہو، یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو ۔ یہ اسم تام نکرہ کو (جو اس کے بعد مذکور ہوگا) اپنی تمیز کے طور پر نصب دے گا ۔ اور تمیز اسم تام سے ابہام کو رفع کر دے گی ۔ جیسے عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا: (میرے پاس ایک رطل ہے از روئے زیت ہونے کے) عِنْدِيْ مَنَوَانِ سَمْنًا (میرے پاس دو من یا دو سیر ہیں از روئے گھی کے) عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (میرے پاس بیس ہیں از قسم درہم کے) لِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا (میرے لئے ہے اس کا بھرنا از روئے شہد کے)

تشریح: اسم تام: ہر وہ اسم ہے، جو اپنی موجودہ شکل میں پورا ہو ۔ اور اس بنا پر اضافت سے مستغنی ہو گیا ہو ۔ بان یکون سے تمامیت اسم کی تصویر اور نقشہ بیان کرتا ہے ۔ یعنی تمامیت اسم کے معنی یہ ہیں، یا تمامیت اسم اس طرح پر ہوتی ہے کہ اسم کے آخر میں تنوین یا اس کے قائم مقام تثنیہ اور جمع کے نونوں میں سے کوئی نون ہو، یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو ۔ یعنی وہ اسم ایسا ہو کہ جس کا آخر اس کے اول کا مضاف الیہ ہو ۔ یعنی وہ اسم تام

مرکب ہو۔ اور اس کا آخری جز مضاف الیہ واقع ہو رہا ہو۔۔

مطلق اضافت، اور اسم تام کی اضافت میں فرق

اس میں اور سابقہ اضافت میں یہ فرق ہے کہ وہاں اسم مضاف، اور اسم مضاف الیہ دو جدا جدا کلمے ہیں۔ ایک کلمہ کے دو جز نہیں۔ برخلاف اسم تام کی اضافت والی صورت کے کہ اس میں مضاف الیہ خود اس، کلمہ کا جز بنا ہوا ہے۔ اور وہ مرکب کلمہ واحدہ ہے، نہ دو کلمے۔ فافہم۔

باقی تشریح:- اس مقام پر نونِ جمع سے مشابہ نونِ جمع مراد لینا انسب ہے۔ مصنفؒ کی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، والی مثال بھی اسی کی مؤید ہے کہ عشرون کا نون، جمع کا نون نہیں۔ البتہ صورۃً نونِ جمع کے مشابہ ہے۔ بہرحال! اسم تام، جس کی تمامیت کی یہ چند صورتیں مذکور ہوئیں، وہ فعل کے مشابہ ہوگیا۔ کہ فعل اپنے فاعل پر تام ہو جاتا ہے اور اسم تام اشیاء مذکورہ پر۔۔ اس کے بعد جو اسم منکر مذکور ہوگا، اس کو مفعول کی مشابہت حاصل ہوگی۔ کیونکہ تمامیتِ اسم کے بعد آیا ہے۔ لہٰذا یہ اسم تام اس منکر کو تمیز کے طور پر نصب دے گا۔۔ تمیز کا کام ذات سے ابہام رفع کرنا ہوتا ہے۔۔ یعنی اسم تام میں جو یہ ابہام پایا جاتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اور کون سی جنس سے تعلق رکھتی ہے؟ نکرۂ منصوبہ اس کی تعیین کر کے اس ابہام کو نکال دیتا ہے۔۔

حلِ عبارت:- عبارت میں لہ، اور منہ، کی ضمیریں اسم تام کی طرف راجع ہیں۔ اور یَرْفَعُ، میں ضمیر مستتر تمیز کی طرف راجع ہو رہی ہے۔ امثلہ میں چار مثالیں ذکر کی ہیں۔ پہلی مثال کا تعلق کیلی اشیاء سے ہے۔ اور دوسری کا وزنی چیزوں سے۔ اور تیسری کا عددی اشیاء سے۔ اور چوتھی مثال مرکب اسم تام کی ہے۔

خلاصہ بحث:- غرض اسم تام یا مفرد ہوگا، یا مرکب۔ اول تقدیر پر اس کا تعلق مکیلات سے ہوگا، یا موزونات سے، یا عددیات سے، یا مساحت سے۔ عموماً ابہام کدہی چیزیں ہوتی ہیں۔۔ اور تمیز سے انھیں کے ابہام کو رفع کیا جاتا ہے۔

عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا:- رطل غلہ ناپنے کا ایک خاص پیمانہ ہوتا ہے۔ رطل میں ابہام ہے کہ وہ کس چیز کا رطل ہے۔ گندم کا ہے، یا روغن کا۔ زَیْتًا نے اس ابہام کو ختم کر دیا۔ اور بتا دیا کہ

Marfat.com

وہ رطل روغن کا ہے، یا خاص روغن زیتون کا ہے۔ اس مثال میں رَطْلٌ کی تمامیت تنوین سے ہو رہی ہے (میرے پاس ایک رطل ہے از روئے زیت ہونے کے)

عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْنًا: یہ نون تثنیہ کی مثال ہے۔ مَنَوَانِ: مَنًا کعصًا کا تثنیہ ہے مَنٌ: ایک مقدار موزون کا نام ہے۔ خواہ وہ سیر ہو، یا کچھ اور۔ ترجمہ یوں کریں گے۔ میرے پاس دو من یا دو سیر ہیں از روئے گھی کے۔ منوان کے ابہام کو سمنًا نے رفع کر دیا۔ از روئے کی تعبیر، تمیز کی مخصوص تعبیر ہے۔ سیدھا ترجمہ تو یہ تھا میرے پاس دو سیر ہیں گھی کے۔

عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا: یہ مشابہ بہ نونِ جمع کی مثال ہے۔ اور یہاں اسم مفرد عددی ہے۔ میرے پاس بیس ہیں۔ کیا بیس ہیں؟ دِرْهَمًا نے بتا دیا کہ وہ بیس از قسم درہم ہیں۔ از قسم دینار، یا از قسم ثیاب نہیں ہیں۔

لِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا: مَلَأَ، یَمْلَأُ، مَلْأً ۔ بھرنا۔ اوپر تینوں مثالیں اسم تام مفرد کی تھیں۔ یہ مثال اسم تام مرکب کی ہے۔ اس میں مِلْؤُہٗ، بکسر میم ہو تو اس کے معنی [illegible]ی کے ہیں۔ پر کرنا نہیں۔ البتہ اگر بفتح میم ہو تو یہ مصدر متعدی ہوگا۔ پر کرنا، بھرنا۔ مَلْؤُہٗ کی ضمیر عسل کی طرف راجع ہے جو معنًی مذکور ہے۔ اور وہ اس کا مفعول بہ ہے۔ اور فاعل ذکر میں متروک ہے۔ افعالِ متعدیہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ فاعل کو چھوڑ جاتے ہیں۔ مَلْؤُہٗ کی نسبت میں ابہام تھا کہ کس چیز کا بھرنا مراد ہے؟ عَسَلًا سے وہ ابہام رفع ہو گیا۔ ترجمہ یہ ہے میرے لئے ہے اس کا بھرنا۔ از روئے شہد کے۔ ترجمہ میں لفظ "ہے" کے بڑھانے سے ظاہر ہو گیا کہ لی، خبر مقدم ہے۔ اور مَلْؤُہٗ عَسَلًا، ممیز تمیز مل کر مبتدا مؤخر ہے۔

الغرض جو اسم اضافت سے تام ہوا ہو۔ اس کی دوبارہ کسی اسم کی طرف اضافت نہ ہو سکے گی۔ مَلْؤُہٗ عَسَلًا: میں جب مَلْأً، مصدر ضمیر منصوب سے مل کر اسم تام بنا، تو اب اسے مضاف الی العسل کرنے کے معنی ڈبل اضافت کے ہوئے۔ جو قانونًا ممتنع ہے۔

ترکیب: کل اسم تم: کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔ تم، جملہ فعلیہ خبریہ صفت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط ـــ فاستغنی عن الاضافۃ: فا، جزائیہ۔ استغنی، فعل ماضی معروف۔ ھو، ضمیر فاعل۔ عن الاضافۃ متعلق استغنی سے۔ ـــ بان یکون فی آخرہ تنوین: با، جار۔ ان یکون، فعل ناقص۔ فی، جار۔ آخرہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر

Marfat.com

خبر مقدم۔ تنوین، معطوف علیہ ــــ او ما یقوم مقامہ من نونی التثنیۃ و الجمع
او، عاطفہ۔ ما، موصولہ۔ یقوم، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ مقامہ، مفعول فیہ
من نونی الخ حسب ترکیب مذکور بیان۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔
موصول صلہ اور بیان مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ــــ او یکون فی آخرہ مضاف الیہ: او،
عاطفہ۔ یکون، فعل ناقص۔ فی آخرہ، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ مضاف الیہ، اسم مفعول
ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر معطوف ــ معطوف علیہ با معطوف بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر
(بحذف موصوف) استغنی کا مفعول مطلق۔ (ای استغناءً متلبسا بان یکون الخ)
فعل فاعل مفعول مطلق اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن معنیٰ جزا۔ (کل اسم)
مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا ــــ و ھو ینصب النکرۃ: واؤ، عاطفہ۔
ھو، مبتدا۔ ینصب، فعل مضارع معروف۔ ھو، ضمیر مستتر فاعل۔ النکرۃ، ذو الحال۔
علی انھا تمییز ــــ علی، حرف جار۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ ھا، اسم۔ تمییز، موصوف
لہ، ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور (مبنیۃ مقدر سے) متعلق ہو کر حال۔ ذو الحال حال
سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل، مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ ــــ عندی رطل زیتا: عندی، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر
خبر مقدم۔ رطل، اسم تام (بہ تنوین)، ممیز۔ زیتاً، تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ ــــ
و منوان سمناً: منوان، اسم تام (نون تثنیہ پر) ممیز۔ سمنا، تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف
اول ــــ و عشرون درھماً: عشرون کا اسم تام (مشابہ نون جمع پر) ممیز۔ درھما،
تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف ثانی ــــ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر مبتدا مؤخر۔
مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ــــ ولی ملؤہ عسلاً: واؤ، عاطفہ
لی، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ ملؤ، مضاف۔ ہ، ضمیر مجرور راجع عسلاً (مذکور سابق
معنی) کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم تام (اضافت پر) ممیز۔ عسلاً،
تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

Marfat.com

وَ أَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ

اَلْمُرَادُ مِنَ الْعَامِلِ الْمَعْنَوِيِّ، مَا يُعْرَفُ بِالْقَلْبِ. وَلَيْسَ لِلِّسَانِ حَظٌّ فِيْهِ

ترجمہ:۔ رہے عامل معنوی تو وہ دو ہیں۔ عامل معنوی سے مراد یہ ہے کہ جن کی معرفت قلب سے ہو۔ اس میں زبان کا کوئی حصہ شامل نہ ہو۔۔

تشریح:۔ معنوی عوامل دو ہیں۔ منھا، میں ضمیر کا مرجع عوامل ہیں۔ جو برابر ابتدا رکتاب سے یہاں تک مذکور ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ۔۔۔ عامل معنوی سے مراد: یہ ہے کہ اس کی معرفت قلب سے ہو۔ اس میں زبان کا کوئی حصہ شامل نہ ہو۔ یعنی وہ کوئی ملفوظ شئی نہیں جس سے زبان کا تعلق ہو۔ وہ تو محض ایک معنی ہیں۔ جو دل سے سمجھے جاتے ہیں۔۔ وہ کل دو ہیں۔

ترکیب:۔ اما المعنویة فمنها عددان: اما، حرف شرط۔ المعنویة، مبتدا متضمن معنیٔ شرط۔ فا، جزائیہ۔ منھا، ظرف مستقر ہو کر حال مقدم۔ عددان، ذوالحال (ذوالحال کے نکرہ ہونے کی وجہ سے حال مقدم اور ذوالحال مؤخر ہے)۔ ذوالحال با حال خبر متضمن معنی جزاء۔ المراد من العامل المعنوی: ال، موصول۔ مراد، اسم مفعول۔ من، جار۔ العامل المعنوی، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق المراد کے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ موصول با صلہ مبتدا۔ ما یعرف بالقلب: ما، موصولہ۔ یعرف، فعل مضارع مجہول۔ ھو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ بالقلب، متعلق یعرف سے۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ۔۔۔ و لیس للسان حظ فیه: واؤ، عاطفہ۔ لیس، فعل ناقص۔ للسان، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ حظ، اسم مؤخر۔ فیه، متعلق لیس سے۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہ با معطوف صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۱ أَحَدُهُمَا، اَلْعَامِلُ فِي الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ. وَ هُوَ الْاِبْتِدَاءُ: أَيْ خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ. نَحْوُ. زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ:۔ ان میں سے ایک مبتدا اور خبر کا عامل ہے۔ اور وہ ابتداء ہے۔ یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ جیسے زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔

تشریح: ان میں سے ایک مبتدا اور خبر کا عامل ہے۔ جسے بلفظِ ابتدا تعبیر کرتے ہیں۔ یہی ابتدار، مبتدا میں بھی عامل ہے۔ اور یہی خبر میں بھی۔ جمہور بصریین کا مذہب یہی ہے اگرچہ کوفیین اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک مبتدا، خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔ اور دونوں لفظی عامل ہیں۔ — وہ ابتدار کیا چیز ہے؟ جو مبتدا اور خبر دونوں میں عامل ہے۔ اس کی تشریح شارحؒ کی زبان سے سنئے! فرماتے ہیں۔ ای خُلُوُّ الاِسْمِ عَنِ العَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ۔ یعنی ابتدا کے معنیٰ ہیں: اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ جیسے زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ: انطلاق: چلنا، منطلق: چلنے والا — مثال مذکور میں زید اور مُنْطَلِق، جو مبتدا خبر ہیں، دونوں مرفوع ہیں۔ مگر کوئی رافع نظر نہیں آتا۔ — تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ رفع کہاں سے آیا؟ نصب اور جر کیوں نہ آیا؟ اعراب، اور وہ بھی ایک خاص قسم کا اعراب، بدونِ عامل کے تو ممکن نہیں۔ اور عامل لفظاً مذکور نہیں — تو قلب نے کہا کہ ہو نہ ہو اس کا عوامل لفظیہ سے خالی ہو کر بطورِ اسناد ابتدار میں واقع ہونا، یہی اس کا رافع ہے۔ کیونکہ بباعث اسناد مبتدار میں تو فاعل کی مشابہت آگئی۔ کہ وہ فاعل کی طرح مسند الیہ ہوتا ہے اور فاعل کا اعراب رفع ہے۔ لہذا مبتدا بباعثِ ابتدا مرفوع ہوا۔ اور اس کی یہ حالت کہ اسنادی صورت میں لفظی عوامل سے خالی ہے۔ اس پر رفع لانے کی متقاضی ہوگئی۔ اور خبر چونکہ جملہ کا دوسرا جزر ہے، جس کے بغیر جملہ، جملہ نہیں بن سکتا جیسے فاعل کے بغیر تنہا فعل جملہ فعلیہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا وہی ابتدا اس کے حق میں بھی بحیثیت جملہ کے جزر ثانی ہونے کے متقاضی رفع ہوئی اور دونوں کا رفع بتقاضائے ابتدار صحیح ہوگیا — سیبویہ اور دیگر محققین کا مختار یہی ہے۔

ترکیب: احدھما، العامل فی المبتدأ والخبر: احدھما، مبتدا۔ العامل، اسم فاعل۔ فی، جار۔ المبتدأ والخبر، معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار مجرور متعلق العامل سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ھو الابتداء: ھو، مبتدا۔ الابتداء، مصدر مفسّر — ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیۃ: ای، حرف تفسیر۔ خلو، مصدر مضاف۔ الاسم، مضاف الیہ۔ عن، جار۔ العوامل اللفظیۃ، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق خلو سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور متعلق سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر مفسِّر ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَثَانِيْهِمَا، اَلْعَامِلُ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهُوَ صِحَّةُ وُقُوْعِ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ. مِثْلُ زَيْدٌ يَعْلَمُ؛ فَيَعْلَمُ مَرْفُوْعٌ بِصِحَّةِ وُقُوْعِهِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ. إِذْ يَصِحُّ اَنْ يُقَالَ مَوْقِعَ يَعْلَمُ عَالِمٌ. فَعَامِلُهُ مَعْنَوِيٌّ. وَعِنْدَ الْكُوْفِيِّيْنَ: اَنَّ عَامِلَ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ، تَجَرُّدُهُ عَنِ الْعَامِلِ النَّاصِبِ وَالْجَازِمِ وَهُوَ مُخْتَارُ ابْنِ مَالِكٍ رح

ترجمہ:۔ ان میں کا دوسرا فعل مضارع کا عامل ہے۔۔ اور وہ موقعِ اسم میں فعل مضارع کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً زَیْدٌ یَعْلَمُ؛ میں یعلم، مرفوع ہے اس بنا پر کہ وہ اسم کی جگہ واقع ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ زَیْدٌ یَعْلَمُ کی جگہ زَیْدٌ عَالِمٌ کہنا صحیح ہے۔ لہٰذا مضارع کا عامل معنوی ہے۔ ـــ اور کوفیین کے نزدیک فعل مضارع کا عامل، اس کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے۔ اور یہی ابن مالکؒ کا مختار ہے۔

تشریح:۔ دوسرا معنوی عامل، فعل مضارع کا عامل ہے۔ اور وہ موقع اسم میں فعل مضارع کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً زَیْدٌ یَعْلَمُ؛ میں۔ یَعْلَمُ کا رفع اس بنا پر ہے کہ وہ اسم کی جگہ واقع ہو سکتا ہے۔ زَیْدٌ یَعْلَمُ کی جگہ زَیْدٌ عَالِمٌ کہا جا سکتا ہے اور اس اسم کا اصلی اعراب رفع ہے لہٰذا مضارع کا عامل معنوی ہوا۔

ایک اشکال:۔ پھر اگرچہ بعض مواقع ایسے بھی ہیں جہاں مضارع اسم کی جگہ واقع نہیں ہو سکتا یعنی وہاں بجائے مضارع اسم آ ہی نہیں سکتا۔ تاکہ یہ کہنا درست ہو کہ مضارع بجائے اسم ہے۔ مثلاً سین، اور سوف کے بعد، یا کادَ کی خبریں، یا اسم موصول کے بعد، یا جہاں فعل مضارع کا فاعل تثنیہ، یا جمع ہو۔ کہ ان تمام صورتوں میں اسم کی گنجائش ہی نہیں۔ مثلاً سیضرب، سوف یضرب، کی جگہ ضَارِبٌ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سین، اور سوف فعل کی مخصوص علامتیں ہیں۔ ـ اور مثلاً۔ کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ؛ میں کَادَ زَیْدٌ قَائِمًا صحیح نہیں ہے کیونکہ خبر کَادَ کا فعل ہونا ضروری ہے۔ اور مثلاً یَقُوْمُ الزَّیْدَانِ، یَقُوْمُ الزَّیْدُوْنَ. کی جگہ۔ قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ قَائِمٌ نِ الزَّیْدُوْنَ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ اسم فاعل کا عمل بدونِ اعتمادِ اشیاءِ ستہ

کے ممکن نہیں۔ اور یہاں ان میں کی کوئی چیز مذکور نہیں۔

جواب:۔ بعض لوگوں نے اس شبہ سے متاثر ہو کر جواباً یہ کہا کہ اگرچہ مواقع مذکورہ میں علتِ رفع موجود نہیں، مگر طرداً للباب (کہ مضارع کا اعراب جملہ مواقع میں یکساں حالت میں ہو یعنی) رفع یہاں بھی قائم رکھا گیا۔

قوله وعند الكوفيين آہ۔ کوفیین کے نزدیک فعل مضارع کا عامل، اس کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے۔ یعنی فعل کے تین ہی اعراب ہو سکتے ہیں۔ رفع، نصب، جزم لیکن نصب و جزم کا تعلق بالاتفاق عوامل لفظیہ سے ہے۔ پس جہاں عامل ناصب و جازم نہ ہوں تو وہاں رفع خود بخود متعین ہو جائے گا۔ پس مضارع کا نواصب و جوازم سے خلو اور تجرد، یہ عامل ہوا اس کے رفع کا ـــــ ابن مالکؒ کا مختار یہی ہے۔

ترکیب هو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم: ھو، مبتدا۔ صحۃ مضاف۔ وقوع، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ الفعل المضارع، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ موقع الاسم، مرکب اضافی مفعول فیہ وقوع کا۔ مصدر مضاف مضاف الیہ (فاعل) اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ صحۃ کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ـــ فيعلم، مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم: فا تفصیلیہ۔ لفظ یعلم، مبتدا۔ مرفوع، اسم مفعول۔ لصحۃ الخ حسب ترکیب سابق متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا ـــ اذ يصح ان يقال موقع يعلم عالم: اذ تعلیلیہ۔ یصح فعل مضارع معروف۔ ان یقال فعل مضارع مجہول۔ موقع، ظرف مضاف۔ لفظ یعلم، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ لفظ عالم، نائب فاعل۔ یقال، فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل یصح کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔ ـــ عند الكوفيين: مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم ـــ

ان عامل الفعل المضارع: ان، حرف مشبہ بالفعل۔ عامل الخ، مرکب اضافی اسم۔

ـــ تجرده عن العامل الناصب والجازم: تجرد، مصدر مضاف۔ ہ، مضاف الیہ۔ عن، جار۔ العامل، موصوف۔ الناصب والجازم، معطوف علیہ معطوف مل کر صفت۔ موصوف باصفت مجرور۔ جار مجرور متعلق تجرد سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ (فاعل) اور متعلق سے مل کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

Marfat.com

اسلامی کتب خانہ
الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور
042-37116246-37116257